حافظ الحدیث عبداللہ بن محمد البغدادی المعروف بہ ابن ابی الدنیا
کی عربی کتاب "اَلْمَرَض وَالْکَفَّارَات" کا اُردو ترجمہ

اللہ تعالیٰ
کے
اندازِ بخشش

5766
(19)

مصنف: علامہ ابن ابی الدنیاؒ
(۲۰۸-۲۸۱ھ)

مترجم: زاہد محمود قاسمی

BEACON BOOKS

297.1294 قاسمی، زاہد محمود
اللہ تعالیٰ کے انداز بخشش/زاہد محمود قاسمی
ملتان، لاہور-: بیکن بکس، 2009۔
168ص
1. اردو - حدیث۔

83759

اشاعت : 2009ء

عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان-لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/160 روپے

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

ISBN : 978 - 969 - 534 - 177 - 3

Marfat.com

فہرست

عرضِ مترجم 17

تمہید و تقدیم (از مترجم) 19

مصائب و تکالیف کی حقیقت اور مصیبت زدہ کیلئے انعامات

مصیبت کسے کہتے ہیں 19

مصیبت زدوں کیلئے پناہ گاہ 19

دوسروں کی مصیبت دیکھ کر تسلی پانا 21

دنیا کی تنگی تُرشی آخرت کی راحت ہے 24

اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور اسی پر بھروسہ رکھنا 25

پرانی مصیبت کی یاد پر صبر کرنا 27

اُمت محمدیہؐ کی خصوصیت 28

دنیا کی راحت بڑی ہے یا آخرت کی؟ 28

اللہ تعالیٰ بندے کی برائی نہیں چاہتے 29

دنیا ہے ہی آزمائش کا گھر 30

ایمان کی کمزوری 31

بندوں کی بیماریوں کا علاج 32

جزع فزع کی جگہ ذکر اللہ کو شعار بناؤ 32

ورقاءؒ کا واقعہ 32

حضرت جنیدؒ کا واقعہ 33

جتنی تکلیف اتنا فائدہ 33

Marfat.com

خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو 34
بے صبری اور جزع فزع مصیبت و تکلیف کو دگنا کر دیتی ہے 35
صبر کا انعام 36
اللہ تعالیٰ اُمیدوں کو پورا کرنے والے ہیں 37
حواشی 38

پہلا باب

مصائب و تکالیف، اللہ تعالیٰ کی محبت، آزمائش و امتحان، درجات کی بلندی

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخار کی شدت 43
(۲،۳) کس کی آزمائش سخت ترین ہوتی ہے؟ 44
(۴) دگنی آزمائش والی جماعت 44
(۵) جتنا قرب اتنی آزمائش 45
(۶) حضرت عائشہؓ کا بیان 46
(۷) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری 46
(۸) دوہرا بخار دوہرا اجر 47
(۹) بیمار کیلئے خوشخبری 47
(۱۰) وباء کی آمد و رفت 48
(۱۱) درجات کی بلندی 49
(۱۲) سامان عبرت 49
(۱۳) قیامت کے دن دنیا کی تکلیفوں کی قیمت معلوم ہو گی 50

Marfat.com

(۱۴)پسینہ آنے پر بھی نیکی 50
(۱۵)گناہوں کی پت جھڑ 50
(۱۶)انبیاء کرام کا خاص مقام 51
(۱۷) بیمار کا اللہ تعالیٰ کے ہاں تذکرہ 51
(۱۸) پاکیزگی 52
(۱۹)بزرگی ملنے کا سبب 52
(۲۰) خیر سے خالی جسم اور مال 53
(۲۱) اللہ تعالیٰ کی محبت 53
(۲۲) بھلائی 54
حواشی 55

صحابہؓ، اولیاءؒ، وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

(۱) گوشت وخون کے بدلے اجر بہتر ہے 57
(۲) آخرت کی طرف متوجہ کرنے والی حالت 57
(۳) کامل فقاہت کی علامت 57
(۴) ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ 58
(۵)عمرو بن مرۃ 58
(۶) حضرت عروہؒ کی ٹانگ کٹنے کا واقعہ 58
(۷)اسود کا بیان 59
(۸) سلیمان بن اشعث کی روایت 59
(۹) ہشام بن عروہ کا بیان 59
(۱۰) حضرت عروہؒ کا تفصیلی واقعہ 60
(۱۱) نافع بن زوبیب کا بیان 61

Marfat.com

(۱۲) ابو مطرف مغیرہ کا بیان	61
(۱۳) بیٹے کی موت پر صبر	62
(۱۴) حسن بصریؒ کا قول	63
(۱۵) مؤمن کی آزمائش	63
(۱۶) توجہ الی اللہ	63
(۱۷) سوید بن مثعبہ رحمۃ اللہ علیہ	63
(۱۸) ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ	64
(۱۹) مریض کیلئے چار انعام	64
(۲۰) زبید یامی رحمۃ اللہ علیہ	64
(۲۱) محبوب بیماری	64
(۲۲) مریض کی کوتاہی معاف	65
(۲۳) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	65
(۲۴) تنبیہ	65
(۲۵) محبت	65
حواشی	66

دوسرا باب

مریض کے گناہوں کا کفارہ

بیماریاں اور اجر و ثواب	71
حواشی	73

Marfat.com

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) بیماریاں گناہوں کے کفارے ہیں 74
(۲) بخار کو برا نہ کہو 75
(۳) مؤمن بیماری کے بعد برف کے اولے کی طرح صاف شفاف ہو جاتا ہے 75
(۴) بیماری پاکیزگی ہے 75
(۵) بخار میں مبتلا کی مثال 76
(۶) نامہ اعمال سے گناہوں کی صفائی 76
(۷) ایک رات کے بخار کا انعام 76
(۸) بخار گناہوں کو گرا دیتا ہے 77
(۹) اُم سلیم! خوش ہو جاؤ 77
(۱۰) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے 77
(۱۱) معمولی سی پریشانی بھی گناہ ختم کرتی ہے 78
(۱۲) کانٹے کا چبھنا 78
(۱۳) مالی، خاندانی یا جسمانی پریشانی گناہ ختم کرتی ہے 78
(۱۴) دردِ سر اور بخار 79
(۱۵) صاف چاندی کی طرح کرنے والے 79
(۱۶) تیزی کے ساتھ گناہ ختم کرنے والے 80
(۱۷) دائمی مرض 80
(۱۸) چھوٹی بڑی ہر تکلیف گناہ ختم کرتی ہے 80
(۱۹) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے 81
(۲۰) کھوٹ کا خاتمہ 81

Marfat.com

(۲۱) برے اعمال کا بدلہ 81

(۲۲) بیماری مؤمن کو بخشوا کر جاتی ہے 82

(۲۳،۲۴) درجات کی بلندی 82

(۲۵) فکر مندی پر گناہوں کا مٹنا 83

(۲۶،۲۷) اجر کی اُمید رکھنا 84

(۲۸) گناہوں کا مٹنا 84

(۲۹) بیماری گناہوں کا کفارہ 85

(۳۰) حضرت معاویہؓ کا واقعہ 85

(۳۱) بخار سے برائیوں کا خاتمہ 85

(۳۲) آزمائش وتکلیف کفارہ ہے بشر طیکہ۔۔۔ 86

(۳۳) پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا 86

(۳۴) بخار رائی کے برابر گناہ نہیں چھوڑتا 86

(۳۵) درجات کی بلندی 87

(۳۶) اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے گناہوں کی صفائی 87

(۳۷) بیماری گناہ جلانے کی بھٹی ہے 87

(۳۸) بیماری سے گناہوں کا یقینی خاتمہ 88

(۳۹) جتنی شدت اتنا کفارہ 88

(۴۰) بیمار کرنے کی حکمت 88

حواشی 89

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات وواقعات

(۱) حضرت عمارؓ کا فرمان 92

(۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان 92

(۳) یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد 92

Marfat.com

(۴) آگ سے بچاؤ 93

(۵) مجاہدؒ کا قول 93

(۶) حسن بصریؒ کا قول 93

(۷) کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد 93

(۸) حضرت سلمانؓ کا ارشاد 94

(۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادؒ 94

(۱۰) خوشی کے ایام 94

(۱۱) بہت بڑا اجر و ثواب 95

(۱۲) موت کا جاسوس 95

(۱۳) بیماری کے مقابلہ میں انعام بہت بڑا ہے 95

(۱۴) قیسؒ کا ارشاد 96

(۱۵) زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد 96

(۱۶) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد 96

(۱۷) پت جھڑ کا موسم 96

حواشی 97

تیسرا باب

مریض کیلئے مرض کے دوران بھی نیک اعمال لکھے جاتے ہیں

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱، ۲، ۳) صحت یا موت تک نیک عمل لکھنے کا حکم 101

(۴) قابل تعجب 102

(۵، ۶) مریض و مسافر کیلئے رعایت 104

(۷) ایک نیکی کی جگہ دس 105

Marfat.com

(۱۱) مریض پر جبر نہ کرو	135
(۱۲) مبارک کام	135
(۱۳) رحمت میں غوطہ زن ہونے والا	136
(۱۴،۱۵) رحمت ہی رحمت	136
(۱۶) عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو	136
(۱۷) کتنی دیر عیادت کرنی چاہیے؟	137
حواشی	137

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

(۱) مریض سے راحت پہنچانے والی باتیں کرو	140
(۲) بہترین عیادت	140
(۳) مریض کی عیادت، تندرست کی ملاقات	140
(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان	141
(۵) افضل بیمار پرسی	141
(۶) حضرت عائشہ صدیقہؓ کا واقعہ	141
(۷) لازمی اور نفلی عیادت	142
(۸) مریض کی خواہش پوری کرو	142
(۹) تین دن بعد عیادت	142
حواشی	143

Marfat.com

چھٹا باب

مریض کیلئے دُعائیں اور اعمال

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) ہر بیماری کی دُعا 147

(۲) دُعا جو حضرت سلمانؓ کو تعلیم فرمائی گئی 147

(۳) مریض کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا 148

(۴) جبریل علیہ السلام کا دم 148

(۵) بے پایاں اجر 149

(۶) بخار کا علاج 150

(۷،۸) بخار جہنم کی حرارت 150

(۹،۱۰،۱۱،۱۲) بخار پانی سے ٹھنڈا کرو 151

(۱۳) بخار موت کا جاسوس ہے 152

(۱۴) بخار دور کرنے کا عمل 152

(۱۵) ایک جامع دُعا 152

(۱۶) پھنسی کا علاج 153

(۱۷) تکلیف کی شدت کے وقت کی دُعاء 154

(۱۸) تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھنے کی دُعاء 154

(۱۹) نجات دلانے والی دُعاء 155

(۲۰) مریض کے پاس بیٹھ کر پڑھنے کی دُعاء 155

(۲۱) عیادت کے وقت کی دُعاء 157

(۲۲،۲۳) حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ پر کیا جانے والا دم 157

Marfat.com

(۲۵) حضرت سعد کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء	158
(۲۶) ہر بیماری کا علاج	159
(۲۷) معوذات	159
(۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت عائشہؓ کا دم	160
(۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت فاطمہؓ کا دم	160
(۳۰) حضرت عثمانؓ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاء	160
(۳۱) حضرت علیؓ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعاء	161
(۳۲) ہر مریض کیلئے مسنون دُعا	161
(۳۳) مریض کی اپنے لیے دُعاء	162
(۳۴) حضرت ابوایوب انصاریؓ کی دُعا	162
(۳۵) ایک مریض کو رسول اللہ ﷺ نے جو دُعا سکھائی	163
(۳۶) ایک دیہاتی کا واقعہ	163
(۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دُعاء	164
(۳۸) ابو غسان رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاء	164
(۳۹) رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک اور دُعاء	164
(۴۰) پھوڑے کے لیے دُعاء	165
حواشی	165

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مترجم

انسان اشرف المخلوقات ہے، اللہ پاک کا خلیفہ ہے تمام مخلوقات کے مقابلہ میں ترقی یافتہ بھی ہے اور ترقی پذیر بھی انسان میں علم، ادراک، بصیرت وفراست اتنا کچھ ہے کہ فرشتوں کو شکست مانے بغیر چارہ نہ رہا۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود حقیقت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ انسان عاجز ہے، لاعلم ہے، نابینا ہے اور راہنما کا محتاج ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے وحی ونبوت کا انتظام کیا تاکہ اسے نظامِ قدرت کے ان پہلوؤں سے روشناس رکھا جائے جنہیں آسمانی راہ نمائی کے بغیر انسان فتح نہیں کر سکتا۔

مرنے کے بعد انسان کو کن مراحل سے گذرنا پڑے گا، کیا مشکلات پیش آئیں گی، دنیا کی زندگی کے اعمال موت کے بعد کی زندگی پر کیا اثر ڈالتے ہیں، کس عمل کے پردہ میں آخرت کی راحت پوشیدہ ہے اور کس فعل سے وہاں کی زندگی برباد ہو جاتی ہے؟ یہ سب وہ معاملات ہیں جن کی معلومات انسان کو اللہ پاک کی کتاب سے فراہم ہو سکتی ہیں یا اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے۔

اگر یہ معاملات انسان کی قوتِ اجتہاد و تحقیق کے حوالے کر دیئے جاتے تو سارے انسان مل کر بھی قیامت تک قیامت کی ہولناکیاں دریافت نہ کر پاتے، انسان کو مر کر ہی پتہ چلتا کہ ملک الموت بھی ہے۔

اس لیے یہ اللہ پاک کا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہے کہ انہوں نے انسانوں کو پہلے بتا دیا کہ موت کے بعد کیا ہوگا، کس عمل پر کیا نتیجہ مرتب ہوگا۔ زیرِ نظر کتاب میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات مذکور ہیں

Marfat.com

جن میں یہ بتایا گیا کہ انسان پر دنیاوی زندگی میں جو مشکلات و تکالیف آتی ہیں عالمِ غیب، عالمِ مثال اور عالمِ آخرت میں ان کا کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی صحابہ کرام، اولیاء وعلماء کے ارشادات وواقعات بھی دیئے گئے کیونکہ ان کے ذریعہ حقیقت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اَلْمَرَض والکفّارات" کا ترجمہ ہے مگر ترتیب ان کی نہیں ہماری ہے۔ بعض جگہ باب کے شروع میں ہم نے تمہید کا اضافہ کیا اور بعض احادیث کے ذیل میں تشریح کا بھی۔ اس کتاب میں فراہم کی گئی معلومات ہمارے لیے کئی طرح سے مفید ہیں، مثلاً بیماریوں اور تکلیفوں کے فلسفہ، فوائد، اور اُخروی انعامات کا علم حاصل ہوگا، کسی مبتلائے تکلیف کے لیے تسلی کا سامان ہوگا اور آخرت کی تیاری کی رغبت بھی پیدا ہوگی جہاں ہم نے ہمیشہ رہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا و پکا یقین نصیب فرمائیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا و پکا تابع فرماں بنائیں۔ آمین

زاہد محمود قاسمی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

تمہید و تقدیم:

(از مترجم)

مصائب و تکالیف کی حقیقت اور مصیبت زدہ کیلئے انعامات

مصیبت کسے کہتے ہیں:

ماہرین لغت کہتے ہیں مُصِیْبَۃٌ مُصَابَۃٌ اور مَصُوْبَۃٌ ہر اس معاملہ کو کہتے ہیں جو انسان کو پیش آئے اور ناگوار گزرے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہر تکلیف و پریشانی جو مؤمن کو پیش آئے" وہ مصیبت ہے۔

یعنی انسان کو جو بھی پریشانی و تکلیف پہنچے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ مصیبت ہے۔
عکرمہ نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ بجھ گیا تو فرمایا: "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ فرمایا:

"نَعَمْ کُلُّ مَا اٰذَیٰ فَھُوَ مُصِیْبَۃٌ۔"

"ہاں ہر وہ چیز جو تکلیف دے وہ مصیبت ہے۔"

مصیبت زدوں کیلئے پناہ گاہ:

اللہ تعالیٰ نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کو مصیبت زدوں کیلئے پناہ اور سہارا بنایا ہے تاکہ شیطان کے حملہ سے بچ سکیں، کہیں شیطان انہیں اس وقت میں غلط خیالات میں

Marfat.com

مبتلا نہ کردے۔ جب کسی بھی مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات کہہ لیے جائیں تو انسان محفوظ ہو جاتا ہے اور اسے تسلی بھی ہوتی ہے کیونکہ یہ کلمات خیر و برکت لانے والے ہیں۔

ان کلمات میں مصیبت کا وہ علاج ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ ان میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ مفید علاج ہے، دنیا کے لحاظ سے بھی اور آخرت کے لحاظ سے بھی۔ ان کلمات میں دو بنیادی اصول مذکور ہیں جب انسان ان کا استحضار کر لیتا ہے تو اسے تسلی ہو جاتی ہے۔

پہلا اصول جو "اِنَّا لِلّٰہِ" میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اس بات پر یقین کر لے کہ اس کی اپنی ذات، اس کے اہل و عیال، اس کا مال متاع سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں اسے بطورِ امانت دے رکھی ہیں جب وہ واپس لے لے تو یہ کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہے بلکہ جس نے ہمیں اپنی چیز امانت دی تھی اس نے واپس لے لی ہے۔ نیز سب کچھ دو معدومیتوں کے درمیان ہے پہلے نہیں تھا پھر ہمیں ملا، اب پھر اس نے چلے جانا ہے۔ لہٰذا جتنا عرصہ ہمارے پاس رہا وہی غنیمت ہے۔

اور ان سب چیزوں کو عدم سے وجود میں لانے والا بندہ خود نہیں ہے کہ وہ ان کے مالک ہونے کا دعویٰ کرے اور نہ بندہ ان کو آفات سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اپنی مرضی سے تصرف کر سکتا ہے بلکہ بندے کا تصرف اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہے۔

دوسرا اصول جو "اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" میں ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کو بالآخر اپنے مالک حقیقی کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور بہر حال دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں کو یہیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہونا ہے۔ جیسے بغیر مال و متاع کے پیدا ہوا تھا ویسے بغیر مال و متاع کے واپس لوٹے گا۔ فقط اس کے اعمال اس کے ساتھ جائیں گے۔

جب حقیقت یہ ہے کہ مال و متاع و اہل و عیال بندے کی ملکیت نہیں ہیں اور نہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے ہیں تو ان کے ہونے پر اتراہٹ اور نہ ہونے پر مایوسی کیوں؟ لہٰذا مصیبت کے وقت بندے کا اپنی ابتداء و انتہاء میں غور کرنا صدمہ کا علاج ہے۔

نیز بندے کو اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ جو اسے ملنا ہے وہ جا نہیں سکتا جو اس سے جانا ہے وہ رُک نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا
عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ
مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ﴿٢٣﴾

"زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو بھی مصیبت پیش آتی ہے وہ کتاب میں لکھی ہوئی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے، ہم نے تمہیں یہ خبر دیدی تاکہ جو تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا اس پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس پر اتراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، خود ستائی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔"

جو اس آیت کریمہ میں غور کرے گا اسے مصائب کا علاج ملے گا۔

قرآن و حدیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بندہ مصیبت پر صبر کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جو انعام عطا فرماتے ہیں وہ اس مصیبت کے نقصان سے کئی گنا زائد ہوتا ہے۔

دوسروں کی مصیبت دیکھ کر تسلی پانا:

بندے کو اپنی مصیبت کی آگ کو دوسرے لوگوں کے مصائب یاد کر کے بجھانا چاہیے کہ کوئی شہر و کوئی آبادی ایسی نہیں ہے جہاں مصیبت زدہ نہ ہوں بلکہ ہر گھر میں کوئی نہ کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر بندہ اس طرح دائیں بائیں نظر دوڑائے گا تو اسے کئی مصیبت زدہ نظر آئیں گے اور اس کی مصیبت کا صدمہ ہلکا ہو جائے گا۔

علامہ ابوالفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین جب مشرق مغرب کا دورہ مکمل کر کے بابل کی سرزمین میں آیا تو بہت بیمار ہو گیا۔ جب موت کے قریب ہو گیا تو اپنی والدہ کے نام خط لکھا کہ:

"اے اماں جان! کھانا تیار کر کے ایسے لوگوں کو کھلانا جنہیں کبھی مصیبت پیش نہ آئی ہو، یہ سوچنا کہ کیا کوئی چیز ایسی ہے جس نے ہمیشہ رہنا ہو، مجھے یقین ہے کہ جس جگہ میں جا رہا ہوں وہ اس جگہ سے بہتر ہے۔"

Marfat.com

جب والدہ کے پاس خط پہنچا تو اس نے کھانا تیار کیا اور اعلان کرایا کہ جس جس کو کبھی کوئی مصیبت پیش نہ آئی ہو اسے دعوت دی جاتی ہے کہ وہ آکر کھانا کھالے۔ اس اعلان پر کوئی ایک بھی نہ آیا، تب ماں کو معلوم ہوا کہ بیٹا مجھے کیا پیغام دے گیا ہے۔ اس نے کہا:

"اے بیٹے! تمہیں میرا یہ پیغام کون پہنچائے کہ تم نے مجھے ایسی نصیحت کی ہے جس سے واقعی مجھے نصیحت حاصل ہوئی ہے اور تم نے میرے صدمہ پر مجھے تسلی دی ہے اور خوب تسلی دی ہے۔ پس تم پر سلامتی ہو، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔"

اگر آدمی تفتیش کرے تو معلوم ہوگا کہ ہر کوئی کسی نہ کسی مصیبت کا شکار ہے کسی کی محبوب چیز اس سے جدا ہو گئی ہے، کسی کو کوئی تکلیف در پیش ہے۔ لہٰذا دنیا کا سرور بس خواب ہے یا پل بھر کا سایہ جو آیا اور گیا۔ کوئی لحظہ بھر ہنستا ہے تو طویل عرصہ کا رونا آجاتا ہے۔ ایک دن کی خوشی آتی ہے تو زمانہ بھر کا دکھ بھی آکھڑا ہوتا ہے، کسی ساعت کوئی چیز ملتی ہے تو مدت بھر کی محرومی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"ہر خوشی کے بعد غمی بھی ہوتی ہے جس گھر میں خوشیاں آتی ہیں، وہاں صدمے بھی آتے ہیں۔"

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہنسی کبھی رونے کے بغیر نہیں ہوتی۔"

لہٰذا جب بھی کوئی تکلیف آئے تو صبر کرنے اور اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی رہنے میں ہی نفع ہے، صبر و رضا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷)

83759

Marfat.com

"اور ان صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجئے جو مصیبت کے وقت تو کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم نے انہیں کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ان لوگوں پر ان کے پروردگار کی طرف سے بخششیں ہیں اور رحمتیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''وَاِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمْ مُصِیْبَۃٌ فَلْیَذْکُرْ مُصَابَہٗ بِیْ، فَاِنَّھَا مِنْ اَعْظَمِ الْمَصَائِبِ۔''

"جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ میری تکلیف سب سے بڑی ہے۔"

ابوالعتاہیہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اِصْبِرْ لِکُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَتَجَلَّدِ

وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْمَرْءَ غَیْرُ مُخَلَّدِ

"ہر مصیبت پر صبر کر اور مضبوط رہ اور یقین رکھ کہ کسی آدمی نے ہمیشہ نہیں رہنا۔"

اَوَ مَا تَرٰی اَنَّ الْمَصَائِبَ جَمَّۃٌ

وَتَرَی الْمَنِیَّۃَ لِلْعِبَادِ بِمَرْصَدِ

"کیا تجھے معلوم نہیں کہ مصائب بہت زیادہ ہیں اور موت بندوں کیلئے گھات لگائے ہوئے ہے۔"

مَنْ لَّمْ یُصَبْ مِمَّنْ تَرٰی بِمُصِیْبَۃٍ

ھٰذَا سَبِیْلٌ لَسْتَ عَنْہُ بِاَوْحَدِ

"اے وہ جسے کوئی مصیبت نہیں پہنچی تو یہ نہ سمجھ کہ تو مصیبت کے راستہ سے دور ہے۔"

فَاِذَا ذَکَرْتَ مُحَمَّدًا وَمُصَابَہٗ

فَاجْعَلْ مُصَابَکَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدِ

Marfat.com

"تو اپنی مصیبت کے وقت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصیبت کو یاد کر کے تسلی حاصل کر۔"

دنیا کی تنگی ترشی آخرت کی راحت ہے:

مصیبت و پریشانی کے وقت بندے کو یہ سوچنا چاہیے کہ دنیا کی تکلیف آخرت کی راحت ہے اور دنیا کے مزے آخرت کی تکلیف ہے۔ لہٰذا بندے کو تھوڑی و فانی تکلیف کے عوض ہمیشہ کی راحت و عیش کا طالب ہونا چاہیے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔"

"جنت مشکلات میں گھری ہوئی ہے اور جہنم خواہشات میں۔"

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ:

"يُؤْتَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ، وَيُؤْتَىٰ بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ فِي الْجَنَّةِ صَبْغَةً فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ

(الحدیث:۳)

"قیامت کے دن ایک جہنمی لایا جائے گا جس نے دنیا میں بڑے عیش و عشرت کی زندگی گزاری ہو گی، اسے جہنم میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا۔ اے ابن آدم! تو نے کبھی کوئی اچھائی بھی دیکھی ہے؟ کبھی تو خوشحالی میں بھی رہا ہے؟ وہ کہے گا اے پروردگار! اللہ کی قسم کبھی نہیں۔ پھر ایک جنتی لایا جائے گا جس نے دنیا میں انتہائی تنگی ترشی کی زندگی گزاری ہو گی، اسے جنت کی ایک سیر کرا کے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے کبھی تنگی بھی دیکھی ہے؟ کیا تو کبھی سختی میں بھی رہا ہے؟ وہ کہے گا اے پروردگار! اللہ کی قسم کبھی نہیں۔۔۔الحدیث۔"

Marfat.com

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام فرمایا کرتے تھے:

"تم میں سے جسے دُنیا سے زیادہ محبت ہے وہی مصیبت کے وقت زیادہ جزع فزع کرتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا اور اسی پر بھروسہ رکھنا:

جب بھی کوئی پریشانی آئے تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف توجہ ہو، اسی سے مدد طلب کرے، نماز پڑھے اور صبر سے کام لے، اللہ تعالیٰ بہتری فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(البقرہ:153)

"اے ایمان والو! صبر و نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میرے علاوہ کوئی اور بیان نہیں کرے گا؟

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے، پھر فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ کیوں مسکرایا ہوں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

''عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْضِي لَهٗ قَضَاءً اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَهٗ۔''(۴)

"مجھے مومن پر تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں اس میں اس کے لیے خیر ہی ہوتی ہے۔"

Marfat.com

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جو خندہ پیشانی سے مصائب کا استقبال کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل دنیا کی محبت سے خالی ہیں۔"

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے زبور میں لکھا ہوا پایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یَا دَاؤدُ ھَلْ تَدْرِیْ مَنْ اَسْرَعُ النَّاسِ مَمَرًّا عَلَی الصِّرَاطِ ؟ اَلَّذِیْنَ یَرْضَوْنَ بِحُکْمِیْ وَاَلْسِنَتُھُمْ رَطْبَۃٌ مِنْ ذِکْرِیْ۔''

''اے داؤد! تمہیں معلوم ہے کہ پل صراط پر سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ گزرنے والا کون ہوگا؟ وہ لوگ ہوں گے جو میرے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں اور ان کی زبان میرے ذکر سے تر رہتی ہے۔"

لہٰذا مؤمن کا کام یہ ہے کہ وہ ہر خوشی کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یقین کرے اور غمی کو بھی اور جہاں تک ہو سکے اپنی تکلیف کی شکایت نہ کرے۔

عبدالعزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں:

(۱) مصیبت کو چھپانا۔

(۲) مرض کو چھپانا۔

(۳) صدقہ کو چھپانا۔"

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ:

"تین چیزیں انسانوں کی عقلوں کا امتحان ہیں:

(۱) مال کی کثرت۔

(۲) مصیبت۔

(۳) اقتدار۔"

عبداللہ بن محمد ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یہ بات نیکی کا جوہر ہے کہ آدمی مصیبت کو اس طرح چھپا جائے کہ کبھی اس پر آئی ہی نہ تھی۔"

Marfat.com

عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''وہ خیر جس کے ساتھ شر نہیں ہے یہ ہے کہ آدمی عافیت کا وقت شکر کے ساتھ گزارے اور مصیبت کا وقت صبر کے ساتھ گزارے۔''

سب سے بڑی مصیبت وہ ہے جو آدمی کے دین میں ہو۔ یہ دنیا و آخرت کی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ یہ نقصان ہی نقصان ہے اور محرومی ہی محرومی۔

علامہ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو میں اس پر چار بار اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالاتا ہوں۔ ایک دفعہ اس وقت جب مجھے اس پر صبر کی توفیق ملے۔ دوسرے اس وقت جب مجھے اس پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھنے کی توفیق ہو جائے۔ تیسرے اس وقت جب مجھے اس پر ثواب کی اُمید ہو جائے، چوتھے اس پر کہ دنیاوی معاملات میں مصیبت آئی ہے دینی معاملات میں نہیں آئی۔

پرانی مصیبت کی یاد پر صبر کرنا:

جب کسی کو اپنی پرانی مصیبت یاد آئے تو بھی اس پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھے اور صبر کرے، اس پر اسے اجر ملے گا۔ جب اور جتنی بار یاد آنے پر وہ ایسا کرے گا ہر بار اجر ملے گا۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ:

''مَامِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَۃٍ یُصَابُ بِمُصِیْبَۃٍ فَیَذْکُرُھَا وَاِنْ طَالَ عَھْدُھَا۔ قال عباد: قدم عھدھا فَیُحْدِثُ لِذٰلِکَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰہُ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَعْطَاہُ مِثْلَ اَجْرِھَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِھَا۔''(۵)

''مسلمان مرد اور عورت کو جو بھی مصیبت پیش آئے اور پھر وہ اسے عرصہ بعد یاد آئے اور وہ اس پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نئے سرے سے ثواب عطا فرماتے ہیں اور یہ ثواب اتنا ہو گا جتنا اس مصیبت کے پیش آنے کے وقت عطا فرمایا تھا۔''

Marfat.com

اُمتِ محمدیہ ﷺ کی خصوصیت:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت کے لیے جو ظیفہ اس اُمت کو ملا ہے پہلے کسی کو نہیں ملا اور وہ ہے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" اگر پہلے یہ کسی کو ملا ہوتا تو سورۂ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی کے موقع پر حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہی منقول ہوتا حالانکہ قرآن کریم میں یہ ہے کہ انہوں نے اس صدمہ کے وقت کہا" یَاَسَفٰی عَلٰی یُوۡسُفَ (یوسف: ۸۴)" (یوسف پر افسوس) "علٰی نبینا وعلیہما الصَّلَوٰاتُ وَالتَّسۡلِیۡمَات۔"

دنیا کی راحت بڑی ہے یا آخرت کی؟

آدمی اس بات پر غور کرے کہ دنیا و آخرت میں سے کس کی لذت و عیش بڑا ہے؟ کون سی راحت عارضی اور کون سی دائمی ہے۔ اگر تو اس غور و فکر کے بعد دل یہ بات مان جائے کہ آخرت ہی کی زندگی اہم واصل ہے اور اس کے انعام و عیش کے حصول کی کوشش اصل ہے تو پھر مصیبت کے وقت "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" پڑھے اور صبر کرے کیونکہ اس پر آخرت کا اجر و انعام ملتا ہے۔

اور اگر آخرت کی اہمیت کو دل تسلیم نہ کرے تو آدمی یہ سمجھے کہ اصل مصیبت اس کے دل و دماغ میں ہے اور اس کے ایمان میں نقص ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ مصیبت تو دنیا کی ساری مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ دنیا کا خواہ جتنا مال و متاع ہو جتنی بڑی دولت و حکومت ہو، اللہ پاک فرماتے ہیں: "قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡیَا قَلِیۡلٌ۔ (النساء: ۷۷)" (بتادیجئے کہ دنیا کا نفع بہت قلیل ہے) آدمی اگر آخرت کا نقصان کر کے دنیا کے نفع کے پیچھے پڑے تو یہ خسارہ ہی خسارہ ہے جو دائمی نفع پر وقتی و فانی فائدے کو ترجیح دے اس کے عقل میں خلل ہے۔

دانشمندوں کا قول ہے کہ نادان لاشی کو شی سمجھتا ہے اور شی کو لاشی سمجھتا ہے جو لاشی کو نہ چھوڑے وہ شی کو نہیں پا سکتا جو اس شی کی معرفت نہ رکھتا ہو جو شی ہے وہ اس شی کو نہیں چھوڑ سکتا جو لاشی ہے۔ (ذم الدنیا لابن ابی الدنیا)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ بندے کی برائی نہیں چاہتے:

بوقت تکلیف آدمی یہ سوچے کہ ہر تکلیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے، اسی کے فیصلے و حکم سے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی برائی نہیں چاہتے بس یہ تو امتحان آزمائش ہے جس میں میرے صبر و توکل کو دیکھنا ہے۔ لہٰذا میرا کام صبر کرنا، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کی قضاء پر راضی رہنا ہے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مصیبت کا علاج سات چیزوں سے ہوتا ہے۔

(۱) یہ یقین رکھنا کہ دنیا آزمائش کی جگہ ہے راحت کی جگہ نہیں۔

(۲) تکلیف و مصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ بھی فانی ہے۔

(۳) اس سے بڑی مصیبت بھی آسکتی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے بچالیا۔

(۴) دوسرے مصیبت زدوں کے حالات پر نظر کرے کیونکہ اس سے تسلی ہوتی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہ چیز جہنمیوں پر حرام کردی ہے۔ جہنم میں ہر ایک الگ الگ مقید ہوگا، دوسروں کو نہیں دیکھ سکے گا بلکہ ہر ایک اپنے طور پر یہی سمجھتا ہوگا کہ سب جہنم سے چلے گئے ہیں، اکیلا میں رہ گیا ہوں، وہاں جہنمی ایک دوسرے کے عذاب کو دیکھ کر تسلی نہ پا سکیں گے۔

(۵) اپنی مصیبت سے بڑی مصیبت میں پھنسے ہوؤں کے حال کو دیکھنا۔

(۶) فوت شدہ چیز کے متبادل کی اُمید رکھنا، خدانخواستہ بچہ فوت ہوگیا تو یہ امید رکھے کہ اللہ تعالیٰ اور عطا کریں گے۔

حضرت لقمان علیہ السلام سے کسی نے کہا آپ کی بیوی مرگئی ہے؟

فرمایا: ضرورت ہوئی تو اور شادی ہوسکتی ہے۔

(۷) صبر پر ملنے والے اجر کی اُمید رکھنا۔

یہ سات امور تو وہ ہیں جو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں۔ ان کے علاوہ ذیل کی چیزیں بھی شامل ہوجائیں تو اچھا ہے۔

(۸) بندہ یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو بھی ہو اس میں خیر ہے۔

Marfat.com

(۹) یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ کے جتنا قریب ہے اس پر اتنی زیادہ آزمائش آتی ہے۔

(۱۰) بندہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں ہے اللہ تعالیٰ مالک ہیں بندہ مملوک ہے، مملوک کو مالک کے سامنے کوئی اختیار نہیں ہے۔

(۱۱) جو بھی تکلیف پیش آئی ہے وہ مالک کی مرضی سے آئی ہے۔ بندے پر لازم ہے کہ وہ مالک کی مرضی پر راضی رہے۔

(۱۲) اگر کسی پریشانی و دُکھ پر نفس جزع فزع کرنے لگے تو اسے تنبیہ کرے کہ یہ معاملہ اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ جزع فزع سے کیا ہو سکتا ہے۔

(۱۳) مشکل کی گھڑی بھی گزر ہی جاتی ہے اور پھر ایسے ہو جائے گی جیسے تھی ہی نہیں۔

دنیا ہے ہی آزمائش کا گھر:

دنیا میں مشکلات و مصائب کا آنا کوئی اجنبی چیز نہیں ہے کیونکہ عقل و نقل دونوں کا فیصلہ یہی ہے کہ دنیا مصائب کی گزرگاہ ہے۔ اس کی ہر لذت میں کڑواہٹ کی آمیزش ضرور ہوتی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ دنیا شراب ہے تو اس کا یہ خیال سراب ہے، اس کا ظاہر خواہ کتنا ہی حسین ہو مگر اس کا باطن ہیبت ناک ہے۔

پانی میں داخل ہو کر بھیگنا تو لازمی امر ہے جس کا ہاتھ سانپوں کی پیپوں میں ہو ڈسا جانا تو اس کا مقدر ہے جو چیز بنائی ہی نقصان کے لیے گئی ہے اس سے نفع کی طلب قابل تعجب ہے۔

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر دنیا آزمائش کی جگہ نہ ہوتی تو اس میں امراض و تکالیف کا گزر نہ ہوتا اور انبیاء و صلحاء پر مشکلات نہ آتیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی مشکلات کو اپنے استقبال میں پایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے تین سو سال روتے گذارے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی گردن پر چھری چلانا پڑی، آگ میں کودنا پڑا، حضرت یعقوب علیہ السلام پر اتنا غم ٹوٹا کہ بینائی چلی گئی۔ حضرت

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کا مقابلہ کرنا پڑا، قوم کے ہاتھوں دُکھ سہنے پڑے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے تنگیاں ہی ماوی و ملجا رہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت فقر کے ساتھ رہی، اپنے محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا دُکھ اُٹھایا، قوم کی طرف سے اتنی اذیتیں ملیں جن کا شمار نہیں۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔''(۶)

''دنیا مومن کیلئے قید ہے اور کافر کیلئے جنت۔''

ایمان کی کمزوری:

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب ان پر کوئی بیماری یا اور مشکل آتی ہے تو شکوہ و شکایت اور علاج معالجہ میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ مشکل مزید شدید ہوتی جاتی ہے، شدت کے وقت انہیں اپنے اُخروی مصالح کا بالکل خیال نہیں رہتا، نہ وصیت کا خیال آتا ہے نہ کسی اور نیک کام کا، نہ موت کی تیاری کا، نہ گناہوں سے توبہ کا، نہ لین دین صاف کرنے کا ہوش رہتا ہے۔ فقط دنیا کے فراق کا غم ہوتا ہے کیونکہ دنیا ہی ان کے دل میں بسی ہوئی ہے۔''

اس کی وجہ ایمان کی کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ۙ عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِکَ مَبْلَغُھُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ (النجم:۲۹،۳۰)

''جو ہمارے ذکر سے منہ پھیر گیا اور صرف دنیا کی زندگی کا ہی طالب ہوا، آپ ان سے اعراض کریں، ان کی دانائی کی انتہاء بس یہی ہے۔''

مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ دنیا کے ساز و سامان کے چلے جانے کا غم نہ کھائے بلکہ صحت و فراغت میں آخرت کی تیاری کرے، ہو سکتا ہے پھر فرصت نہ ملے۔

Marfat.com

شیطان انسان کو غفلت میں ڈالے رکھتا ہے حتیٰ کہ موت آ کھڑی ہوتی ہے اور شیطان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔''

(۷)

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ شیطان مجھے موت کے وقت پر غمال بنالے۔''

بندوں کی بیماریوں کا علاج:

اگر دنیا کی زندگی میں مشکلات و مصائب نہ ہوتے تو بندہ تکبر و فرعونیت کا مریض ہو جاتا، اس کا دل سخت ہو جاتا جس کا نتیجہ ہلاکت ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

یہ اللہ پاک کی رحمت ہے کہ ان مہلک امراض سے بچاؤ کے لیے وہ گاہے بگاہے مشکلات و مصائب بھیجتے ہیں تاکہ تکبر و خود بینی کے مرض کا علاج ہو جائے۔

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بندوبست نہ ہو تو لوگ سرکش ہو جائیں اور زمین کو فساد سے بھر دیں۔

جزع فزع کی جگہ ذکر اللہ کو شعار بناؤ:

کسی بھی صدمہ، مصیبت اور پریشانی کے وقت جزع، فزع و شکوہ و شکایت کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ذکر، استغفار اور دُرود کو اپنا وظیفہ بنایا جائے، مخلوق سے کسی تکلیف کی شکایت کرنا مؤمن مخلص کا شعار نہیں ہے۔ اگرچہ شکوہ و شکایت سے آدمی کو ایک گونہ راحت محسوس ہو مگر یہ اس کی کمزوری و کم ہمتی کی دلیل ہے اور صبر قوت و مضبوطی کی دلیل ہے، مصیبت و پریشانی کی شکایت کرنا اللہ تعالیٰ کے راز کو افشاء کرنا ہے۔

ورقاءؒ کا واقعہ:

اسماعیل بن عمرو کہتے ہیں ورقاء بن عمر رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں تھے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے، ہم بیٹھے تھے کہ وہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کے ذکر میں

Marfat.com

مشغول ہو گئے، لوگ مسلسل آتے رہے اور سلام کرتے رہے اور وہ جواب دیتے رہے۔ کچھ دیر بعد بیٹے سے کہا تم میری جگہ سلام کا جواب دیتے رہو تاکہ میری توجہ ذکر اللہ کی طرف رہے۔

حضرت جنیدؒ کا واقعہ:

ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ان کی وفات سے دو گھنٹے پہلے گیا۔ آپ تلاوت و سجدوں میں مشغول تھے۔ میں نے کہا آپ کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی اور آپ اس کے باوجود تلاوت و سجدوں میں مشغول ہیں۔ فرمایا: اسی وقت تو مجھے ان اعمال کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اسی طرح تلاوت کرتے و سجدے کرتے ہی دنیا کو خیر باد کہا۔

جتنی تکلیف اتنا فائدہ:

ایک حدیث پاک میں ہے کہ شیطان کو ابن آدم کی سب سے شدید فکر اسی وقت ہوتی ہے جب اس کی موت کا وقت ہوتا ہے، وہ اپنے کارکنوں سے کہتا ہے اس کو قابو کرو، اگر آج ہاتھ سے نکل گیا تو پھر کبھی قابو نہ آئے گا۔

اللہ تعالیٰ سب کو حسن خاتمہ کی دولت عطا فرمائیں۔ خاتمہ کے وقت جتنی بھی تکلیف ہو اس پر صبر کرنا کامیابی ہے۔ ان لمحات کا صبر شیطان کو ناکام کرتا ہے۔ صلحاء آخر وقت کی سختی کو نعمت سمجھتے تھے کہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھ پر سکرات موت آسان ہو کیونکہ یہ زندگی کی آخری تکلیف ہے جو مؤمن کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بزرگ مریض کے حق میں یہ اچھا سمجھتے تھے کہ موت کے وقت اس پر سختی ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''مَاتَ فُلَانٌ وَلَمْ يُعَالِجْ۔''

''یعنی فلاں کا انتقال ہوا مگر مرض الموت میں کوئی ایسی سختی پیش نہ آئی جو اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی۔''

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ نزع کی حالت میں تھا، دریافت فرمایا: کیا محسوس کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ سے اُمید بھی ہے اور گناہوں کا خوف بھی۔ ارشاد فرمایا:

''وَلاَ یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلاَّ اَعْطَاہُ اللہ مَا یَرْجُوْ وَ اٰمَنَہُ مِمَّا یَخَافُ۔''(۸)

''اس موقع پر جس کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش پوری کرتے ہیں اور جس سے ڈرتا ہے اس سے امن عطا فرماتے ہیں۔''

خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وَاحْفَظِ اللہ یَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللہ تَجِدْہُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَی اللہ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّۃِ۔''(۹)

''اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد رکھیں گے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے اسے اپنے پاس پاؤ گے، خوش حالی میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھو، اللہ تعالیٰ تنگی کے وقت تم پر رحمت فرمائیں گے۔''

حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں قرآن کریم نے نقل کیا ہے کہ:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

(الصافات: ۱۴۳،۱۴۴)

''پس اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ لوگوں کے اُٹھائے جانے کے دن (قیامت) تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔''

جبکہ فرعون کے بارے میں فرمایا:

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾

(یونس: ۹۱)

Marfat.com

"اب ایمان لائے ہو؟ اس سے پہلے تو نافرمان رہے ہو اور فساد کرنے والوں میں سے رہے ہو۔"

جو صحت و خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو بھلائے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے تنگی کے وقت محروم ہی رکھتے ہیں۔

بے صبری اور جزع فزع مصیبت و تکلیف کو دگنا کر دیتی ہے:

مصیبت و تکلیف کے وقت جزع فزع کرنا مصیبت کو ختم نہیں کرتا بلکہ دُہرا کر دیتا ہے، دشمن خوش ہوتے ہیں، دوستوں کو تکلیف ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، شیطان کامیاب ہوتا ہے، اجر ختم ہو جاتا ہے، دل کمزور ہو جاتا ہے۔

اور اگر آدمی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھے تو شیطان ناکام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں، دوست خوش ہوتے ہیں، دشمن پریشان ہوتے ہیں اور اسی سے آدمی کو دین میں ثابت قدمی ملتی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے کہ:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ۔'' (۱۰)

"اے اللہ! ہم آپ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں۔"

صبر و ثبات ہی بڑا کمال ہے نہ کہ بے صبری و شکوہ و شکایت۔

ایک دانشمند کا قول ہے کہ عقلمند آدمی مصیبت کی ابتداء میں وہی عمل کرتا ہے جو کم عقل بعد میں کرتا ہے یعنی عقل مند شروع سے صبر کرتا ہے اور کم عقل کو تھک ہار کے صبر ہی کرنا پڑتا ہے اور صبر وہی کارآمد ہے جو شروع سے ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی۔'' (۱۱)

"صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔"

Marfat.com

اشعث بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"صبر وہی ہے جو ایمان اور ثواب کی اُمید کے سبب ہو ورنہ تھک ہار کر تو چوپائے بھی صبر کر جاتے ہیں۔"

صبر کا انعام:

بوقت آزمائش صبر کرنے پر جو انعام ملتا ہے وہ آزمائش کی تکلیف سے بے شمار گنا زیادہ ہے۔ جب آدمی صدمہ پر صبر کر کے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھتا ہے تو جنت میں اس کے لیے ایک محل بنایا جاتا ہے جس کا نام "بیت الحمد" رکھا جاتا ہے۔ مصیبت پر صبر کا یہی ایک انعام ساری مصیبتوں کے مقابلہ میں کہیں اعظم و افضل ہے۔ سنن ترمذی میں ایک حدیث شریف ہے کہ:

"یَوَدُّ نَاسٌ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِیْضِ فِی الدُّنْیَا لِمَا یَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ اَھْلِ الْبَلَاءِ۔" (۱۲)

"قیامت کے دن جب لوگ مصیبتوں میں زندگی گزار کر جانے والوں کے انعامات دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کی جلدیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں۔"

جزع فزع کرنے والا سن لے کہ بالآخر اس نے بھی صبر ہی کرنا ہے مگر اس وقت کے صبر پر اجر نہیں ملے گا لہٰذا پہلے ہی صبر کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اے ابن آدم! تجھے کیا ہے کہ چیزوں کے نہ ہونے پر افسوس کرتا ہے حالانکہ تیرا یہ افسوس انہیں لا نہیں سکتا، اور تجھے کیا ہے کہ تو اپنے پاس موجود چیز پر اتراتا ہے حالانکہ موت نے اسے تیرے پاس نہیں رہنے دینا۔"

بصرہ میں ایک خاتون تھیں جن پر بڑی آزمائشیں آئیں مگر انہوں نے صبر نہ چھوڑا، کسی نے اس بارے دریافت کیا تو کہا جب بھی کوئی مصیبت آتی ہے تو میں جہنم کی آگ کو یاد کرتی رہتی ہوں حتیٰ کہ وہ مصیبت مجھے مکھی سے بھی ہلکی نظر آنے لگتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اُمیدوں کو پورا کرنے والے ہیں:

جب کوئی مصیبت زدہ آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے ناکام نہیں کرتے بلکہ اسے اس کا بہتر عوض عطا فرماتے ہیں، ہر چیز کا عوض موجود ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اگر بندہ صبر کرے گا تو اس کا نام صابرین میں لکھا جائے گا۔ اگر بے صبری کرے گا تو اس کا نام ہالکین میں لکھا جائے گا۔

Marfat.com

حواشی

(۱) رواہ الدارمی رقم (۸۵) فی المقدمۃ: باب فی وفاۃ النبی ﷺ من حدیث مکحول ، و رقم (۸٦) من حدیث عطاء وھو ضعیف۔ قال المناوی فی (فیض القدیر): (۱/ ۲۸٦): لکن لہ شواھد۔ وقال الالبانی فی (صحیح الجامع . رقم (۳۴۳): حدیث صحیح۔

وعزاہ لابن عدی فی (الکامل) و (البیھقی فی شعب الایمان) من حدیث ابن عباس . وللطبرانی فی (الکبیر" عن سابط الجمحی انظر الاحادیث الصحیحۃ رقم (۱۱۰۲)

(۲) رواہ مسلم رقم (۲۸۲۲) فی الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا . والترمذی رقم (۲۵۵۹) فی صفۃ الجنۃ: ماجاء حفّت الجنۃ بالمکارہ . واحمد فی المسند: (۳/ ۱۵۳) و (۲۵۴) و (۲۸۴) من حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

قولہ و بالمکارہ: جمع مکرہ . وھو مایکرھہ الانسان ویشق علیہ . والکرہ بالضم والفتح: المشقۃ۔

(۳) رواہ مسلم رقم (۲۸۰۷) فی المنافقین: باب صبغ انعم اھل الدنیا فی النار . صبغ اشدھم بؤساً فی الجنۃ . واحمد فی والمسند: (۳/ ۲۰۳) و (۲۵۳) من حدیث انس رضی اللہ عنہ۔

قولہ: (فیصبغ فی النار صبغۃ) ای یغمس غمسۃ . قولہ: (بؤساً) البؤس ھو الشدۃ۔

(۴) رواہ احمد فی (المسند): (۳/ ۱۱۷) و (۱۸۳) و ابن حبان رقم (۱۸۱۴) (موارد) وکذلک رواہ ابو یعلی لکنہ قال: تبسم رسول اللہ ﷺ ثم ذکرہ۔ قال الھیثمی فی (مجمع الزوائد) (۷/ ۲۱۰): رجال احمد واسانید ابی یعلی رجال الصحیح غیرابی بحر ثعلبۃ . وھو ثقۃ . وھو حدیث صحیح انظر (الاحادیث الصحیحۃ) (۱۴۸)

(۵) رواہ احمد فی المسند: (۱/ ۲۰۱) . واسنادہ ضعیف . قال الھیثمی فی (مجمع الزوائد) (۲/ ۳۳۱): رواہ الطبرانی فی (الاوسط) (۲۷۸۹) وفیہ ھشام بن زیاد ابو المقدام وھو ضعیف۔

(٦) رواہ مسلم رقم (۲۹۵٦) فی الزھد والرقاق . والترمذی رقم: (۲۳۲۵) . فی الزھد: باب رقم: (۱٦) . وابن ماجہ رقم (۴۱۱۳) فی الزھد: باب مثل الدنیا . وأحمد فی (المسند) (۲/ ۳۲۳) و (۳۸۹) و (۴۸۵)۔

معناہ ان کل مؤمن مسجون . ممنوع فی الدنیا من الشھوات المحرمۃ والمکروھۃ . مکلف بفعل الطاعات الشاقۃ . فاذا مات استراح من ھذا . وانقلب الی ما أعد اللہ تعالی لہ من النعیم الدائم والراحۃ الخالصۃ من المنغصات . وأما الکافر فانما لہ من ذلک ماحصل فی الدنیا مع قلتہ وتکدیرہ بالمنغصات . فاذا مات صار الی العذاب الدائم وشقاء الابد۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم: (۹۳۱۸)

(۷) قطعۃ من حدیث رواہ: ابوداؤد رقم (۱۵۵۲) فی الوتر: باب فی الاستعاذۃ . والنسائی (۸/ ۲۸۲)۔ (۲۸۳) فی الاستعاذۃ: باب الاستعاذۃ من التردی والھدم . واحمد فی (المسند): (۳/ ۴۲۷) . من حدیث ابو الیسر کعب بن عمرو الانصاری . وھو حدیث صحیح . قال الخطابی رحمۃ اللہ تعالی:

استعاذتہ من تخبط الشیطان عند الموت . ھو أن یستولی علیہ الشیطان عند مفارقتہ الدنیا . فیضلہ ویحول بینہ و بین التوبۃ . او یعوقہ عن اصلاح شانہ والخروج من مظلمۃ تکون قبلہ . او یؤیسہ من رحمۃ اللہ . او یتکرہ الموت ویتأسف علی حیاۃ الدنیا . فلا یرضی بما قضا اللہ من الفناء والنقلۃ الی الدار الآخرۃ . فیختم لہ بالسؤ . ویلقی اللہ وھو ساخط علیہ . وقد

Marfat.com

روی ان الشیطان لایکون فی حال اشد علی ابن آدم منه فی حال الموت ، ویقول لاعوانه : دونکم هذا ، فان فاتکم الیوم لم تلحقوه . باللہ نعوذ من شرہ ، ونسالہ ان یبارک لنا فی ذلک المصرع ، وان یختم لنا بخیر۔

(۸) رواہ الترمذی رقم (۹۸۳) فی الجنائز: باب رقم (۱۱) ، وابن ماجه رقم (۴۲۶۱) فی الزھد: باب ذکر الموت والاستعداد له ، وھوحدیث حسن ، انظرو الاحادیث الصحیحة ، (۱۰۵۱)۔

(۹) رواہ احمد فی (المسند) (۲۹۳/۱) و (۳۰۳) و (۳۰۷) من حدیث اللیث بن سعد عن قیس بن الحجاج عن حنش الصنعانی ، عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما وھذا اسنادہ حسن ، والترمذی رقم (۲۵۱۸) فی صفة القیامة: باب رقم (۶۰) من حدیث عبداللہ بن المبارک عن اللیث ابن سعد و ابن لھیعة ، عن قیس بن الحجاج به ، وقال: ھذا حدیث حسن صحیح۔

قال الحافظ ابن رجب الحنبلی فی (جامع العلوم والحکم) وقد روی ھذا الحدیث عن ابن عباس من طرق کثیرة من روایة ابنه علی و مولا عکرمة وعطاء بن ابی رباح و عمرو بن دینار ، وعبید اللہ ابن عبداللہ ، وعمر مولی عفرة ، وابن ابی ملیکة وغیرھم۔

وقد جمع الحافظ ابن رجب طرق ھذا الحدیث و شرحه ، شرحاً وافیاً فی رسالة سماھا: نور الاقتباس فی وصیة النبی صلی اللہ علیه وسلم لابن عباس۔

(۱۰) قطعة من حدیث رواہ الترمذی رقم (۳۴۰۳) فی الدعوات: باب سوال الثبات والنسائی (۵۳/۳) ، فی السھو: باب نوع آخر من الدعاء ، واحمد فی (المسند) (۱۲۵/۴) ، وابن حبان رقم (۲۴۱۶) (موارد) من حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنه ، وصححه الحاکم (۵۰۸/۱) ووافقه الذھبی ، وھوحدیث ضعیف۔

(۱۱) رواہ البخاری (۱۳۸/۳) فی الجنائز: باب الصبر عند الصدمة الاولی ، وباب قول الرجل للمرأة عند القبر: اصبری ، وباب زیارة القبور ، وفی الاحکام: باب ما ذکر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یکن له بواب ، ومسلم رقم (۶۲۶) فی الجنائز: باب فی الصبر علی المصیبة عند الصدمة الاولی ، وابوداؤد رقم (۳۱۲۴) فی الجنائز: باب الصبر عند الصدمة ، والترمذی رقم (۹۸۷) فی الجنائز: باب ماجاء ان الصبر فی الصدمة الاولی ، والنسائی (۲۲/۴) ، فی الجنائز: باب الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصیبة ، واحمد فی (المسند) (۱۳۳/۳) ، من حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنه۔

(۱۲) رقم (۲۴۰۴) فی الزھد: باب رقم (۵۹) من حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما وھو حدیث حسن بشواھدہ ، انظر الاحادیث الصحیحة (۲۲۰۶)۔

Marfat.com

سندِ کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وبه نستعين أخبرنا القاضى الامام العالم جمال الدين قراءة عليه وأنا اسمع وذلك قال اخبرنا الشيخ الامام ابو سعد محمد بن أحمد بن محمد بن الخليل الأبيوردى ثم الطوسى الفقيه قال أخبرنا خالى الشيخ أبو الفضل محمد بن أحمد بن أبى الحسين العارف المهلبى قال أخبرنا الشيخ الثقة أبو سعيد محمد بن موسٰى بن الفضل بن شاذان الصيرفى أخبرنا أبوعبد الله محمد بن عبدالله الاصبهانى الصفار بنيسابور سنة سبع و سبعين و ثلاث ماءة أخبرنا أبوبكر عبدالله بن محمد بن عبيد القرشى المعروف بابن ابى الدنيا۔ (۱)

ترجمہ: ہمیں قاضی امام عالم جمال الدین نے یوں احادیث بیان کیں کہ ان کے سامنے پڑھیں جا رہی تھیں اور میں سن رہا تھا، پڑھنے والے نے سند یوں بیان کی کہ ہمیں شیخ امام ابو سعد محمد بن احمد بن محمد بن خلیل ابیوردی ثم طوسی فقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان احادیث کی خبر دی، انہوں نے فرمایا ہمیں میرے ماموں شیخ ابو الفضل محمد بن احمد بن ابی الحسین عارف مہلبی نے خبر دی، انہوں نے فرمایا ہمیں شیخ ثقہ ابو سعید محمد بن موسیٰ بن الفضل بن شاذان صیرفی نے خبر دی، انہوں نے فرمایا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ اصبہانی صفار نے ۳۷۷ھ میں نیشاپور میں یہ احادیث ہم سے بیان کیں، انہوں نے فرمایا ہمیں ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بہ "ابن ابی الدنیا" نے خبر دی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

پہلا باب

مصائب وتکالیف: اللہ تعالیٰ کی محبت آزمائش وامتحان اور درجات کی بلندی

Marfat.com

Marfat.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بخار کی شدت:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا تو میں حاضر خدمت ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کے اوپر سے ہاتھ لگایا تو بخار کی حرارت محسوس ہوئی، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ کا بخار کتنا شدید ہے؟ ارشاد فرمایا:

اِنَّا كَذٰلِكَ مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْوَجَعُ لِيُضَاعَفَ لَنَا الْاَجْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ اِنْ كَانَ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَايَجِدُ اِلَّا الْعَبَاءَةَ فَيَجُوْبُهَا وَيَلْبَسُهَا وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْقُمَّلِ حَتّٰى يَقْتُلَهُ الْقُمَّلُ وَكَانَ ذٰلِكَ أَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْعَطَاءِ۔

”ہم انبیاء کی جماعت کا معاملہ اسی طرح ہے۔ ہماری تکلیف دوہری ہوتی ہے تا کہ ہمارا اجر دگنا ہو۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے؟ ارشاد فرمایا: انبیاء پر۔ میں نے عرض کیا، پھر کس پر؟ فرمایا: پھر صالحین پر آزمائش آتی ہے۔ اگر انہیں افلاس کی آزمائش میں ڈالا جائے حتی کہ انہیں سوائے ایک عباء کے اور کچھ نہ ملے اور وہ اسی کو پھاڑ کر اپنا لباس بنائیں اور اگر ان میں سے کسی کو چچڑیوں کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے حتی کہ وہ اسے قتل کر دیں تو یہ آزمائش ان کے ہاں مال و دولت کے ملنے سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“

Marfat.com

(۲) کس کی آزمائش سخت ترین ہوتی ہے؟

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کس کی آزمائش سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِهٖ فَاِنْ کَانَ دِیْنُهٗ صَلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ اِبْتَلٰی عَلٰی حَسْبِ ذٰلِكَ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ مَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔

”انبیاء کی۔ پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں، آدمی کی آزمائش اس کے دین کے موافق ہوتی ہے۔ اگر اس کی دینداری مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر اس کی دینداری میں نرمی ہو تو اس کے مطابق آزمائش ہوتی ہے، آدمی پر آزمائش رہتی ہے حتیٰ کہ اس کو ایسا کر دیتی ہے کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس کا کوئی گناہ اس کے ذمہ نہیں ہوتا۔“

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کس کی آزمائش سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے؟ ارشاد فرمایا:

اَلنَّبِیُّوْنَ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ۔

”انبیاء، پھر نیک لوگ۔“

(۴) دگنی آزمائش والی جماعت:

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْعُوْكٌ فَقُلْنَا أَخْ أَخْ بِآبَاءِنَا وَاُمَّهَاتِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَشَدَّ وَعْكِ فَقَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ یُضَاعَفُ عَلَیْنَا الْبَلَاءُ تَضْعِیْفًا قَالَ قُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اَفَعَجِبْتُمْ اِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ وَالصَّالِحُوْنَ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ وَقُلْنَا

Marfat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَيُذْرِعُ الْعَبَاءَ
ةَ مِنَ الْحَاجَةِ لَا يَجِدُ غَيْرَهَا قُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ إِنْ كَانَ
النَّبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَيَقْتُلَهُ الْقُمَّلُ وَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ أَفَعَجِبْتُمْ
إِنْ كَانُوْا لَيَفْرَحُوْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُوْنَ بِالرَّخَاءِ۔

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا۔ ہم نے کہا افسوس، ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ یارسول اللہؐ! آپ کا بخار کتنا شدید ہے؟ ارشاد فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کی آزمائش دگنی ہوتی ہے۔ ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے؟ بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ نیک لوگوں کی۔ ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے، کبھی کسی نبی نے بے سروسامانی کے سبب عباء اوڑھی اور اس کے پاس اس کے سوا کچھ نہ تھا، ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے؟ کبھی کسی نبی کو چچڑی نے قتل کر دیا، ہم نے کہا سبحان اللہ۔ فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہے؟ انبیاء تو آزمائش پر اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح تم فراوانی پر ہوتے ہو۔''

(۵) جتنا قرب اتنی آزمائش:

ابو عبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی سے نقل کرتے ہیں، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

''أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ نَعُوْدُهُ فَإِذَا سِقَاءٌ
مُعَلَّقَةٌ يَقْطُرُ مَاؤُهَا عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنَ الْحُمَّى فَقُلْنَا لَوْ
دَعَوْتَ اللّٰهَ أَنْ يَرْفَعَهَا عَنْكَ قَالَتْ فَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔''

''میں کچھ عورتوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کیلئے گئی تو دیکھا کہ بخار کی شدت کے سبب ایک مشک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر لٹکایا گیا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانی ٹپک رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کا یہ بخار دور کر دیں؟ ارشاد

Marfat.com

فرمایا: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔"

(۶) حضرت عائشہؓ کا بیان:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

''مَا رَأَيْتُ اَشَدَّ وَجْعًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔''

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف سے زیادہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھی۔"

(۷) جناب رسول اللہ ﷺ کی بیماری:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَدَّدُ عَلَيْهِ اِذَا مَرِضَ حَتّٰى أَنَّهُ لَرُبَمَا مَكَثَ خَمْسَ عَشَرَةَ لَا يَنَامُ وَكَانَ يَأْخُذُهُ عِرْقُ الْكُلْيَةِ وَهُوَ الْخَاصِرَةُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ فَيَكْشِفُ عَنْكَ قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ يُشَدِّدُ عَلَيْنَا الْوَجْعُ لِيُكَفِّرَ عَنَّا۔''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو شدید بیمار ہوتے حتیٰ کہ بعض دفعہ تو پندرہ دن تک سوئے نہیں، بعض دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلو کا درد ہوتا تھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کاش! آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دور فرما دیتے۔ فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت پر شدید تکلیف ہوتی ہے تا کہ وہ ہمارے لیے کفارہ بنے۔"

فائدہ: اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کی گئی ہے وہاں گناہ کا وہ معنی مراد نہیں ہے جو عام انسانوں کے لیے ہوتا ہے۔ (مترجم)

Marfat.com

(۸) دوہرا بخار دوہرا اجر:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو تو بہت شدید بخار ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

”مجھے ایسا بخار ہوتا ہے جیسا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوہرا اجر ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے بیماری ہو یا اس کے علاوہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب ضرور اس کے گناہ ایسے جھاڑتے ہیں جیسے (موسم خزاں میں) درخت اپنے پتے گراتا ہے۔“

(۹) بیمار کیلئے خوشخبری:

حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی اور ارشاد فرمایا:

مَا مِنْهُ عِرْقٌ اِلَّا وَهُوَ يَاْلَمُ مِنْهُ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَدْ اَتَاهُ آتٍ مِنْ رَّبِّهٖ فَبَشَّرَهٗ اَنْ لَيْسَ عَلَيْهِ بَعْدَهٗ عَذَابٌ۔

”انسان کی ہر رگ میں تکلیف ہوتی ہے مگر پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں آتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے کہ اب کے بعد اس کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔“

Marfat.com

"اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہو؟ وہ کہنے لگا، اُمید بھی ہے اور خوف بھی۔" ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَجْتَمِعَا لِأَحَدٍ عِنْدَ ھٰذِہِ الْحَالِ اِلاَّ أَعْطَاہُ مَا رَجَا وَأَمِنَہٗ مِمَّا یَخَافُ۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے۔ یہ دو چیزیں اس موقعہ پر جس انسان میں جمع ہو جائیں حق تعالیٰ شانہ اس کی اُمید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کھاتا ہے اس سے امن عطا فرماتے ہیں۔"

(۱۰) وباء کی آمد و رفت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا:

رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ اِمْرَأَۃً سَوْدَاءَ ثَائِرَۃَ الشَّعْرِ تَفَلَۃً أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَأُسْکِنَتْ مَھْیَعَۃَ فَأَوَّلْتُھَا وَبَاءُ الْمَدِیْنَۃِ یَنْقُلُہُ اللّٰہُ اِلٰی مَھْیَعَۃَ۔

"میں نے نیند میں ایک سیاہ رنگ کی، پراگندہ بالوں والی میل کچیلی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکال کر "مَھْیَعَہ" میں ٹھہرائی گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وباء کو اللہ تعالیٰ نے مھیعہ منتقل کر دیا ہے۔"

نوٹ: "مَھْیَعَۃ" جحفہ کو کہتے ہیں جو شام سے آنے والے حاجیوں کا میقات بھی ہے۔ غدیر خم بھی یہیں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا انتہائی مضر صحت ہے۔ اصمعی کہتے ہیں جو بھی وہاں پیدا ہوا وہ بالغ ہونے سے پہلے پہلے وہاں سے منتقل ہو گیا۔ (مجمع بحار الانوار)
اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بیماریوں کے آنے جانے کا باقاعدہ نظام ہے۔ اللہ پاک کے حکم سے کہیں آتی ہیں اور کہیں سے جاتی ہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

(۱۱) درجات کی بلندی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ أَوْ شَوْكَةٌ يَشْتَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ بِهَا عَنْهُ ذُنُوبَهُ۔''

''مومن کو سر درد ہو یا کانٹا چبھے یا اور کوئی تکلیف ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کے گناہ مٹائیں گے۔''

(۱۲) سامان عبرت:

عامر کہتے ہیں میں محارب کے علاقہ میں تھا کہ شہر سے باہر ایک جگہ جھنڈے و عَلم بلند ہوئے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے خدمت اقدس میں حاضری دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درخت کے سایہ میں چادر بچھائی گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما تھے، صحابہ اِرد گرد بیٹھے تھے، انہوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ سَقَمٌ ثُمَّ عَافَاهُ اللهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ مِنْ عُمْرِهِ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ وَعُوفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَطْلَقُوهُ لَا تَدْرِي لِمَ عَقَلُوهُ وَلَا فِيمَا أَطْلَقُوهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْأَسْقَامُ قَالَ أَوَ مَا سَقِمْتَ قَطُّ قَالَ لَا قَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔''

''مومن کو جب بیماری کے بعد اللہ تعالیٰ صحت عطا فرماتے ہیں تو وہ بیماری اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور اس کی آئندہ زندگی کیلئے عبرت ہوتی ہے اور منافق جب صحت کے بعد عافیت پاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جسے مالک نے باندھا، پھر کھول دیا، اونٹ کو کوئی شعور نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا۔''

Marfat.com

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ دریافت فرمایا: کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: اُٹھ جاؤ تمہارا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

(۱۳) قیامت کے دن دنیا کی تکلیفوں کی قیمت معلوم ہو گی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيضِ مِمَّا يَرَوْنَ مِنْ ثَوَابِ أَهْلِ الْبَلَاءِ۔''

''قیامت کے دن جب لوگ آزمائشوں کی زندگی گزارنے والوں کا اجر دیکھیں گے تو عافیت کی زندگی گزار کر جانے والے یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کی جلدیں قینچیوں سے کاٹی گئی ہوتیں۔''

(۱۴) پسینہ آنے پر بھی نیکی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

'' مَا ضَرَبَ عَلَى مُؤْمِنٍ عِرْقٌ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهِ حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً وَمَحَى بِهِ عَنْهُ سَيِّئَةً۔''

''مومن کو پسینہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے لیے ایک نیکی لکھتے ہیں۔ اس سے ایک برائی ہٹاتے ہیں اور اس کا ایک گناہ ختم کرتے ہیں۔''

۱۵۔ گناہوں کی پت جھڑ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا، میں نے جسم اطہر پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا بخار بہت ہی تیز ہے؟ ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"أَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ أَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَمْرِضُ مَرَّةً اِلاَّ أَحَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا يُحَطُّ عَنِ الشَّجَرِ وَرَقُهَا۔"

"ہاں! میرا بخار تمہارے دو آدمیوں کے بخار جیسا ہوتا ہے جو مؤمن بھی بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس طرح جھاڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔"

(۱۶) انبیاء کرام کا خاص مقام:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ہاتھ رکھا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپؐ کا اجر کتنا ہوگا؟ ارشاد فرمایا:

اِنَّا كَذٰلِكَ يُضَاعَفُ لَنَا الْبَلَاءُ كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْاَجْرُ۔

"ہمارا معاملہ ایسا ہی۔ جیسے ہمیں اجر دگنا ملتا ہے اسی طرح آزمائش بھی دگنی ہوتی ہے۔"

(۱۷) بیمار کا اللہ تعالیٰ کے ہاں تذکرہ:

معاذ بن عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا، کیا تم بیمار نہ ہونا پسند کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی قسم! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وَمَا خَيْرُ اَحَدِكُمْ اَلاَّ يُذْكَرُهُ اللّٰهُ"

"تم میں سے کسی کی بھلائی اس میں نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ نہ کریں۔"

مطلب یہ ہے کہ جو مؤمن بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ فرماتے ہیں اور اس کے لیے اس تذکرہ میں خیر ہی خیر ہے۔

Marfat.com

(۱۸) پاکیزگی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

''أَتَتِ الْحُمّٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا أُمُّ مِلْدَمٍ قَالَ تَهْدِيْنَ اِلٰى اَهْلِ قُبَاءَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَاَتَتْهُمْ فَحُمُّوْا وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَاشْتَكَوْا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَقِيْنَا مِنَ الْحُمّٰى قَالَ اِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَيَكْشِفُهَا عَنْكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ كَانَتْ لَكُمْ طَهُوْرًا قَالُوْا بَلْ تَكُوْنُ لَنَا طَهُوْرًا۔''

''بخار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ دریافت فرمایا کون ہو؟ اس نے کہا میں اُم ملدم ہوں۔ فرمایا: قباء والوں کے ہاں چلے جاؤ۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ قباء والوں کو بخار ہونے لگا۔ انہوں نے اس کی تکلیف پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں کہ تمہارا بخار ختم کر دیں، چاہو تو رہنے دو کہ یہ تمہاری پاکیزگی کا سبب بنے؟ انہوں نے عرض کیا درست ہے یہ ہمارے لیے پاکیزگی کا ذریعہ بنے۔''

(۱۹) بزرگی ملنے کا سبب:

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ:

''مَا اَصَابَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا حَتّٰى ذَكَرَ الشَّوْكَةَ اِلَّا لِاِحْدٰى خَصْلَتَيْنِ اِلَّا لِيَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ ذَنْبًا لَمْ يَكُنْ لِيَغْفِرَ لَهٗ اِلَّا بِمِثْلِ ذٰلِكَ اَوْ يَبْلُغَ بِهٖ مِنَ الْكَرَامَةِ كَرَامَةً لَمْ يَكُنْ لِيَبْلُغَهَا اِلَّا بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔''

''مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے حتیٰ کہ کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کی وجہ ان دو میں سے ایک ضرور ہوتی ہے یا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی ایسا گناہ معاف کرنا چاہتے ہیں جو اس

Marfat.com

جیسی مصیبت سے ہی معاف ہو سکتا تھا یا اسے کوئی بزرگی عطا کرنا چاہتے ہیں جو اسی تکلیف کی وجہ سے ہی مل سکتی تھی۔"

(۲۰) خیر سے خالی جسم اور مال:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک صاحب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری عمر بہت ہو گئی ہے، جسم بیمار ہو گیا ہے اور میرا مال ختم ہو گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا خَیْرَ فِیْ جَسَدٍ لَا یَبْتَلِیْ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَالٍ لَا یَرْزَأُ مِنْهُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاهُ وَاِذَا ابْتَلَاهُ صَبَّرَهٗ۔"

"اس جسم میں کوئی خیر نہیں ہے جو کمزور نہ ہو، اس مال میں کوئی خیر نہیں ہے جس میں کمی نہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ جب بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزمائش میں ڈالتے ہیں اور جسے آزمائش میں ڈالتے ہیں اسے صبر دیتے ہیں۔"

(۲۱) اللہ تعالیٰ کی محبت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا وَ اَرَادَ اَنْ یُّصَافِیَهٗ صَبَّ عَلَیْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا وَثَجَّهٗ عَلَیْهِ ثَجًّا فَاِذَا دَعَا الْعَبْدُ قَالَ یَا رَبَّاهُ قَالَ اللّٰهُ لَبَّیْكَ عَبْدِیْ لَا تَسْاَلُنِیْ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَیْتُكَ اِمَّا اَنْ اُعَجِّلَهٗ لَكَ وَاِمَّا اَنْ اَدَّخِرَهٗ لَكَ۔"

"اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں یا اسے گناہوں سے صاف کرنا چاہتے ہیں تو اس کو مسلسل آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ جب بندہ دعا مانگتے ہوئے کہتا ہے اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے میں حاضر ہوں، تو مجھ

Marfat.com

سے جو مانگے گا میں عطا کروں گا، خواہ وہ مراد ابھی دیدوں یا اس کو تیرے لیے آخرت میں ذخیرہ کردوں۔"

(۲۲) بھلائی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ:

''اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ خَیْرًا اِبْتَلَاھُمْ۔''

"جب اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں آزمائش میں ڈالتے ہیں۔"

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا خالد بن خداش بن عجلان المهلبی حدثنا عبداللہ عن ہشام بن سعد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلّم وھو محموم فوضعت یدی فوق القطیفة فوجدت حرارة الحمی فقلت ما أشد حماك یا رسول اللہ قال۔

(۲) حدثنا عبیداللہ بن عمر الجشمی وغیرہ حدثنا حماد بن زید حدثنا عاصم بن بھدلة عن مصعب بن سعد عن أبیه قال قلت یا رسول اللہ أی الناس أشد بلاء قال۔

(۳) حدثنا اسحاق بن اسماعیل حدثنا جریر و محمد بن فضیل عن لیث عن مجاھد عن ابی ھریرة قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلّم من أشد الناس بلاء قال۔

(۴) حدثنا عبیداللہ بن عمر الجشمی وغیرہ حدثنا یحیی بن سلیم الطائفی حدثنا اسماعیل بن کثیر عن زیاد بن ابی زیاد مولی بن عیاش عن بعض أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۵) حدثنا اسحاق بن ابراھیم حدثنا حجاج بن محمد عن شعبة عن حصین بن عبدالرحمٰن سمعت ابا عبیدة بن حذیفة یحدث عن عمته قالت۔

(۶) حدثنا اسحاق بن ابراھیم حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق قال قالت عائشة ما۔

(۷) حدثنا ابراھیم حدثنی یحیی بن بکیر حدثنا ابن لھیعة حدثنی محمد بن عبدالرحمٰن عن عروة عن عائشة قالت۔

(۸) حدثنا ابو خیثمة حدثنا جریر عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن الحارث بن سوید قال قال عبداللہ دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعك فمسته بیدی فقلت یا رسول اللہ إنك لتوعك وعکا شدیداً فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۹) وحدثنی ابراھیم حدثنی ابو ربیعة حدثنا حماد عن ثابت عن عبید بن عمیر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا قال۔

(۱۰) حدثنا یحیی الحمانی حدثنا ابن ابی الزناد عن موسیٰ بن عقبة عن سالم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۱۱) حدثنا حمید بن زنجویه حدثنا عبداللہ بن یوسف حدثنا الھیثم بن حمید أخبرنی زید بنؔ واقد عن القاسم عن أبی سعید الخدری أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۱۲) حدثنی محمد بن اسحاق عن أبی منظور الشامی عن عمه عن عامر أخی الخضر قال انی لبأرض محارب اذا رایات والویة رفعت فقلت ما ھذا فقیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فجئت فجلست الیه وھو فی ظل شجرة وقد بسط له کساء وھو جالس علیه وحوله أصحابه قال فذکروا الأسقام فقال۔

Marfat.com

(۱۳) حدثنا یوسف بن موسیٰ حدثنا عبدالرحمٰن بن مغراء الدوسی حدثنا الأعمش عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۱۴) حدثنا محمد بن یوسف القرشی حدثنا الفضل بن دکین حدثنا عمران بن زید أبو یحیی الملائی عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن سالم عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۵) حدثنی الفضل بن جعفر حدثنا یزید بن ھارون أنبأنا اسرائیل عن الاعمش عن عمارۃ عمیر عن الأسود و ھمام بن الحارث عن عبداللہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم وھو یحم فوضعت یدی علیہ فقلت یا رسول اللہ ما أشد حماك وانك لتوعك وعکا شدیدا قال۔

(۱۶) حدثنا عبدالرحمٰن بن صالح حدثنا علی بن ثابت عن الاوزاعی عن نافع عن سالم بن عبداللہ عن ابیہ عن عمر قال وضعت یدی علی النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔ فقلت بأبی وأمی ما أحرك وھو یومئذٍ محموم فقال۔

حدثنا محمد بن یزید، بکر بن عیاش عن محمد بن عجلان عن النعمان بن أبی عیاش الزرقی قال۔

(۱۷) حدثنا ابو سعید المدینی حدثنا اسحاق بن محمد الفروی حدثنی عبدالعزیز بن سلیمان عن معاذ بن عبداللہ بن خبیب عن أبیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم أنہ قال: لاصحابہ أتحبون ألا تمرضوا قالوا واللہ یا رسول اللہ إنا لنحب العافیة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۱۸) حدثنا اسحاق حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال۔

(۱۹) حدثنا سعید بن محمد الجرمی حدثنا ابو تمیلة حدثنا ابو حمزۃ السکری عن جابر حدثنا من سمع بریدۃ الاسلمی یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔

(۲۰) حدثنی حسین بن علی العجلی حدثنا عمرو بن محمد العنقزی حدثنا زافر بن سلیمان عن عبیداللہ قال سمعت الحسن یحدث عن ابی الخدری قال أتی رجل الی النّبی صلی اللہ علیہ وسلّم فقال یا رسول اللہ کبرت سنی وسقم جسدی وذھب مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۲۱) حدثنی احمد بن بجیر حدثنا موسیٰ بن داؤد حدثنا بکر بن بن خنیس عن یزید الرقاشی عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۲۲) وحدثنا الحسین عن رسول اللہ علیہ وسلّم قال۔

Marfat.com

صحابہؓ، اولیاءؒ، وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

(۱) گوشت وخون کے بدلے اجر بہتر ہے:

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم حضرت حسن کے ساتھ صفوان بن محرز کی عیادت کے لیے گئے۔ ان کا بیٹا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا وہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ ان کے پاس نہیں جاسکتے۔ حضرت حسن نے فرمایا:

"اگر اب کی بیماری سے اس کا گوشت اور خون کم ہو جائے اور اس پر انہیں اجر ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ اس خون اور گوشت کو قبر میں لے کر جائیں اور اسے مٹی کھا کر ختم کرے۔"

(۲) آخرت کی طرف متوجہ کرنے والی حالت:

زید بن اخزم کہتے ہیں ہم ابو ربیعہ بن حارث کی عیادت کیلئے گئے، وہ شدید بیمار تھے، ہم پہنچے تو ہم سے فرمایا:

"میں جس حالت میں ہوں اس میں آدمی کا دل آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی نظر میں دنیا مکھی کے برابر بھی نہیں ہوتی۔"

(۳) کامل فقاہت کی علامت:

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں:

"انسان کامل فقیہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک مصیبت و پریشانی کو پروردگار کی نعمت اور فراخی کو مصیبت نہ سمجھے کیونکہ مصیبت زدہ فراخی کا منتظر رہتا ہے اور خوشحالی والا مصیبت و پریشانی کا منتظر رہتا ہے۔"

Marfat.com

(۴) ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا حملہ ہوا تو اس کے بعد ان کے منہ سے لعاب بہتا تھا، ان کے بھائی کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان کا لعاب صاف کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے گھر والے آپ کی پرواہ نہیں کرتے، فرمایا:

"مجھے تمہاری یہ بات اچھی نہیں لگی میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے۔"

(۵) عمرو بن مرہ:

عمرو بن مرہ کہتے ہیں حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا حملہ ہونے کے بعد پانی پیتے ہوئے پانی منہ سے گر کر داڑھی پر بہہ گیا۔ داڑھی سے پانی صاف کرنے کو ہاتھ اُٹھایا مگر نہ اُٹھا سکے، بکر بن ماعز اُٹھے اور پانی صاف کر دیا۔ حضرت ربیع نے انہیں دیکھا اور فرمایا:

"اے بکر! اللہ کی قسم میں اپنی اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی شکایت کو پسند نہیں کرتا۔"

(۶) حضرت عروہؒ کی ٹانگ کٹنے کا واقعہ:

زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں جب حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں اکلہ کی بیماری ہو گئی تو ساتھیوں نے کہا کیا ہم معالج کو نہ بلالیں؟ فرمایا اگر تمہاری خواہش ہے تو بلالو، معالج آیا تو اس نے کہا میں آپ کو نشہ آور مشروب پلاؤں گا جس سے آپ بیہوش ہو جائیں گے اور میں آپریشن کرلوں گا۔ فرمایا: چھوڑیئے میں اپنے رب کی نافرمانی کر کے نشہ آور مشروب نہیں پیوں گا۔

زہری کہتے ہیں ہمارے سامنے آپ نے خود اپنے گھٹنے پر نشتر چلایا مگر ہم نے ان کی آہ بھی نہ سنی۔ جب پھوڑا کاٹ لیا تو فرمانے لگے اگر یہ پھوڑا ختم ہو گیا تو اس کا مطلب ہے تکلیف باقی ہے اور اگر یہ پھوڑا موجود رہا اور میں اس کی تکلیف سہتا رہا تو آخرت میں اس کے عوض عافیت ملے گی۔

Marfat.com

زہری کہتے ہیں اس رات بھی آپ نے اپنے معمول کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت مکمل کی۔

(۷) اسود کا بیان:

اسود کہتے ہیں حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھٹنے میں پھوڑا تھا، ولید بن عبدالمالک نے ایک معالج بھیجا۔ معالج نے دیکھ کر کہا اسے کاٹنا پڑے گا ورنہ باقی جسم میں پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

فرمایا آپ چلے جائیں، معالج چلا گیا تو خود تین نشتر منگوائے اور پہلے ایک کے ساتھ ہڈی کھولی، پھر دوسرے سے اور پھر تیسرے سے پھوڑے کو کاٹ دیا۔ اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے صبر والے تھے۔

(۸) سلیمان بن اشعث کی روایت:

سلیمان بن اشعث کہتے ہیں جب عروہ رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں کاٹا جانے لگا تو خود اسے پکڑا اور فرمایا:

"اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں اس پاؤں کے ساتھ کبھی آپ کی نافرمانی کے راستہ پر نہیں چلا۔"

(۹) ہشام بن عروہ کا بیان:

ہشام بن عروہ کہتے ہیں ایک دیہاتی حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور ان سے تعزیت کی۔ حضرت عروہ نے پوچھا کس چیز کی تعزیت کر رہے ہو، میرے پاؤں کی؟ اس نے کہا نہیں میں تو آپ کے بیٹے کی موت پر آپ سے تعزیت کر رہا ہوں جسے جانوروں نے روند ڈالا ہے۔

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر آزمائش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے عافیت بھی عطا کی ہے اگر گرفت ہوئی ہے تو ڈھیل بھی تو ملی ہے۔

Marfat.com

(۱۰) حضرت عروہ کا تفصیلی واقعہ:

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ ولید بن عبدالملک کے پاس جا رہے تھے جب وادیٔ قری میں پہنچے تو پاؤں میں تکلیف ہوئی اور پھوڑا نکل آیا۔ چونکہ سفر ابھی کئی منزلوں کا باقی تھا اس لیے ساتھیوں نے آپ کو کجاوے پر سوار کرنا چاہا۔ آپ انکار کرتے رہے مگر ساتھیوں نے اصرار کر کے ایک کجاوے والی اونٹنی پر سوار کرا دیا۔ آپ اس سے پہلے کجاوے پر کبھی سوار نہیں ہوئے تھے۔ صبح ہوئی تو یہ آیت تلاوت کی: "مَايَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلاَ مُمْسِكَ لَهَا" (اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے جو رحمت کھولتے ہیں اسے کوئی روک نہیں سکتا) اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو کتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں جس کا یہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

دورانِ سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی تکلیف بڑھ گئی حتیٰ کہ جب ولید کے پاس پہنچے اور اس نے ان کی تکلیف دیکھی تو کہا، اے ابو عبداللہ! ابھی سے اس پھوڑے کو کٹوا دو ورنہ پھیل جائے گا۔ فرمایا، چھوڑیئے۔ ولید نے آپ کے لیے معالج بلوایا۔ معالج نے کہا میں آپ کو نشہ آور مشروب پلاتا ہوں۔ فرمایا یہ تو میں ہرگز نہ پیوں گا۔ بہرحال معالج نے نشتر کو آگ پر گرم کیا تاکہ پھوڑا اچھی طرح کاٹا جائے، کچھ باقی نہ رہے۔ حضرت عروہ نے ازخود اپنا پاؤں سامنے کیا اور اس نے آدھی پنڈلی سے کاٹا۔ آپ نے سوائے حس حس کے اور کچھ نہ کہا۔

ولید نے کہا میں نے ان سے بڑھ کر صبر کرنے والا کوئی بزرگ نہیں دیکھا۔ اسی سفر میں حضرت عروہ کا محمد نامی بیٹا بھی فوت ہوا۔ وہ رات کے اندھیرے میں کسی ضرورت سے اصطبل گیا تو ایک گھوڑا ہدکا اور اسے روند کر قتل کر دیا۔ باوجود اس کے کہ انہیں اپنا یہ بیٹا سب اولاد سے زیادہ پیارا تھا آپ نے اس کی وفات پر ایک کلمہ بھی نہ کہا۔ البتہ جب واپس لوٹتے ہوئے وادیٔ قری پہنچے تو کہا ہمیں اس سفر نے تھکا دیا ہے۔ اے اللہ! آپ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے، ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے مگر چھ کو تو باقی رکھا ہے۔ میرے چار ہاتھ پاؤں تھے، آپ نے ایک لے لیا ہے مگر تین تو باقی رکھے ہیں۔

Marfat.com

آپ کی قسم! کہ آپ نے آزمائش بھیجی ہے تو عافیت بھی عطا فرمائی ہے، اگر کچھ لیا ہے تو بہت کچھ بخشا بھی ہے۔

جب آپ واپس لوٹ آئے تو آپ کی قوم کا ایک فرد عطاء بن ابی زویب آیا اور کہا اے ابو عبداللہ! نہ تو ہم نے آپ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرنا تھا نہ کشتی کا، ہمیں تو فقط آپ کی رائے اور شفقت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو کچھ لیا ہے وہ آپ کے لیے آخرت کا ذخیرہ ہے اور آپ کی جو صلاحیتیں ہمیں درکار تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے باقی رکھی ہیں۔

(۱۱) نافع بن زویب کا بیان:

نافع بن زویب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے تو اسی دوران ان کے پاؤں میں اکلۃ کا پھوڑا نکل آیا۔ ولید نے کئی معالج جمع کیے، سب کی متفقہ رائے یہ تھی کہ پاؤں کو کاٹ دیا جائے ورنہ یہ باقی جسم میں پھیل جائے گا۔

حضرت عروہ نے فرمایا جو کرنا چاہتے ہو کرو، انہوں نے کہا ہم آپ کو نشہ آور دوائی دیں گے جس سے تکلیف کا احساس نہیں ہوگا۔ فرمایا اس کی اجازت نہیں ہے چنانچہ انہوں نے بغیر نشہ دیئے آپ کا پاؤں کاٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صبر کر کے بیٹھے رہے کسی عضو سے حرکت نہیں کی۔ جب پاؤں کٹ گیا تو ان سے منگوا کر اپنے ہاتھ میں اُٹھایا اور فرمایا:

"جس چیز نے مجھے صبر پر آمادہ رکھا وہ یہ تھی کہ اللہ پاک کو علم ہے کہ میں نے اس پاؤں کو گناہ کے کام میں استعمال نہیں کیا۔"

اس کے بعد ان کے حکم سے اس پاؤں کو غسل دے کر کپڑے میں لپیٹا گیا اور پھر قبرستان میں دفن کرا دیا گیا۔

(۱۲) ابو مطرف مغیرہ کا بیان:

ابو مطرف مغیرہ کہتے ہیں حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پانچ بیٹوں سمیت ولید کے پاس تشریف لے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ایک مخصوص قسم کا خچر ولید کو بھیجا تھا۔

Marfat.com

ولید نے وہ خچر حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو سواری کے لیے پیش کر دیا۔ اسی خچر نے حضرت عروہ کے بڑے بیٹے "محمد" کو قتل کر دیا اور اسی سفر میں حضرت عروہ کے پاؤں کی انگلی میں اکلہ کا پھوڑا نکلا۔ کہا گیا کہ اسے کٹوا دیجئے، انہوں نے انکار کیا، ہوتے ہوتے پھوڑا پورے پاؤں میں پھیل گیا۔ انہوں نے پاؤں کٹوانے سے بھی انکار کر دیا تو وہ پھیل کر پنڈلی تک پہنچ گیا۔ اب مشورہ دیا گیا کہ اگر آپ نے اسے نہ کٹوایا تو یہ ران تک پھیل جائے گا اور ران کو کاٹنا دشوار ہوگا۔ فرمایا چلو کاٹ دو۔ اطباء نے کہا نشہ آور دوا پلانی پڑے گی تاکہ تکلیف کا احساس نہ ہو، فرمایا نشہ نہیں پیوں گا، ایسے ہی کاٹ لو، طبیبوں نے پہلے نشتر سے پنڈلی والی ہڈی سے گوشت نوچا پھر ہڈی کاٹی۔

(۱۴) بیٹے کی موت پر صبر:

مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں محمد بن عروہ بڑے خوبصورت تھے اور عروہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب محمد کو گھوڑوں نے قتل کر دیا تو ساتھیوں نے فوراً حضرت عروہ کو خبر دینا مناسب نہ سمجھا۔ وہ سب ماجشون کے پاس گئے اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ماجشون رات کے وقت حضرت عروہ کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا میں ابھی ان کی نماز کی جگہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ حضرت عروہ نے آنے کی اجازت دیدی، جب آئے تو پوچھا کہ اس وقت ملنے آئے ہو، انہوں نے کہا ہاں بس ابھی مجھے موت کا آنا اور دنیا کا فانی ہونا یاد آیا اور دنیا سے طبیعت اُچاٹ ہوگئی اس لیے آپ کے پاس چلا آیا ہوں پھر پچھلے زمانے کے بڑے بڑے بزرگوں کی موت کے واقعات ذکر کر کے دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ کرتے رہے۔ حضرت عروہ بھانپ گئے کہ کوئی بات ہے۔ پوچھا کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ تب ماجشون نے کہا محمد ابھی میرے پاس سے اُٹھ کر اصطبل گئے اور آگے ابھی بیان کر ہی رہے تھے کہ عروہ سمجھ گئے اور کہا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" میں اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے صدمہ پر ثواب کا اُمیدوار ہوں اس کے بعد ماجشون نے محمد کی موت کی خبر دی اور تعزیت کی۔

Marfat.com

(۱۴) حسن بصری رحمہ اللہ کا قول:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تم بیماری کا نشانہ ہو، روزانہ کوئی نہ کوئی مرض تمہیں اپنا تیر مارتی ہے جسے سمجھدار سمجھتے ہیں، نادان نہیں سمجھتے، کبھی وہ وقت بھی آئے گا جب بیماری ایسا تیر مارے گی جو خطا نہ ہوگا۔

(۱۵) مؤمن کی آزمائش:

حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماریوں، تکلیفوں کے ذریعے آزماتے ہیں، بندہ اپنے دوستوں سے بیماری کی شکایت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت و جلال کی قسم میں نے تجھے اس بیماری میں اس لیے مبتلا کیا ہے کہ تجھے گناہوں سے پاک کروں لہٰذا تو شکوہ نہ کر۔"

(۱۶) توجہ الی اللہ:

ربیعہ بن کلثوم کہتے ہیں ہم حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے تو ان کی داڑھ میں درد ہو رہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے:

"مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔" (سورۃ الانبیاء: 83)

"مجھے تکلیف ہوئی ہے اور آپ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔"

(۱۷) سوید بن مشعبہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابی حبان تیمی کہتے ہیں کہ سوید بن مشعبہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہم شاگردوں میں سے تھے۔ ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو ان کا بیٹا ان سے کہہ رہا تھا میری جان آپ پر قربان ہو ہم آپ کو کیا کھلائیں پلائیں؟ انہوں نے کمزور سی آواز میں جواب دیا کہ:

"موت کمر تک آ پہنچی ہے، بستر پر لیٹے لیٹے طویل عرصہ گزر چکا ہے، اللہ کی قسم! اب تو صحت پانے کی اتنی بھی چاہت نہیں ہے جتنی ناخن کی تراش ہوتی ہے۔"

Marfat.com

(۱۸) ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ:

سیار بن سلامہ کہتے ہیں میں ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرض الوفات میں ان کی عیادت کیلئے گیا تو انہوں نے کہا:

"جو معاملہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی میرا محبوب ہے۔"

(۱۹) مریض کیلئے چار انعام:

ایک شامی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک مریض کی عیادت کیلئے گئے، ان میں ایک مہاجر صحابی بھی تھے انہوں نے فرمایا:

مریض کیلئے چار انعام ہیں:

(۱) اس کی دورانِ مرض کی کوتاہیاں لکھی نہیں جاتیں۔

(۲) بیماری کے ایام میں بھی اس کے لیے وہ سب نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو وہ صحت کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔

(۳) بیماری اس کے جسم کے ہر جوڑ سے گناہ کو نکال دیتی ہے۔

(۴) اگر زندہ رہا تو بھی گناہ بخشے گئے اور فوت ہوگیا تو بھی بخشا گیا۔

مریض نے یہ سن کر کہا: "اے اللہ! میں اسی طرح صاحب فراش ہی رہوں۔"

(۲۰) زبید یامی رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان کہتے ہیں ہم زبید یامی رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کیلئے جاتے تو کہتے اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کرو، وہ کہتے:

"اے اللہ! جو میرے لیے بہتر ہے وہی کیجئے۔"

(۲۱) محبوب بیماری:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میری محبوب بیماری بخار ہے کیونکہ یہ جسم کے ہر جوڑ میں داخل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کو اس کے حصہ کا اجر دیتے ہیں۔"

Marfat.com

(۲۲) مـــریض کی کوتاہی معـــاف:

ابو عمران کہتے ہیں مریض جب گھبرا کر کوئی کوتاہی کر بیٹھتا ہے تو دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے سے کہتا ہے اسے نہ لکھنا۔

(۲۳) عمـــران بن حصین رضی اللہ عنـــہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو کہا:

"یہ میرے گناہوں ہی کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معافی بہت بڑی ہے پھر یہ آیت پڑھی: "مَآ اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ" (تم پر جو بھی مصیبت آتی ہے تمہارے اعمال کے سبب آتی ہے)"

(۲۴) تنـــبیہ:

حضرت ابوالملیح کہتے ہیں میں صالح بن مسمار کے ساتھ کسی مریض کی عیادت کیلئے گیا جب وہ اس مریض کے پاس سے رخصت ہونے لگے تو فرمایا:

"تیرے رب نے تجھے اس بیماری کے ذریعہ تنبیہ کرنا چاہی ہے للذا تو متنبہ ہو جا۔"

(۲۵) محبـــت:

حضرت منصور کہتے ہیں:

"میں نے انجیل میں یہ بات پڑھی کہ خداوند عالم اپنے بندے کو ایک چیز کا حکم فرماتے ہیں اور اس کی طبیعت میں گرانی محسوس ہوتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں یہ امتحان فقط اس وجہ سے ہے کہ وہ میری بارگاہ میں کیسے گڑگڑاتا ہے۔"

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا زید بن اخزم حدثنا ابو داؤد حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت قال علیه فقال الحسن۔

(۲) حدثنا زید بن أخزم حدثنا أبو ربیعة بن الحارث نعوده وهو ثقیل فقال۔

(۳) حدثنا داؤد بن عمرو الضبی حدثنا ابو شهاب عن لیث عن رجل عن وهب بن منبه قال۔

حدثنا اسحاق بن سماعیه حدثنا جریر عن منصور عن لا قال۔

(۴) حدثنا محمد بن الولید القرشی حدثنا محمد بن جعفر غندر حدثنا شعبة عن یحیی بن سعید التیمی عن أبیه۔

(۵) حدثنا ابو کریب حدثنا المحاربی الاعمش عن عمرو بن مرة قال۔

(۶) حدثنا عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن الزهری أن عروة بن الزبیر۔

(۷) حدثنا ابو اسحاق حدثنی عمرو بن خالد حدثنا بان لهیعة عن ابی الاسود قال۔

(۸) حدثنا سلیمان بن الا۔۔۔ قال۔

(۹) حدثنا محمد بن یزید الادمی حدثنا سفیان عن هشام بن عروة قال۔

(۱۰) حدثنی ابو یوسف یعقوب بن ابراهیم۔۔۔ عروة عن أبیه أنه۔

(۱۱) حدثنا محمد بن الحسین حدثنی محمد بن الحکم بن رزین حدثنا الولید بن مسلم حدثنا عبدالله بن نافع بن ذویب

عن أبیه قال قدم عروة بن الزبیر علی الولید بن عبدالملک۔

(۱۲) حدثنی سلیمان بن منصور الخزاعی حدثنا ابو المطرف المغیرة بن مطرف قال وفد عروة بن الزبیر علی الولید بن عبدالملک و معه خمسة من بنیه۔

(۱۳) قال الزبیر حدثنی مصعب بن عبدالله عمی قال۔

(۱۴) الجارودی حدثنا علی بن بزیع حدثنا محمد بن مودود قال کان الحسن یقول۔

(۱۵) حدثنا ابوبکر البصری قال قال معروف۔

(۱۶) حدثنا المثنی بن معاذ حدثنا بن سعید عن ربیعة بن کلثوم قال۔

(۱۷) حدثنا اسحاق بن اسماعیل حدثنا وکیع عن سفیان عن ابی حبان التیمی قال۔

(۱۸) حدثنا العباس بن یزید البصری حدثنا یعلی بن عبدالرحمٰن العنبری حدثنا سیار بن سلامة قال۔

Marfat.com

(۱۹) حدثنا احمد بن بشر بن ابی عبیداللہ السلمی حدثنا عبداللہ بن داؤد عن جعفر بن برقان عن یحیی بن ابی ھشام عن رجل من أھل الشام۔

(۲۰) حدثنا ابو کریب حدثنا المحاربی عن سفیان قال۔

(۲۱) حدثنا عبدالرحمٰن بن صالح حدثنا یعقوب بن اسحاق الحضرمی عن ایاس بن ابی تمیمة حدثنا عطاء بن ابی رباح قال قال ابو ھریرۃ۔

(۲۲) حدثنی ابو اسحاق ابراھیم بن راشد الادمی حدثنا حجاج بن منھال حدثنا حماد بن سلمة عن ابی عمران قال۔

(۲۳) حدثنا فضیل بن عبدالوھاب حدثنا ھشیم اخبرنا منصور عن الحسن أن عمران بن حصین۔

(۲۴) حدثنی ھارون بن ابی ھارون حدثنا أبو الملیح قال دخل صالح بن مسمار علی مریض یعودہ وأنا معه فلما قام من عندہ قال إن ربك قد عاتبك فاعتبه۔

(۲۵) حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا جریر عن منصور عن أبی وائل عن کردوس الثعلبی قال وجدت فی الإنجیل إذ کنت أقرأہ إن اللہ لیصیب العبد بالأمر یکرھه وانه لیحبه لینظر کیف تضرعه إلیه۔

Marfat.com

Marfat.com

دوسرا باب

مریض کے گناہوں کا کفارہ

Marfat.com

Marfat.com

مریض کے گناہوں کا کفارہ

بیماریاں اور اجر و ثواب:

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آدمی پر جتنی مصیبتیں اور تکلیفیں آتی ہیں ان میں سے کئی ایسی ہیں جس میں بندے کا عمل دخل نہیں ہے جیسے بیماریاں وغیرہ اور کئی مشقتیں و تکلیفیں ایسی ہیں جو بندے کے فعل سے آتی ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے راستہ میں پیش آنے والی تکلیفیں۔ ایسی تکالیف پر بندے کو ثواب ملتا ہے کیونکہ بندے کے نیک اعمال اور اس کے اعمال سے پیدا ہونے والے اعمال پر اسے اجر ملتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

جو تکلیفیں بندے کے عمل دخل کے بغیر آتی ہیں ان پر ثواب ملتا ہے صبر کی شرط پر کیونکہ یہ تکلیف نہ بندے کے عمل سے آتی ہے نہ اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ اگر صبر کرے گا تو اجر بھی ملے گا، گناہ بھی معاف ہوں گے۔ صبر پر اجر ہے اور بیماریاں مطلقاً گناہوں کا کفارہ ہیں۔ اسی طرح اولاد کے حوالے سے پیش آنے والے صدموں پر بھی اجر ملتا ہے کیونکہ اولاد اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔

روزہ دار اپنے اختیار سے روزہ رکھتا ہے پھر اس کی وجہ سے اسے بھوک، پیاس کی تکلیف پیش آتی ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَخَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔" ⊙

"روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہے۔"

بو روزہ دار کے اختیار کے بغیر پیدا ہوئی مگر ہے اسی کے عمل روزہ کا نتیجہ۔ لہٰذا باعث اجر ہے۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

وَلَا يَقْضِي اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِ قَضَاءً اِلَّا كَانَ خَيْرًا لَّهُ ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ۔ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ۔ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ۔

"اللہ تعالیٰ مومن کے لیے جو فیصلہ فرماتے ہیں اس میں خیر ہے، یہ صرف مومن کے لیے ہی ہے، اگر مومن کو خوشی ملے تو شکر ادا کرتا ہے اور خیر پاتا ہے، اگر کوئی دکھ آجائے تو صبر کرتا اور خیر پاتا ہے۔"

بہت سارے لوگ دنیا کی لذتوں کو ہی نعمت سمجھتے ہیں۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ جو کھانے پینے ہی کو نعمت سمجھتا ہے اس کا علم قلیل ہے اور عذاب قریب ہے، کئی لوگ کھانے پینے اور نکاح شادی کو نعمت سمجھتے ہیں، کئی حکومت، ریاست و سرداری کو نعمت سمجھتے ہیں، کئی مال کے ڈھیر لگانے کو نعمت سمجھتے ہیں یہ کافروں کا شیوہ ہے۔

کئی مومن ایسے ہیں جو ایمان و عمل صالح کو نعمت سمجھتے ہیں لیکن اس کے لیے کسی جدوجہد کرنے کو نعمت نہیں سمجھتے بلکہ اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو صرف سلامتی و خوشحالی میں ایمان و عمل صالح کو نعمت سمجھتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی تکلیف آجائے، مال و اولاد کی پریشانی آجائے تو اسے مصیبت سمجھنے لگتے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ نعمت وہ ہے جس سے بندے کو راحت و عیش ملے اور یہ امور تو تکلیف دہ ہیں۔ لہٰذا یہ نعمت نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیاوی تکلیف کے لحاظ سے یہ امور نعمت نہیں مگر اس لیے کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے، اجر ملتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں یہ نعمت ہیں۔

یہ ایسے ہوا جیسے مریض کی دوائی کڑوی ہونے کی وجہ سے مصیبت ہے مگر مرض کے ازالہ کے لحاظ سے نعمت ہے۔

جو آدمی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال کرے تو وہ اس کے حق میں شر ہیں کیونکہ عذاب کا سبب بنیں۔ زہر ملا شہد کوئی نہیں کھاتا کیونکہ شہد کی لذت کے مقابلہ میں زہر کا نقصان بہت بڑا ہے۔

Marfat.com

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

احادیث میں مسلمانوں کے لیے چھوٹی چھوٹی تکالیف پر بڑی بڑی بشارتیں سنائی گئی ہیں۔ احادیث میں ہے کہ تکالیف کی وجہ سے گناہ ختم ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، نیکیاں بڑھتی ہیں، جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں کہ مصائب و تکالیف پر یہ سارے انعام ملتے ہیں، قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اہل علم کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک مصائب و تکالیف سے صرف گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، نہ درجات بلند ہوتے ہیں اور نہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت ہے کہ تکلیف پر اجر نہیں ملتا بلکہ گناہ مٹتے ہیں، شاید اس قول کے وقت تک انہیں وہ احادیث نہیں پہنچی تھیں جن میں گناہ مٹنے کے علاوہ بھی انعامات مذکور ہیں۔ (اضافہ از مترجم)

حواشی

(۱) قطعة من حديث رواه البخاری ۴/۸۷-۹۴ فی الصوم: باب فضل الصوم، ومسلم رقم (۱۱۵۱) (۱۶۳) فی الصيام: باب فضل الصيام، وابوداؤد والنسائی ۴/۱۶۳ فی الصوم: باب ذكر الاختلاف على ابی صالح فی هذا الحديث، من حديث ابی هريرة رضی الله عنه، ولفظه: وقال الله عزوجل، كل عمل ابن آدم له الا الصيام، فانه لی وأنا اجزی به، والصيام جنة، فاذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث يومئذ، ولا يصخب، فان سابه احد او قاتله فليقل: انی امرؤ صائم، والذی نفس محمد بيده! لخلوف فم الصائم اطيب عند الله يوم القيامة من ريح المسك، وللصائم فرحتان، اذا افطر، فرح بفطره، واذا لقی ربه، فرح بصومه۔

قوله: (لخلوف) الخلوف تغير رائحة الفم من أثر الصيام، لخلو المعدة من الطعام۔

(۲) الصحيح لمسلم رقم: ۲۹۹۹ فی الزهد باب المؤمن امره كله خير، واحمد فی المسند (۱۵:۶، ۱۶)

(۳) شرح مسلم للنووی (۲۳۱۸)۔

Marfat.com

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی احادیثِ مبارکہ

(۱) بیماریاں گناہوں کے کفارے ہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرَاَیْتَ ھٰذِہِ الْاَمْرَاضَ الَّتِیْ تُصِیْبُنَا مَاذَا لَنَا بِھَا قَالَ کَفَّارَاتٌ قَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَاِنْ قَلَّتْ قَالَ شَوْکَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا قَالَ فَدَعَا اُبَیٌّ عَلٰی نَفْسِہٖ اَلاَّ یُفَارِقَہُ الْوَعْکُ حَتّٰی یَمُوْتَ فِیْ اَلاَّ یُشْغِلَہٗ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَۃٍ وَلَا جِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَلَا صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ قَالَ فَمَا بَاشَرَہٗ رَجُلٌ جِلْدَہٗ بَعْدَھَا اِلاَّ وَجَدَ حَرَّھَا حَتّٰی مَاتَ۔''

''میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جو امراض ہوتے ہیں ان کے بدلے ہمیں کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: یہ گناہوں کے کفارے ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اگرچہ معمولی سی بیماری ہو؟ ارشاد فرمایا: خواہ کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم تر۔

یہ سن کر حضرت ابی نے دُعا کی کہ تادمِ مرگ مجھے بخار ہی رہے، مگر حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرض نماز پڑھنے سے مانع نہ بنے۔ حضرت ابو سعید کہتے ہیں اس کے بعد جس نے بھی حضرت ابی کو ہاتھ لگایا بخار کی حرارت ضرور پائی ان کی موت تک ایسا ہی رہا۔''

Marfat.com

(۲) بخار کو برا نہ کہو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَیِّبِ اَبُوْا الزُّبَیْرِ شَكَّ وَھِیَ تُزَفْزِفُ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتْ اَلْحُمّٰی لَا بَارَكَ اللّٰہُ فِیْھَا قَالَ لَا تَسُبِّیْ الْحُمّٰی فَاِنَّھَا تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ۔''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لائے تو وہ کانپ رہی تھیں، دریافت فرمایا کیوں کانپ رہی ہو؟ انہوں نے کہا بخار ہے، اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے، ارشاد فرمایا: بخار کو برا نہ کہو یہ تو بنی آدم کے گناہوں کو ایسے ختم کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کرتی ہے۔''

(۳) مومن بیماری کے بعد برف کے اولے کی طرف صاف شفاف ہو جاتا ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَثَلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا بَرَأَ وَصَحَّ مِنْ مَرَضِہٖ کَمَثَلِ الْبُرْدَۃِ تَقَعُ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ صَفَاءِھَا وَلَوْنِھَا۔''

''مومن جب بیماری کے بعد تندرست ہو جاتا ہے تو وہ برف کے اس اولے جیسا ہے جو ابھی آسمان سے برسا ہے کہ اس کا رنگ بھی صاف سفید اور اندر بھی خالص۔''

(۴) بیماری پاکیزگی ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ارشادِ عالی نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصْرَعُ صَرْعَۃً مِنْ مَرَضٍ اِلَّا بُعِثَ مِنْہُ طَاھِرًا۔''

''مومن پر جس بیماری کا حملہ ہوتا ہے تو وہ پاک ہو کر اس سے اُٹھایا جاتا ہے۔''

Marfat.com

(۵) بخار میں مبتلا کی مثال:

حضرت ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حِيْنَ يُصِيْبُهُ الْحُمّٰى اَوِ الْوَعْكُ مَثَلُ حَدِيْدَةٍ تَدْخُلُ النَّارَ فَيَذْهَبُ خُبْثُهَا وَيَبْقٰى طَيِّبُهَا۔''

''بخار میں مبتلا مؤمن کی مثال (حالت) اس لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہے جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کا ردی مادہ زائل ہو جائے اور عمدہ و خالص حصہ برقرار رہے۔''

(۶) نامۂ اعمال سے گناہوں کی صفائی:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرِضَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مَلَائِكَتِهٖ يَا مَلَاءِ كَتِيْ اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِيْ بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِيْ فَاِنْ اَقْبِضْهُ أَغْفِرْ لَهٗ وَاِنْ أُعَافِهٖ فَجَسَدٌ مَغْفُوْرٌ لَهٗ لَا ذَنْبَ لَهٗ۔''

''جب خدا کا بندہ مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ حق جل شانہ اپنے فرشتوں کو وحی کرتے ہیں، اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندہ کو اپنی ایک بیڑی میں جکڑ رکھا ہے، سو اگر میں نے اس کی اسی بیماری میں روح قبض کرلی تو میں اس کے تمام گناہوں کو بخش دوں گا اور اگر میں نے اس کو صحت و عافیت کی دولت سے نواز دیا تو یہ بخشا بخشایا ہوگا، اس کے نامۂ اعمال میں اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

(۷) ایک رات کے بخار کا انعام:

حضرت حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ:

''اِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ۔''

''صرف ایک رات کے بخار کی وجہ سے پروردگار عالم مؤمن کی تمام خطاؤں کو مٹا دیتے ہیں۔''

Marfat.com

(۸) بخار گناہوں کو گرا دیتا ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اِنَّ الْحُمّٰی تَحُطُّ الْخَطَایَا کَمَا تَحُتُّ الشَّجَرُ وَرَقَهَا۔''

''یقیناً بخار انسان کے گناہوں کو اس کے نامہ اعمال سے اس طرح گراتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گراتے ہیں۔''

(۹) اُم سلیم! خوش ہو جاؤ:

حضرت اُم سلیم الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں بیمار ہوئی تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یَا اُمَّ سُلَیْمٍ اَتَعْرِفِیْنَ النَّارَ وَالْحَدِیْدَ وَخُبْثَ الْحَدِیْدِ قَالَتْ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاَبْشِرِیْ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ فَاِنَّکِ اِنْ تَخْلُصِیْ مِنْ وَجْعِکِ هٰذَا تَخْلُصِیْنَ مِنْهُ کَمَا یَخْلُصُ الْحَدِیْدُ مِنَ النَّارِ مِنْ خُبْثِهٖ۔''

''اے اُم سلیمؓ! کیا تم آگ، لوہا اور اس کی میل کچیل کو جانتی ہو؟ انہوں کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُم سلیمؓ! خوش ہو جا۔ اگر تو اس بیماری سے تندرست اور صحت یاب ہو گئی تو تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے گی جس طرح لوہا میل کچیل سے خالص ہو کر آگ سے نکلتا ہے۔''

(۱۰) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

''مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ فِیْ جَسَدِهٖ وَیُؤْذِیْهِ اِلَّا کَفَّرَ بِهٖ عَنْ سَیِّئَاتِهٖ۔''

''مومن کو پہنچنے والی ہر جسمانی تکلیف اس کے گناہوں کو مٹا دے گی۔''

Marfat.com

(۱۱) معمولی سی پریشانی بھی گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا حَزَنٌ حَتّٰی الْهَمَّ یُهِمُّهٗ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ سَیِّئَاتِهٖ۔

"مؤمن کو جو بھی دُکھ، تکلیف، بیماری اور غم حتیٰ کہ معمولی سی پریشانی ہوتی ہے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔"

(۱۲) کانٹے کا چبھنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا مِنْ مُصِیْبَةٍ یُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّی الشَّوْکَةَ یُشَاکُهَا۔"

"جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اس کے صلہ میں اللہ پاک اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ کانٹا چبھے تو بھی۔"

(۱۳) مالی، خاندانی یا جسمانی پریشانی گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَایَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ جَسَدِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔"

"مؤمن مرد یا عورت جسم، مال اور اپنی اولاد کے بارے میں پریشانی برداشت کرتے رہتے ہیں یہاں تک اپنے پروردگار سے اس حال میں جا ملتے ہیں کہ ان کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔"

Marfat.com

(۱۴) دردِ سر اور بخار:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایام مرض میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو میں نے کہا، ہم صحت و تندرستی کو پسند کرتے ہیں، بیماری کو پسند نہیں کرتے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اِنَّ الصُّدَاعَ وَالْمَلِيْلَةَ لَا تَزَالَانِ بِالْمُؤْمِنِ وَاِنْ كَانَ ذَنْبُهٗ مِثْلَ اُحُدٍ حَتّٰى لَا تَدَعَا مِنْ ذَنْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ۔''

''یقیناً دردِ سر اور اندرونی بخار اس وقت تک مؤمن سے جدا نہیں ہوتے جب تک اس کے رائی کے دانہ کے برابر گناہ کو بھی اس سے دھو نہ ڈالیں۔ خواہ اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے کیوں نہ ہوں۔''

(۱۵) صاف چاندی کی طرح کرنے والے:

حضرت یزید بن ابی حبیب وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا يَزَالُ الصُّدَاعُ وَالْمَلِيْلَةُ بِالْمَرْءِ الْمُسْلِمِ حَتّٰى يَدَعَهٗ مِثْلَ الْفِضَّةِ الْمُصَفَّاةِ۔''

''دردِ سر اور اندرونی بخار مسلمان آدمی سے اس وقت تک جدا نہیں ہوتے جب تک اس کو گناہوں سے بالکل پاک و صاف کر کے صاف شفاف چاندی کی طرح نہ کر دیں۔''

Marfat.com

(۱۶) تیزی کے ساتھ گناہ ختم کرنے والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس رُک گئے اور اس درخت کو ہلایا تو جتنے اللہ نے چاہے اس درخت کے پتے گرے۔ پھر ارشاد فرمایا:

''اَلْمَصَائِبُ وَالْأَوْجَاعُ فِيْ ذُنُوْبِ أُمَّتِيْ أَسْرَعُ مِنِّيْ فِيْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔''

''جس قدر تیزی اور سرعت سے میرے اس درخت کو ہلانے سے درخت کے پتے گرے ہیں اس سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ مصائب اور تکالیف میری اُمت کے گناہوں کو ان کے نامہ اعمال سے گرادیتی ہیں۔''

(۱۷) دائمی مرض:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''وَصَبُ الْمُسْلِمِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ۔''

''مسلمان کا دائمی مرض میں مبتلا ہونا اس کے گناہوں کو مٹادیتا ہے۔''

(۱۸) چھوٹی بڑی ہر تکلیف گناہ ختم کرتی ہے:

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخار میں مبتلا تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار میں مبتلا کیا جاتا ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو اجر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اَمَا اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى فَمَا فَوْقَهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔

"کسی مسلمان بندے کو جو بھی تھوڑی یا زیادہ تکلیف پہنچتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے صلہ میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جس طرح درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔"

(۱۹) ہر تکلیف گناہ مٹاتی ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" مَامِنْ مُصِيْبَةٍ يُصَابُ الْمُسْلِمُ بِهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا۔"

"جو مصیبت بھی کسی مسلمان انسان کو پہنچتی ہے اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ ایک کانٹا جو اس کو چبھتا ہے اس پر بھی۔"

(۲۰) کھوٹ کا خاتمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" اِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهُ ذٰلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيْرُ الْخَبَثَ۔"

"جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو یہ بیماری اسے اس طرح خالص کر دیتی ہے جس طرح بھٹی میل کو ختم کر دیتی ہے۔"

(۲۱) برے اعمال کا بدلہ:

حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قرآن کی آیت "اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ الآية (بقرہ: ۲۸۴)" اور "مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ۔ الآية" (النساء: ۱۲۳) کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان آیات کے

Marfat.com

متعلق سوال کیا اس وقت سے لے کر آج تک تیرے علاوہ کسی نے بھی اس کے متعلق مجھ سے سوال نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''يَاعَائِشَةُ هٰذِهٖ مُتَابَعَةُ اللهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ وَالشَّوْكَةِ حَتّٰى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِىْ يَدِ كُمِّهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيُفْزَعُ لَهَا فَيَجِدُهَا فِىْ ضَبْنِهٖ حَتّٰى اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ۔''

''یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو بخار اور تکلیف اور کانٹا چبھنا، یہاں تک کہ اپنی کسی چیز کو اپنی آستین میں رکھ کر اس کو وہاں سے گم پانا اور یکایک اس کو اپنے پہلو میں موجود پانا جیسی تکالیف کے ذریعہ گناہوں سے پاک کرنے کے متعلق ہے۔ تو بندہ ان پریشانیوں کے بعد اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو کر نکل آتا ہے جس طرح لوہا سرخ خالص ہو کر بھٹی سے نکلتا ہے۔''

(۲۲) بیماری مومن کو بخشوا کر جاتی ہے:

حضرت عمرو بن الشرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ حَتّٰى يُحْرِضُهُ الْمَرَضُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ۔''

''جو مومن مرض میں مبتلا ہو یہاں تک کہ وہ مرض اس کو بگاڑ دے اس کے صلہ میں حق جل شانہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔''

(۲۳) درجات کی بلندی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَايُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔''

Marfat.com

"مؤمن کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس کے عوض اس کا درجہ بلند کرتے ہیں اور اس کا گناہ معاف کرتے ہیں۔"

۲۴۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں:

''قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ لَأَعْلَمُ اَشَدَّ اٰیَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ مَاهِیَ یَا عَاءِشَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ یَارَسُوْلَ اللهِ هِیَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ مَنْ یَعْمَلْ سُوْٓءًا یُجْزَ بِهٖ قَالَ هُوَمَایُصِیْبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ حَتَّی النَّکْبَةِ یَنْکُبُهَا۔''

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں قرآن کریم کی سخت ترین آیت جانتی ہوں۔ دریافت فرمایا اے عائشہ! کون سی آیت ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! یہ آیت ہے "مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ" (جو برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ ملے گا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد ہر وہ تکلیف ہے جو مؤمن کو پہنچتی ہے حتیٰ کہ اسے چبھنے والا کانٹا بھی۔" یعنی یہی تکلیفیں گناہوں کا بدلہ ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ مُصِیْبَةٍ یُصَابُ بِهَا مُسْلِمٌ اِلَّا کُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا۔''

"جس کسی مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس کے عوض اس کے گناہ ختم کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ اسے چبھنے والے کانٹے کے عوض بھی۔"

(۲۵) فکرمندی پر گناہوں کا مٹنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّی الْهَمِّ یُهِمُّهٗ اِلَّا اللهُ یُکَفِّرُ بِهٖ عَنْ سَیِّئَاتِهٖ۔''

Marfat.com

"مسلمان کو جو بھی تکلیف، تھکاوٹ اور غم لاحق ہوتا ہے حتیٰ کہ کسی معاملہ میں اسے کوئی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹاتے ہیں۔"

(۲۶) اجر کی اُمید رکھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَامِنْ مُؤْمِنٍ یُشَاكُ شَوْكَةً فِی الدُّنْیَا وَیَحْتَسِبُهَا اِلاَّ قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔''

"کسی بھی مومن کو دنیا میں جو کانٹا چبھے اور وہ اس پر اجر کی اُمید رکھے تو قیامت کے دن اس کے سبب اس کے گناہ ختم کیے جائیں گے۔"

۲۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ فَیَحْتَسِبُهَا اِلاَّ قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔''

"جس مسلمان بندے کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہوتی ہے اور وہ اس پر ثواب کی اُمید رکھتا ہے تو اس کے عوض اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔"

(۲۸) گناہوں کا مٹنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الشَّوْكَةِ فَمَا فَوْقَهَا اِلاَّ كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً۔''

"مومن کو جو بھی تکلیف ہوتی ہے کانٹا لگے یا اس سے بڑی کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہ مٹاتے ہیں۔"

Marfat.com

(۲۹) بیماری گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''وَصَبُ الْمُسْلِمِ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ۔''

''مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(۳۰) حضرت معاویہؓ کا واقعہ:

ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ایک طبیب ان کی پیٹھ کے پھوڑے کے علاج کیلئے موجود تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرف کوئی توجہ نہ تھی۔ میں نے کہا اگر کوئی نوجوان اس طرح کرتا تو آپ اس پر ناراض ہوتے۔ فرمایا مجھے اس پھوڑے سے شفاء پانے کی کوئی خوشی نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى فِي جَسَدِهِ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِخَطَايَاهُ۔''

''جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔''

نوٹ: ابو بردہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا نام عامر یا حارث تھا۔ سن ۱۰۴ھ میں اسی سال (۸۰) سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔

(۳۱) بخار سے برائیوں کا خاتمہ:

فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاریہ خاتون کی عیادت کیلئے تشریف لائے تو دریافت فرمایا کیسی طبیعت ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! خیرت ہے بس مجھے بخار ہو گیا ہے تو ارشاد فرمایا:

''اِصْبِرِيْ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ مِنْ خُبْثِ الْإِنْسَانِ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ۔''

Marfat.com

"صبر کرو! بخار انسان کی برائیوں کو اس طرح ختم کرتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو ختم کرتی ہے۔"

(۳۲) آزمائش و تکلیف کفارہ ہے بشرطیکہ۔۔۔:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اُم عبداللہ بنت ابی ذباب کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو انہوں نے کہا اے ابوہریرہ! میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیماری میں ان کا حال پوچھنے گئی تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"مَا ابْتَلَى اللّٰهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ يَكْرَهُهَا اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءَ كَفَّارَةً لَهٗ وَطَهُوْرًا مَالَمْ يَنْزِلْ مَا أَصَابَهٗ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ يَدْعُوْ غَيْرَ اللّٰهِ فِيْ كَشْفِهٖ۔"

"اللہ تعالیٰ جب بندہ کو تکلیف دہ آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں تو جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے سامنے اپنی تکلیف نہ لے جائے یا اس کے ختم کرنے کا نہ کہے اس وقت تک وہ آزمائش اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ بنتی ہے۔"

(۳۳) پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا:

حضرت اسد بن کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

"اَلْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔"

"مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔"

(۳۴) بخار رائی کے برابر گناہ نہیں چھوڑتا:

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

Marfat.com

"اِنَّ الْحُمّٰى وَالْمَلِيْلَةَ لَا تَزَالَانِ بِالْمُؤْمِنِ وَاِنْ ذَنْبُهٗ مِثْلُ اُحُدٍ فَمَا تَدَعَانِهٖ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَنْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ۔"

"مومن کو بخار و حرارت ہوتی ہے تو رائی کے دانے کے برابر گناہ بھی اس پر نہیں چھوڑتے، خواہ اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے بھی کیوں نہ ہوں۔"

(۳۵) درجات کی بلندی:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔"

"مومن کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کی ایک برائی مٹاتے ہیں۔"

(۳۶) اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے پہلے گناہوں کی صفائی:

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَا زَالَ اللّٰهُ يَبْتَلِى الْعَبْدَ حَتّٰى يَلْقَاهُ وَمَا لَهٗ ذَنْبٌ۔"

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آزمائش میں ڈالتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔"

(۳۷) بیماری گناہ جلانے کی بھٹی ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ اَخْلَصَهٗ ذٰلِكَ كَمَا يُخْلِصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔"

Marfat.com

"جب مؤمن بیار ہوتا ہے تو بیماری اسے اس طرح خالص کر دیتی ہے جس طرح بھٹی لوہے کو ملاوٹ سے خالص کر دیتی ہے۔"

(۳۸) بیماری سے گناہوں کا یقینی خاتمہ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

''مَامِنْ مُؤْمِنٍ وَلاَ مُؤْمِنَةٍ وَلاَ مُسْلِمٍ وَلاَ مُسْلِمَةٍ يَمْرَضُ مَرَضًا اِلاَّ قَصَّ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ۔''

''جو مؤمن مسلمان مرد و عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہ ضرور ختم کرتے ہیں۔''

(۳۹) جتنی شدت اتنا کفارہ:

ایک اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید تکلیف ہوئی، جب افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا اگر ہم میں سے کسی کو یہ تکلیف ہوتی تو کیا ہوتا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَوَلاَ تَعْلَمِيْنَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَجْعُهٗ فَيُحَطُّ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ۔''

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مؤمن پر تکلیف جتنی شدید ہوتی جاتی ہے اسی طرح اس کے گناہ جھڑتے ہیں۔"

(۴۰) بیمار کرنے کی حکمت:

محمد بن جبیر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ حَتّٰى يُكَفِّرَ عَنْهُ بِذٰلِكَ ذَنْبَهٗ كُلَّهٗ۔''

"اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو بیمار کر کے اس کے سارے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔"

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا عبیداللہ بن عمر الجشمی وابو خیثمۃ وغیرھما قالوا حدثنا یحیی بن سعید عن سعد بن سحاق بن کعب بن عجرۃ عن زینب بنت کعب عن ابی سعید الخدری قال۔

(۲) حدثنا عبیداللہ بن عمر الجشمی حدثنا یزید بن زریع حدثنی حجاج الصواف حدثنا ابو الزبیر عن جابر بن عبداللہ۔

(۳) حدثنا حاجب بن الولید حدثنا الولید بن محمد الموقری عن الزھری عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۴) حدثنا ابو جعفر الادمی حدثنا ابو مسھر عبدالاعلی بن مسھر عن خالد بن یزید عن سالم بن عبداللہ عن سلیمان بن حبیب المحاربی عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔

(۵) حدثنا محمد بن سھل التیمی حدثنا بن ابی مریم عن نافع بن یزید حدثنا جعفر بن ربیعۃ عن عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن السائب عن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن أزھر عن أبیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۶) حدثنا ابوبکر حدثنا الحکم بن نافع حدثنا عفیر عن سلیم یعنی بن عامر عن ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم۔

(۷) حدثنا ابو یعقوب التیمی حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی عن عبداللہ بن المبارک عن عمر بن المغیرۃ الصغانی عن حوشب عن الحسن یرفعہ قال۔

(۸) حدثنا ھاشم بن الولید حدثنا عبدالوھاب بن عطاء عن عمر بن قیس عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن أبیہ عن عائشۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔

حدثنا علی بن مسلم بن سعید حدثنا سیار بن حاتم۔

(۹) حدثنا علی بن مسلم بن سعید حدثنا سیار بن حاتم العنزی حدثنا جعفر بن سلیمان حدثنا ابو سنان القسملی حدثنا جبلۃ بن ابی الانصاری حدثتنا ام سلیم الانصاریۃ قالت مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال۔

(۱۰) حدثنی محمد بن عبدالرحمٰن حدثنا یعلی بن عبید حدثنا طلحۃ بن یحیی عن أبی بردۃ عن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔

(۱۱) حدثنا ابو ھشام الرفاعی حدثنا ابو اسامۃ الولید بن کثیر عن محمد بن عطاء عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ و ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۲) حدثنا احمد بن جمیل حدثنا عبداللہ بن المبارک عن یونس عن الزھری حدثنی عروۃ بن الزبیر أن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۳) حدثنا اسحاق بن کعب حدثنا عباد بن العوام عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۴) حدثنی ابراھیم بن عبداللہ حدثنا صفوان بن صالح حدثنا الولید بن مسلم حدثنا عبداللہ بن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن سھل بن معاذ بن أنس الجھنی عن أبیہ عن جدہ قال دخلت علی أبی

Marfat.com

الدرداء فی مرضه فقلت یا أبا الدرداء انا نحب أن نصح فلا نمرض فقال أبو الدرداء سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلّم یقول۔

(۱۵) حدثنی القاسم بن هاشم حدثنا علی بن عیاش الحمصی حدثنا اللیث بن سعد حدثنا یزید بن ابی حبیب وغیرہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۱۶) حدثنی ابراهیم بن سعید حدثنا الاحوص بن جواب حدثنا الحسن بن صالح عن جابر الجعفی عن زیاد النمیری عن أنس بن مالک قال انتهی رسول الله صلی الله علیه وسلّم الی شجرة فهزها حتی سقط من ورقها ماشاء الله ثم قال۔

(۱۷) حدثنا حمید بن زنجویه حدثنا عبیدالله بن موسیٰ حدثنا اسرائیل عن عبدالله بن المختار عن بن سیرین عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلّم یقول۔

(۱۸) حدثنا احمد بن منیع حدثنا النضر بن اسماعیل البجلی حدثنا الاعمش عن ابراهیم عن علقمة قال دخل ابن مسعود علی النبیّ صلی الله علیه وسلّم وهو یوعک فوضع یدہ علیه فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلّم انک لتوعک وعکا شدیدا فقال انی لأوعک وعک رجلین منکم قال قلت یا رسول الله ذلک بأن لک اجرین قال۔

(۱۹) حدثنا منصور بن ابی مزاحم حدثنا ابو اویس عن الزهری حدثنی عروة بن الزبیر أن عائشة کانت تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۰) حدثنا عبدالرحمٰن بن یونس حدثنا بن أبی فدیک حدثنا بن أبی ذئب عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۱) أبو ربیعة قالا حدثنا حماد بن سلمة عن علی بن زید عن أمیة انها سألت عائشة عن هذہ الآیة ان تبدو ما فی انفسکم او تخفوہ الآیة من یعمل سوٗ ایجزبه فقالت عائشة ماسألنی أحد منذ سألت رسول الله صلی الله علیه وسلّم فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۲) وحدثنی ابراهیم حدثنی ابو ربیعة حدثنا حماد عن یعلی عن عطاء عن عمرو بن الشرید عن النبی صلی الله علیه وسلّم أنه قال۔

(۲۳) وحدثنا ابو خیثمة حدثنا محمد بن حازم حدثنا الاعمش عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۴) وحدثنا ابو خیثمة حدثنا هشیم حدثنا ابو عامر حدثنا ابن ابی ملکیة عن عائشة قالت۔

حدثنا احمد بن جمیل بن الزبیر ان عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۵) حدثنا احمد بن جمیل حدثنا عبدالله بن المبارک حدثنا أسامة بن زید عن محمد بن عبدالله عن محمد بن عمرو عن عطاء عن أبی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۶) حدثنا احمد بن جمیل حدثنا عبدالله حدثنا عبیدالله بن موهب حدثنا عبیدالله سمعت أبا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۷) وحدثنا بن جمیل حدثنا عبدالله اخبرنا یحییٰ بن عبیدالله سمعت آبی سمعت ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

(۲۸) حدثنی محمد بن عثمان العجلی حدثنا خالد بن مخلد عن محمد بن جعفر بن ابی عن هشام بن عروة عن أبیه عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

Marfat.com

(۲۹) حدثنی محمد بن عثمان حدثنا عبیداللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن عبداللہ بن المختار البصری عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۰) وحدثنی اسماعیل حدثنا زکریا بن عدی عن القاسم بن مالک المزنی عن طلحۃ بن یحییٰ عن ابی بردۃ قال کنت عند معاویۃ وطبیب یعالج قرحۃ فی ظہرہ فھو یتضور فقلت لہ لو بعض شبابنا فعل ھذا لعتبنا علیہ فقال ما یسرنی أنی لا أجدہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۱) حدثنا خالد بن مرداس حدثنا عبداللہ بن وھب عن یونس عن الزہری عن فاطمۃ قالت عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم امرأۃ من الأنصار فقال کیف تجدینک ۔۔۔ فانت بخیر یا رسول اللہ قد برحت بی أم ملدم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۳۲) حدثنا یعقوب بن عبید حدثنا ھشام بن ۔۔۔ عبداللہ انہ سمع المطلب بن عبداللہ بن حنطب المخزومی أنہ سمع أبا ہریرۃ یقول دخلت علی أم عبداللہ بنت أبی ذئاب عائدا لھا من شکوی فقالت یا أبا ہریرۃ انی دخلت علی أم سلمۃ اعودھا من شکوی فنظرت الی قرحۃ فی یدی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۳) کتب الی عقبۃ من مکرم حدثنا سلم بن قتیبۃ عن یونس عن اسماعیل بن اوسط عن خالد بن عبداللہ عن جدہ أسد بن کرز سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۴) حدثنا الحسن بن عبدالعزیز الجروی حدثنا یحیی بن حسان حدثنا بن لھیعۃ حدثنا یزید بن ابی حبیب عن سھل بن معاذ عن أبیہ عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۵) وحدثنا ابو خیثمۃ حدثنا محمد بن خازم حدثنا الاعمش عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۳۶) حدثنا خالد بن خداش حدثنا عبدالعزیز بن محمد عن سھیل بن أبی صالح عن زید عن عطاء بن یسار أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۳۷) حدثنا ابراھیم بن المنذر الحزامی حدثنا عیسیٰ بن المغیرۃ وعثمان بن طلحۃ عن بن ابی ذئب عن جبیر بن ابی صالح عن بن شھاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۳۸) حدثنا اسحاق بن اسماعیل حدثنی عمر بن حفص حدثنا ابی عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۳۹) حدثنا خلف بن ھشام حدثنا ابو الاحوص عن الاشعث یعنی بن أبی الشعثاء عن ابی بردۃ عن بعض أمھات المؤمنین قالت اشتکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم واشتد علیہ فلما أفاق قلت و أن احدانا فعلت ھذا خشیت أن تجد علیھا قال۔

(۴۰) حدثنا احمد بن محمد بن ابی بکر حدثنا ابراھیم بن حمزۃ حدثنی عبدالعزیز عن عمرو بن یحیی عن ابی الحویرث عن محمد بن جبیر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال۔

Marfat.com

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

(۱) حضرت عمارؓ کا فرمان:

ہلال بن یساف کہتے ہیں:

''ہم حضرت عمار بن یاسر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے تو بیماریوں کا تذکرہ ہوا، ایک دیہاتی نے کہا، میں کبھی بیمار نہیں ہوا، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں ہو، مسلمان تو آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور کافر یا فرمایا فاجر بھی اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے مگر اس کی مثال اونٹ کی سی ہے جسے چھوڑا جاتا ہے تو اسے معلوم نہیں ہوتا کیوں چھوڑا گیا ہوں اور باندھا جاتا ہے تو بھی نہیں جانتا کہ مجھے کیوں باندھا گیا۔''

(۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان:

ابو معمر اسدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''جب ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی عجیب بات سنتے تو خاموش ہو جاتے حتیٰ کہ وہ خود اس کی وضاحت فرماتے۔ ایک دن ہم سے فرمایا سن لو کہ بیماری کا اجر نہیں لکھا جاتا، ہمیں یہ بات بری لگی اور بڑا تعجب ہوا، پھر فرمایا: اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، یہ سن کر ہمیں خوشی ہوئی اور بات پسند آئی۔''

(۳) یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آدمی اس حال میں بیمار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی نیکی نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کو ناپسندیدگی کے سبب مکھی کے سر جتنے خوفِ

Marfat.com

خدا کی وجہ سے اس کے جسم سے نکال دیتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ اسے صحت مند کرتے ہیں تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر اُٹھتا ہے اور اگر اسے موت دیتے ہیں تو بھی گناہوں سے پاک ہو کر جاتا ہے۔"

(۴) آگ سے بچاؤ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مریض کی عیادت کی تو اس سے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میری آگ ہے جو میں نے اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کی ہے جو اس کے لیے آخرت کی آگ سے بچاؤ ہوگا۔"

(۵) مجاہدؒ کا قول:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بخار ہر مؤمن کا جہنم کا حصہ ہے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا" (مریم: 81) (تم میں سے ہر ایک جہنم سے گذرے گا یہ بات تیرے رب کی طرف سے طے شدہ ہے) اور دنیا میں بخار میں مبتلا ہونا آخرت میں جہنم میں داخل ہونے کے قائم مقام ہے۔"

(۶) حسن بصریؒ کا قول:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک رات کے بخار میں سابقہ تمام گناہوں کے مٹ جانے کا یقین رکھتے تھے۔"

(۷) کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عطیہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت کعب بیمار ہوگئے تو دمشق والوں کی ایک جماعت آپ کی عیادت کیلئے آئی اور پوچھا آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

Marfat.com

"خیریت ہے، بس ایک جسم ہے جو اپنے گناہوں کی پاداش میں گرفتار ہے۔ اگر اس کا رب چاہے تو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو اپنی رحمت سے ڈھانپ دے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ صحت دی تو وہ ایسی نئی زندگی کے ساتھ اُٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔"

مطلب یہ ہے کہ بیماری اپنے ہی گناہوں کے سبب آتی ہے اور جب صحت آتی ہے تو بیماری کے سبب پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۸) حضرت سلمانؓ کا ارشاد:

حضرت سعید بن وہب کہتے ہیں میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کندہ کے ایک آدمی کی عیادت کرنے لیے گیا تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مسلمان کا آزمائش اور مصیبت میں مبتلا ہونا گزشتہ گناہوں کیلئے کفارہ اور باقی زندگی کیلئے تنبیہ بن جاتا ہے اور یقیناً کافر جو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے اس کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جو بے مہار چھوڑ دیا گیا ہو مگر وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے چھوڑا گیا اور باندھ دیا گیا ہو تو بھی اسے اس کا کوئی شعور نہیں کہ کیوں باندھا گیا۔"

(۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشادؒ:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

"ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔"

(۱۰) خوشی کے ایام:

حضرت مبارک بن فضالۃ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے بیماری کا تذکرہ کیا، پھر ارشاد فرمایا:

"یاد رکھو! خدا کی قسم مسلمان کی خوشی کے ایام وہ ہیں جن میں اس کو اس کی موت کے قریب کر دیا گیا ہو اور جن میں اس کو آخرت کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا گیا ہو اور جن میں اس کے گناہوں کو مٹا دیا گیا ہو۔"

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ بیماری کے ایام دراصل خوشی کے ایام ہیں کیونکہ ان میں آدمی کو موت وآخرت یاد آتی ہے۔

(۱۱) بہت بڑا اجر وثواب:

حبیب اللہ الہرانی کہتے ہیں میرے ایام مرض میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ عیادت کے لیے آئے اور پھر مجھ سے ارشاد فرمایا:

"اے حبیب! جن حالات کو ہم پسند کرتے ہیں ان میں ہم میں اجر و ثواب نہیں دیا جاتا، بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہیں اپنے بندہ کی آزمائش کرتے ہیں اور اس کی طبیعت میں جو گرانی ہوتی ہے اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ اس کو بہت بڑا اجر وثواب عنایت کرتے ہیں۔"

(۱۲) موت کا جاسوس:

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

"بخار موت کا جاسوس ہے۔"

یعنی آکر بندے کو موت کی یاد دلاتا ہے اور اسے موت کے بعد کے لیے تیاری کا سبق دیتا ہے۔

(۱۳) بیماری کے مقابلہ میں انعام بہت بڑا ہے:

حضرت زیاد بن ربیع کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ قرآن پاک کی ایک آیت نے مجھے بڑا غمگین کر رکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ میں نے کہا: "مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ" (النساء:123) (جو انسان برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تو آپ کو بڑا سمجھدار خیال کرتا تھا، بات یہ ہے کہ مؤمن کے قدم کا پھسلنا اور اس کی رگ کا پھڑکنا یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے لیکن اگلا معاملہ بڑا ہی رحیمانہ ہے اس پر پروردگارِ عالم جو اس کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔

Marfat.com

(۱۴) قیسؒ کا ارشاد:

حضرت ابو جمرہ کہتے ہیں میں نے قیس بن عباد کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''تکلیف کی ساعات خطاؤں اور گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں۔''

(۱۵) زیاد رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ربیع بن زیاد کہتے ہیں میں اپنے والد سے ملا اور کہا میں نے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھی ہے جس نے مجھے غمگیں کر دیا ہے اور وہ یہ ہے ''مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ'' (جو برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا) والد صاحب نے کہا میں تو تمہیں بڑا سمجھ دار سمجھتا تھا، مؤمن کو جو بھی پریشانی آتی ہے چیونٹی کا کاٹنا، کسی رگ کا چڑھنا وغیرہ، اس کے گناہ کے سبب سے آتی ہے اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ جو معاف فرماتے ہیں وہ بہت ہے۔ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر آنے والی تکلیفیں اس کی کوتاہیوں کی معافی کا سبب بن جاتی ہیں۔

(۱۶) حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ارشاد:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''تھوڑی سی پریشانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مؤمن کی بخشش فرمادیتے ہیں۔ مثلاً جوتے کا تسمہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے اور روپیہ جس کو اس نے اپنی قمیص کی آستین میں رکھا پھر اس کو وہاں سے گم پایا اس کے بعد پہلو کی جیب میں پایا۔''

(۱۷) پت جھڑ کا موسم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بڑھیا سے حال احوال پوچھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم بیمار ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بیماریوں کی مثال نہ دوں؟ اس نے کہا ان کی کیا مثال ہے؟ فرمایا:

''تم دیکھتی نہیں ہو کہ جب موسم بہار آتا ہے تو درخت سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اور خزاں کا موسم آتا ہے اور ہوائیں چلتی ہیں تو کس طرح خشک و بے رونق ہو جاتے ہیں۔ خاتون نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا: یہ بیماریاں بھی پت جھڑ کے موسم ہیں۔''

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا بن جمیل حدثنا عبداللہ بن المبارک حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ربیع بن عمیلۃ قال شعبۃ

قلت اسمعتہ منہ قال حدثنی هلال بن یساف أو بعض اصحابنا عنہ قال۔

(۲) حدثنا بن جمیل حدثنا عبداللہ حدثنا المسعودی عن جامع بن شداد عن تمیم بن سلمۃ قال قال

أبو معمر الأزدی

(۳) حدثنا بن جمیل حدثنا عبداللہ اخبرنا اسماعیل بن عیاش حدثنا ابو سلمۃ الحمصی عن یحیی بن

جابر عن یزید بن میسرۃ قال۔

(۴) حدثنا ابو هشام محمد بن یزید الرفاعی حدثنا ابو اسامۃ عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عن

اسماعیل بن عبیداللہ عن أبی صالح الاشعری عن أبی هریرۃ أنہ عاد مریضاً فقال لہ ان۔

(۵) حدثنا ابو هشام حدثنا یحیی بن الیمان حدثنا عثمان بن الاسود عن مجاهد قال۔

(۶) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زید عن هشام عن الحسن قال۔

(۷) حدثنی ابو جعفر الادمی حدثنا ابو الیمان عن ابی بکر بن ابی مریم عن عطیۃ بن قیس قال۔

(۸) حدثنا ابوبکر بن جعفر حدثنا ابو داؤد حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن سعید بن

وهب قال۔

حدثنا یحیی بن جعفر حدثنا یزید بن هارون اخبرنا محمد عن ابی صالح الاشعری عن ابی امامۃ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اَلْحُمّٰی کِیْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ کَانَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ۔

(۹) حدثنا احمد بن ابراهیم حدثنا شعیب بن حرب حدثنا اسماعیل بن ابراهیم بن مهاجر حدثنا

عبدالملک بن عمیر قال قال ابو الدرداء۔

(۱۰) اخبرنا علی بن اشکاب العامری حدثنا یزید بن هارون انبانا مبارک بن فضالۃ عن الحسن أنہ

ذکر الوجع۔

(۱۱) حدثنا عبداللہ بن محمد بن هانی اخبرنا مرحوم بن عبدالعزیز حدثنی حبیب اللہ الهرانی قال عادنی

الحسن فی مرض فقال لی۔

Marfat.com

(۱۲) حدثنا شجاع بن مخلد حدثنا محمد بن بشر عن اسماعيل بن ابى خالد عن سعيد بن جبير قال الحمى رائد الموت۔

(۱۳) حدثنا ابراهيم ابو اسحاق حدثنا عبداللہ بن رجاء حدثنا همام عن قتادة عن يزيد بن عبداللہ بن زياد بن الربيع قال۔

(۱۴) حدثنى ابراهيم بن راشد حدثنا ابو ربيعة حدثنا حماد عن ابى جمرة قال سمعت قيس بن عباد قال۔

(۱۵) حدثنى ابو اسحاق الادمى حدثنا حجاج بن منهال حدثنا همام بن يحيى حدثنا قتادة عن يزيد بن عبداللہ بن الشخير عن الربيع بن زياد قال۔

(۱۶) حدثنى إبراهيم حدثنى أبو ربيعة حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن مسلم بن يسار أن أبا بكر الصديق رضى الله عنه قال يكفر الله عن المسلم حتى النكبة وانقطاع شسعه والبضاعة يضعها فى كم قميصه فيفقدها فيجدها فى ضبنه۔

(۱۷) حدثنى إبراهيم حدثنى أبو ربيعة حدثنا حماد عن يعلى بن عطاء عن محمد بن افلح أن أبا هريرة كان منزله بذى الخليفة فإذا كان يوم الجمعة جاء فدخل على عجوز بالمدينة يغتسل عندها ويتهيأ للجمعة وكان يقول كيف تجدك يا أم فلان فتقول أجدنى والله وجعة فقال لها أفلا أخبرك بمثل ذلك قالت وما مثل ذلك قال ألم ترين أن الربيع إذا جاء كيف ينضر له الشجر ويخضر فإذا جاء الصيف فهبت الرياح كيف ييبس ويتجاف قالت بلى قال فذلك الوجع محتت الخطايا۔

Marfat.com

تیسرا باب

مریض کیلئے مرض کے دوران بھی نیک اعمال لکھے جاتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

جناب رسول اللہ ﷺ

کی احادیث مبارکہ

(۱) صحت یا موت تک نیک عمل لکھنے کا حکم:

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ عَمَلِ یَوْمٍ اِلَّا وَھُوَ یُخْتَمُ عَلَیْہِ فَاِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ یَا رَبَّنَا عَبْدُکَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَہٗ فَیَقُوْلُ الرَّبُّ اِخْتَمُوْا لَہٗ عَلٰی مِثْلِ عَمَلِہٖ حَتّٰی یَبْرَأَ اَوْیَمُوْتَ۔''

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے روزانہ کے عمل پر مہر لگائی جاتی ہے۔ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار! آپ کے فلاں بندے کو بیماری نے عمل سے روک دیا ہے، رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اس کے صحیح ہونے تک یا اس کی موت تک اس کے لیے ویسے عمل لکھتے رہو جیسے یہ صحت میں کرتا تھا۔''

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَۃٍ حَسَنَۃٍ مِنَ الْعِبَادَۃِ ثُمَّ یَمْرَضُ قِیْلَ لِلْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ عَلَیْہِ اُکْتُبْ لَہٗ مِثْلَ عَمَلِہٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَہٗ اَوْ اَکْفِتَہٗ اِلَیَّ۔''

''بسا اوقات انسان اپنے رب کی بندگی بخوبی ادا کر رہا ہوتا ہے پھر مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس پر مقرر شدہ فرشتہ کو کہا جاتا ہے کہ برابر اس کے نامہ اعمال میں اس

Marfat.com

کی صحت والے اعمال جیسے نیک اعمال لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اس کو بیماری سے نجات دے دوں یا اپنے پاس بلالوں۔''

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ اللهَ لَيُجَرِّبُ أَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِ كَمَا يُجَرِّبُ اَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاِبْرِيْزِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ نَجَّاهُ اللهُ مِنَ السَّيِّئَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَشُكُّ بَعْضَ الشَّكِّ وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاَسْوَدِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ اُفْتُتِنَ۔''

''اللہ تعالیٰ سب کچھ کا علم رکھنے کے باوجود تم میں سے کسی کو آزماتے ہیں جیسے تم اپنے سونے کو آگ میں آزماتے ہو، کوئی تو اس آزمائش میں سے کھرے سونے کی طرح نکلتا ہے یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے گناہوں سے نجات یافتہ ہے جو کم درجہ کے خالص سونے کی طرح نکلتا ہے تو یہ وہ ہے جو کچھ شک کا شکار رہتا ہے اور جو کالے سونے کی طرح نکلتا ہے وہ ہے جو فتنہ میں مبتلا ہوا۔''

مطلب یہ ہے کہ بیماری ایک امتحان ہے کوئی اس میں اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کرتا ہے، کوئی کم درجہ کی اور کوئی ناکام بھی ہوتا ہے اور اس امتحان میں کامیابی کی کسوٹی انسان کا صبر، توکل، اعتماد و حسن ظن باللہ ہے جیسا کہ دیگر احادیث میں موجود ہے۔

(۴) قابل تعجب:

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کس وجہ سے مسکرائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ وَجَزْعِهٖ مِنَ السَّقَمِ وَلَوْ كَانَ يَعْلَمُ مَالَهٗ فِى السَّقَمِ اَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ سَقِيْمًا حَتّٰى يَلْقَى رَبَّهٗ ثُمَّ تَبَسَّمَ ثَانِيَةً وَرَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ بِمَ تَبَسَّمْتَ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ اِلَى السَّمَاءِ

Marfat.com

قَالَ عَجِبْتُ مِنْ مَلَكَيْنِ نَزَلَا مِنَ السَّمَاءِ يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا مُؤْمِنًا فِي مُصَلَّاهُ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَلَمْ يَجِدَاهُ فِيْهِ فَعَرَجَا اِلَى اللهِ فَقَالَا يَارَبِّ عَبْدُكَ فُلَانٌ كُنَّا نَكْتُبُ لَهٗ مِنَ الْعَمَلِ فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ قَدْ حَبَسْتَهٗ فِيْ حِبَالِكَ فَلَمْ نَكْتُبْ لَهٗ شَيْءًا مِنْ عَمَلِهٖ قَالَ اللهُ اُكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ عَمَلَهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فِيْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ وَلَا تَنْقُصُوْا مِنْهُ شَيْئًا فَعَلَيَّ اَجْرُمَا حَبَسْتُهٗ وَلَهٗ اَجْرُمَا كَانَ يَعْمَلُ۔ ''

''مومن کے حال پر تعجب ہے کہ وہ تھوڑی سی پریشانی و بیماری کی وجہ سے جزع وفزع کرتا ہے۔ اگر یہ مومن جان لے کہ اس بیماری کی وجہ سے اس کو کتنا اجر و ثواب مل رہا ہے تو اس بات کو پسند کرے گا کہ میں بیمار ہی رہوں اور اسی حالت میں اپنے پروردگار سے جاملوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری مرتبہ مسکرائے اور سر مبارک آسمان کی طرف بلند کیا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکرانے اور آسمان کی طرف سر اٹھانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دو فرشتوں پر تعجب ہے جو آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور مومن بندہ کو اس کی جائے نماز میں تلاش کرتے ہیں جہاں وہ نماز پڑھتا ہے اسے وہاں نہیں پاتے، تو بارگاہِ اقدس میں پیش ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کے فلاں بندہ کے دن اور رات میں عمل لکھتے تھے پھر ہم نے اس کو اس حال میں پایا کہ آپ نے اس کو اپنی رسیوں میں جکڑ رکھا ہے وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ للذا ہم اس کا کوئی عمل بھی نہیں لکھ رہے۔ پروردگار عالم ان سے فرماتے ہیں میرا بندہ جو جو اعمال رات دن کرتا تھا ان کو برابر لکھتے رہو اور ذرہ برابر بھی کمی نہ کرنا۔ جس بیماری میں میں نے اس کو جکڑا ہے اس کا اجر مجھ پر لازم ہے اور جو نیک اعمال وہ کرتا تھا ان کا بھی اسے برابر اجر ملتا رہے گا۔''

Marfat.com

(۵) مریض و مسافر کیلئے رعایت:

ابو بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں میں نے بارہا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا۔''

''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے اعمال ویسے ہی لکھے جاتے ہیں جیسے وہ تندرستی اور اقامت کی حالت میں ہوتے ہوئے کرتا تھا۔''

(٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا ابْتَلَی اللّٰہُ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ اِبْتِلَاءً فِیْ جَسَدِہٖ قَالَ اللّٰہُ لِلْمَلَكِ اُکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلَہٗ وَطَھَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَلَہٗ وَرَحِمَہٗ۔''

''جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو جسمانی مرض میں مبتلا کرتے ہیں تو فرشتہ سے فرماتے ہیں میرا یہ بندہ صحت کے زمانہ میں جو نیک عمل کیا کرتا تھا وہ اس کے نامہ اعمال میں اب بھی لکھتے رہو، اگر اس نے بیماری سے شفاء پائی تو بیماری اسے گناہوں سے دھو کر پاک کر دے گی اور موت آگئی تو اس کے لیے بخشش و رحمت ہوگی۔''

نوٹ: حضرت انس بن مالک بن نضر انصاری خزرجی ہیں۔ دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم رہے۔ ۹۳ یا ۹۲ھ میں وفات پائی۔ ان کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی۔

Marfat.com

(۷) ایک نیکی کی جگہ دس:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ عَبْدٍ یَمْرَضُ مَرَضًا اِلَّا اَمَرَ اللّٰہُ الْمَلَکَ مَا عَمِلَ مِنْ سَیِّئَۃٍ اَلَّا یَکْتُبُھَا وَمَا عَمِلَ مِنْ حَسَنَۃٍ اَنْ یَکْتُبَھَا لَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَاَنْ یَکْتُبَ لَہٗ مِنَ الْعَمَلِ کَمَا یَعْمَلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ وَاِنْ لَمْ یَعْمَلْ۔''

''جو بندہ بھی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم فرماتے ہیں کہ اس سے جو کوتاہی ہو وہ نہ لکھنا جو نیکی کرے اس کی جگہ دس نیکیاں لکھنا اور صحت میں جو جو نیک اعمال یہ کرتا تھا وہ بھی لکھتے رہو اگرچہ اب وہ اعمال نہ کرے۔''

(۸) افضل اعمال کا اجر:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُبْتَلٰی فِیْ جَسَدِہٖ بِبَلَاءٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَفْضَلَ عَمَلِہٖ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِہٖ فِیْ مَرَضِہٖ۔''

''جس مسلمان پر کوئی جسمانی آزمائش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بیماری کے دوران اس کے صحت کے زمانہ کے افضل اعمال کا اجر لکھتے ہیں۔''

مطلب یہ ہے کہ اپنی صحت کے زمانہ میں جو نیکیاں وہ کرتا تھا بیماری کے دوران بھی اس کے اعمال نامہ میں اس کے وہ سب اعمال مسلسل اعلیٰ درجہ میں لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا احمد بن جمیل حدثنا عبداللہ بن المبارک اخبرنا ابن لہیعۃ حدثنی یزید أن أبا الخیر حدثہ أنہ سمع عقبۃ بن عامر الجہنی یحدث۔

(۲) حدثنی ابوبکر حدثنا عبدالرزاق اخبرنا معمر عن عاصم بن ابی النجود عن خثیمۃ بن عبدالرحمٰن عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۳) حدثنی ابوبکر حدثنا الحکم بن نافع حدثنا عفیر بن معدان عن سلیم بن عامر ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۴)

(۵) حدثنا ابو خیثمۃ وغیرہ قالوا حدثنا یزید بن ھارون حدثنا العوام بن حوشب حدثنی ابراھیم بن اسماعیل السکسکی سمعت أبا بردۃ بن أبی موسیٰ سمعت أبا موسیٰ مرارا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۶) حدثنی اسماعیل بن ابی الحارث حدثنا حسن الأشیب عن حماد بن سلمۃ عن سنان بن ربیعۃ عن أنس بن مالک أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۷) حدثنا علی بن الجعد قال أخبرنی ابو مسعود الجریری عن محمد بن عمرو بن عطاء عن أبیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وَسلّم قال۔

(۸) حدثنا الحسین بن الحسن حدثنا السھمی حدثنا سنان یعنی ابن ربیعۃ عن ثابت البنانی عن عبید بن عمیر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

Marfat.com

صحابہؓ، اولیاءؒ وعلماءؒ کے ارشادات وواقعات

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

اِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْمَلَائِکَۃِ اُکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ وَثَاقِیْ مِثْلَ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِہٖ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اُکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ ھٰذَا الَّذِیْ حَبَسْتُہٗ کَاَحْسَنِ مَا کَانَ یَعْمَلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ۔

''جب مومن مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے پروردگار عالم اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے اس بندے کیلئے جو میرے بندھن میں بندھا ہوا ہے اس کے نامہ اعمال میں ان اعمال کی مثل اعمال جو اپنے زمانہ تندرستی کرتا رہتا تھا لکھتے رہو۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: میں اپنے اہل گھرانہ کے ایک آدمی کے پاس آیا اور یہی بات اس سے ذکر کی تو کہنے لگا، پروردگار عالم یوں اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں، میرے اس بندے کے لیے جس کو میں نے جکڑ رکھا ہے ان اعمال سے اچھے عمل لکھو جو یہ زمانہ تندرستی میں کرتا رہتا تھا۔''

(۲) ضحاکؒ کا ارشاد:

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

''اگر قرآن کی قرات نہ ہوتی تو مجھے صاحب فراش ہونا پسند تھا کیونکہ مریض سے تنگی اور حرج کو اُٹھالیا گیا ہے اور اس کے تندرست ہونے تک اس کے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں اور اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔''

Marfat.com

قرآن کریم کے ساتھ عشق کی وجہ سے ایسا فرمایا، کہ اگر قرآن کریم کی تلاوت چھوٹ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہمیشہ بیمار رہنا پسند کرتا کیونکہ بیماری میں بڑی مراعات ملتی ہیں۔

(۳) اے فرشتو! اس کے نیک اعمال لکھتے رہو:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان مریض ہو جاتا ہے تو بارگاہِ خداوندی سے اس کے بارے میں فرشتوں کو حکم صادر ہوتا ہے اے فرشتو! اس کے نیک اعمال لکھتے رہو کیونکہ میں نے اس کو روک رکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو اس بیماری سے نجات دے دوں یا اپنی طرف بلالوں۔''

(۴) حضرت عائشہؓ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا کہ آپ یوں ارشاد فرماتی ہیں:

''جب مسلمان مریض ہو جائے اس کے آخری مرض کا عمل لکھا جائے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں نے اس طرح کہا تھا اس کے مرض کے آخر تک اس کے اچھے اعمال لکھے جائیں گے۔''

(۵) ابو عمران الجونی کا ارشاد:

حضرت ابو عمران الجونی کہتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان مریض ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ بائیں جانب کے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں میرے بندے کی کوئی کوتاہی مت لکھنا اور دائیں جانب کے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں اس کی صحت کے زمانہ کے نیک اعمال اس کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو۔''

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا بشار بن موسیٰ الخفاف اخبرنا شریك اخبرنی علقمة بن مرثد عن القاسم بن مخیمرة عن عبداللہ بن عمرو قال۔

وحدثنی ابوحصین مثله وباسنادہ ولکن رفعه فقیل لشریك الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال نعم۔

(۲) وحدثنا عبداللہ حدثنا هشیم عن جویبر عن الضحاك قال۔

(۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زید عن عاصم بن ابی النجود عن خیثمة عن عبداللہ بن عمرو قال۔

(۴) حدثنی ابراهیم حدثنی ابو ربیعة حدثنا حماد عن ثابت عن عبداللہ بن عبید بن عمیر أن رجلا قال لعائشة۔

(۵) حدثنا خلف حدثنا ابن زید عن أبی عمران الجونی قال۔

Marfat.com

Marfat.com

چوتھا باب

صبر کی اہمیت و فضیلت

Marfat.com

Marfat.com

جناب رسول اللہ ﷺ

کی احادیث مبارکہ

(۱) صبر کا بدلہ جنت:

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا ابْتَلَی اللّٰہُ الْعَبْدَ بِالسَّقْمِ اَرْسَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکَیْنِ قَالَ اِسْمَعَا مَا یَقُوْلُ عَبْدِیْ ھٰذَا لِعُوَّادِہٖ فَاِنْ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ خَیْرًا بَلَغَا ذٰلِکَ عَنْہُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِنَّ لِعَبْدِیْ ھٰذَا عَلَیَّ اِنْ اَنَا تَوَفَّیْتُہٗ اُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ وَاِنْ اَنَا رَفَعْتُہٗ اَنْ اُبْدِلَ لَہٗ لَحْمًا خَیْرًا مِنْ لَحْمِہٖ وَدَمًا خَیْرًا مِنْ دَمِہٖ وَاَغْفِرَلَہٗ۔''

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں کہ تم جاکر سنو میرا یہ بندہ عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میرے اس بندے کا مجھ پر حق ہے اگر میں نے اسے اس بیماری میں موت دیدی تو جنت میں داخل کروں گا اور اگر صحت مند ہوا تو میں اس کو اس کے سابقہ گوشت اور خون کے بدلہ بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کی بخشش بھی کروں گا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جب مسلمان بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کے داہنے کندھے والے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے کہ میرے بندے کے اچھے کام لکھتے رہو اور بائیں طرف والے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے میرے بندے کے جو اعمال میری گرفت کا سبب بنتے ہیں انہیں مٹا دو۔''

Marfat.com

(۲) صبر گناہوں کا کفارہ:

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری آدمی کی عیادت کی، اس پر جھک کر حال دریافت فرمایا، اس نے عرض کیا، اے اللہ کے نبیؐ! میں گزشتہ سات راتوں سے اپنی آنکھ بند نہیں کر سکا اور نہ رات کو کوئی میرے پاس آتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یَاأَخِیْ اِصْبِرْ یَا أَخِیْ اِصْبِرْ تَخْرُجْ مِنْ ذُنُوْبِكَ كَمَا دَخَلْتَ فِيْهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَاتُ الْأَمْرَاضِ يُذْهِبْنَ بِسَاعَاتِ الْخَطَايَا۔''

''اے میرے بھائی! اس تکلیف پر صبر کر، اے میرے بھائی صبر کر۔ اس کے صلہ میں تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے گا جس طرح تو اس میں داخل ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت مرض کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کو مٹا دیتی ہیں۔''

(۳) کانٹا چبھنے پر صبر کا اجر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَامِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا فَمَا فَوْقَهَا فَيَحْتَسِبُهَا اِلاَّ قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔''

''مومن کو دنیا میں کانٹا چبھنے کی معمولی سی تکلیف ہو یا اس سے بڑی کوئی تکلیف ہو اور وہ ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اس پر صبر کرے تو حق تعالیٰ شانہ روزِ جزا اس کے بدلے اس کے گناہوں کو محو کر دیں گے۔''

(۴) صبر کے بدلہ درجات کی بلندی:

ایک صاحب اپنے مسلمان بھائیوں میں ایک بھائی سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو راستہ میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو کہا

Marfat.com

میں آپ کی زیارت کرنے کے لیے، آپ کی عیادت کرنے کے لیے اور خوش خبری سنانے آیا ہوں۔ مریض نے کہا آپ نے اتنے سارے لفظ کیسے جمع کر دیئے، ان کی حقیقت بیان کیجئے؟ انہوں نے فرمایا، میرا ارادہ تیری ملاقات کا تھا لیکن مجھے یہ خبر پہنچی کہ آپ مرض میں مبتلا ہیں تو یہ ملاقات عیادت ہوگئی اور اس پر میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں جو میں نے رحمتِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ اِبْتَلَاهُ اللهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ وَلَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللهِ۔''

''پروردگارِ عالم کی جانب سے اپنے بندہ کیلئے ایک مقام اور مرتبہ متعین ہو جاتا ہے اور وہ اپنے عمل کے ذریعے وہاں تک نہیں پہنچ پاتا۔ تو حق تعالیٰ شانہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کو بیمار کر دیتے ہیں یا اس کے مال میں کوئی نقصان ہو جاتا ہے اس پر وہ صبر کرتا ہے تو حق جل شانہ اس کو اس کے بدلہ میں اس کے متعینہ مقام و مرتبہ تک پہنچا دیتے ہیں۔''

(۵) صبر پر اجر کی شرط:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ام عبداللہ بن ابی ذباب کے ایام مرض میں عیادت کے لیے گیا تو وہ کہنے لگیں اے ابوہریرہؓ! میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایام مرض میں عیادت کے لیے گئی تو انہوں نے میرے ہاتھ کے پھوڑے کو دیکھتے ہوئے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''مَا ابْتَلَى اللهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ يَكْرَهُهَا اِلَّا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءَ لَهٗ كَفَّارَةً وَطَهُوْرًا مَالَمْ يُنْزِلْ مَا اَصَابَهٗ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللهِ اَوْ يَدْعُوْ غَيْرَ اللهِ فِيْ كَشْفِهٖ۔''

Marfat.com

''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کسی پریشانی و مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں جو اس پر ناگوار گذرتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس مصیبت و پریشانی کو اس کے گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے صفائی کا ذریعہ بنادیتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ پریشانی و مصیبت کو غیر اللہ کے پاس نہ لے جائے یا اس سے شفاء کے لیے غیر اللہ کو نہ پکارے یا وہ آدمی اس پریشانی سے نجات کے لیے غیر اللہ سے دُعا نہ کرے۔''

(۶) عیادت کرنے والوں سے مریض کی گفتگو کی اہمیت:

حضرت ابو عقیل کہتے ہیں میں نے محمد بن ابی بکر کو دیکھا کہ وہ عبداللہ بن عبید کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ محمد بن ابی بکر نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں آپ کے سامنے خدا کی تعریف کرتا ہوں اور میں اپنے جی میں خدا کو لائق حمد اور ستودہ صفات پاتا ہوں۔ محمد بن بکر نے کہا کہ اللہ نے ہمیں اور آپ کو خیر کی توفیق دی ہے۔ میں نے ابو بکر کو سنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مَرِضَ مُسْلِمٌ اِلاَّ وَکَّلَ اللهُ بِهٖ مَلَکَیْنِ مِنْ مَلَائِکَتِهٖ لَایُفَارِقَانِهٖ حَتّٰی یَقْضِیَ اللهُ فِیْ اَمْرِهٖ بِاِحْدَی الْحَسَنَتَیْنِ اِمَّا بِمَوْتٍ وَاِمَّا بِحَیَاةٍ فَاِذَا قَالَ لَهُ الْعُوَّادُ کَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَحْمَدُ اللهَ اَجِدُنِیْ وَاللهِ مَحْمُوْدٌ بِخَیْرٍ قَالَ لَهُ الْمَلَکَانِ اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ خَیْرٌ مِنْ دَمِكَ وَصِحَّةٍ هُوَ خَیْرٌ مِنْ صِحَّتِكَ فَاِنْ قَالَ اَجِدُنِیْ فِیْ بَلَاءٍ شَدِیْدٍ قَالَ لَهُ الْمَلَکَانِ مَجِیْبَانِ لَهُ اَبْشِرْ بِدَمٍ هُوَ شَرٌّ مِنْ دَمِكَ وَبَلَاءٍ هُوَ اَطْوَلُ مِنْ بَلَائِكَ۔''

''جب بھی کوئی مسلمان مرض میں مبتلا ہوتا ہے حق جل شانہ اس کے ساتھ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو مقرر فرمادیتے ہیں۔ اس وقت تک اس سے جدا نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دو اچھی چیزوں میں سے ایک کا فیصلہ نہ فرمادیں، موت یا صحت۔ جب عیادت کرنے والے اس سے پوچھیں کہ تو اپنے آپ کو کیسا

Marfat.com

پاتا ہے اگر مریض یوں کہے میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں اور اپنے جی میں اپنے پروردگار کو لائق حمد اور ستودہ صفات پاتا ہوں تو وہ دو فرشتے اس سے کہتے ہیں خوش ہو جا ایسے خون کے ساتھ جو تیرے پہلے خون سے بہتر ہے اور ایسی صحت کے ساتھ جو تیری پہلی صحت سے بہتر ہے۔ لیکن اگر مریض نے یوں کہا میں اپنے آپ کو سخت مصیبت میں گرفتار پاتا ہوں، وہی دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں خوش ہو جا ایسے خون کے ساتھ جو تیرے خون سے بدتر ہے اور ایسی مصیبت وپریشانی کے ساتھ جو تیری بیماری سے بڑی ہے۔''

(۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا ابْتُلِيَ الْعَبْدُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا اَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ اِءْتِيَا عَبْدِيْ فَاِنْ قَالَ خَيْرًا وَلَمْ يَشْتَكِ اِلٰى عُوَّادِهٖ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ فَاِنْ قَبَضْتُهٗ اَوْجَبْتُ لَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَطْلَقْتُهٗ كَانَ فِيْ وَثَاقِهٖ فَلْيَسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ۔''

''جب کسی بندے کی آزمائش کی جاتی ہے۔ پروردگارِ عالم اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں۔ پھر ارشاد فرماتے ہیں میرے بندے کے پاس آؤ اور دیکھو یہ کیا کہتا ہے۔ پھر اگر وہ اچھی بات کہتا ہے اور اپنی عیادت کرنے والوں سے شکوہ شکایت نہیں کرتا اس کے صلہ و انعام میں اس کو ایسا گوشت دوں گا جو اس کے گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون دوں گا جو اس کے خون سے بہتر ہوگا، سو اگر میں اس کی روح کو قبض کرلوں تو اس کے لیے جنت کو واجب کر دوں گا اور اگر صحت دوں گا تو یہ پچھلے گناہوں سے پاک ہو کر نئے سرے سے اعمال شروع کرے گا۔''

۸۔ ایک رات کے بخار پر صبر کا اجر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ وُعِكَ لَيْلَةً فَصَبَرَ وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللّٰهِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔''

Marfat.com

''جو انسان صرف ایک رات بخار میں مبتلا رہا پھر اس پر صبر کیا اور اللہ کی طرف سے اس پر راضی رہا۔ اس کے صلہ میں وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسا کہ اس دن گناہوں سے پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔''

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا ابْتُلِیَ الْعَبْدُ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا اَرْسَلَ اللہُ مَلَکَیْنِ فَقَالَ لَھُمَا اِءْتِیَا عَبْدِیْ فَاِنْ قَالَ خَیْراً وَلَمْ یَشْکُنِیْ اِلٰی عُوَّادِہٖ اَبْدَلْتُہٗ لَحْمًا خَیْرًا مِنْ لَحْمِہٖ وَدَمًا خَیْراً مِنْ دَمِہٖ اَنَا قَبَضْتُہٗ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَاِنْ اَنَا اَطْلَقْتُہٗ مِنْ وَّثَاقِہٖ فَیَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ۔''

''جب بندہ کسی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے پاس بھیجتے ہیں کہ جاکر دیکھو اگر اچھی بات کہتا ہے اور عیادت کرنے والوں سے شکایت نہیں کرتا تو میں اس کے گوشت کے بدلے اچھا گوشت دوں گا، خون کے بدلے اچھا خون دوں گا، اگر میں نے اس کو موت دیدی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اگر اس بیماری سے رہائی دیدی تو اس کے پچھلے گناہ معاف اور اب وہ نئے سرے سے عمل کا آغاز کرے گا۔''

(۱۰) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجَبًا لِلْمُسْلِمِ اِذَا اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَ اللہَ وَشَکَرَ وَاِذَا اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ اِحْتَسَبَ وَصَبَرَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَیُؤْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی فِی اللُّقْمَۃِ اِلٰی فِیْہِ۔

''مومن کا معاملہ عجیب ہے جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالاتا ہے اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو ثواب کی اُمید پر صبر کرتا ہے۔ مسلمان کو تو ہر معاملہ میں اجر ہی ملتا ہے حتیٰ کہ اپنے منہ میں جو لقمہ رکھتا ہے اس پر بھی۔''

Marfat.com

(۱۱) جنتی خاتون:

عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کیا تجھے جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: یہ کالی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور میرا پردہ کھل جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیں۔ ارشاد فرمایا:

''قَالَ اِنْ صَبَرْتِ فَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ اِنِّیْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللهَ اَلَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔''

''اگر صبر کرو تو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ سے تمہاری صحت کی دُعا مانگوں؟ اس نے عرض کیا، میرا پردہ کھل جاتا ہے، آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کریں کہ پردہ نہ کھلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیلئے یہی دُعا فرمائی۔''

(۱۲) ایک دن تک بخار کو چھپانا:

سعید بن عبدالجبار نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ

''مَنْ كَتَمَ حُمّٰى يَوْمٍ اَصَابَهٗ اَخْرَجَهُ اللهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَكَتَبَ لَهٗ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَسَتَرَ عَلَيْهِ كَمَا سَتَرَ بَلَاءَ اللهِ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا۔''

جس نے اپنے ایک دن کے بخار کو چھپایا اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسے صاف کر دیتے ہیں جس طرح وہ اس دن گناہوں سے صاف تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں اور قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں جس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی آزمائش پر دنیا میں پردہ ڈالا تھا۔''

Marfat.com

(۱۴) عافیت یا صبر کا اجر:

ربیع کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی النخامہ کے ہاں تشریف لے گئے جب انہیں بخار تھا، دریافت فرمایا کتنے دن سے بخار ہے؟ انہوں نے بتایا کہ سات دنوں سے۔ ارشاد فرمایا:

''اِخْتَرْ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللہَ اَنْ یُّعَافِیَكَ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ ثَلَاثًا فَتَخْرُجَ مِنْهَا كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ۔''

''اگر چاہو تو تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا کروں اور اگر چاہو تو تین دن مزید صبر کرلو تو تم بخار سے اس حال میں باہر آؤ گے جیسے اس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا۔''

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صبر کرتا ہوں۔

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا بن جميل حدثنا عبداللہ حدثنا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

حدثنا احمد بن جميل حدثنا عبداللہ حدثنا الاوزاعی عن حسان بن عطية عن ابی هريرة قال۔

(۲) حدثنا يعقوب بن عبيد حدثنا هشام بن عمار حدثنا يحيى بن حمزة حدثنا الحكم بن عبداللہ أنه سمع المطلب بن عبداللہ بن حنطب المخزومی يحدث أنه سمع أبا هريرة يحدث قال دخلت على أم عبداللہ بن أبی ذئاب عائدا لها من شكوى فقالت يا أبا هريرة أنی دخلت على أم سلمة أعودها من شكوى فنظرت إلى قرحة فی يدی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما ابتلى اللہ عبدا ببلاء وهو على طريقة يكرهها إلا جعل اللہ ذلك البلاء له كفارة وطهورا مالم ينزل ما أصابه من البلاء بغير اللہ أو يدعو غير اللہ فی كشفه۔

(۳) حدثنا على بن مسلم حدثنا بن ابی فديك اخبرنی بن وهب عن عمه عن أبی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۴) حدثنا داؤد بن رشيد حدثنا ابو المليح عن محمد بن خالد السلمی وكانت لجده صحبة أنه۔

(۵) حدثنا يعقوب بن عبيد حدثنا هشام بن عمار حدثنا يحيى بن حمزة حدثنا الحكم بن عبداللہ أنه سمع المطلب بن عبداللہ بن حنطب المخزومی يحدث أنه سمع أبا هريرة يحدث قال دخلت على أم عبداللہ بن أبی ذئاب عائدا لها من شكوى فقالت يا أبا هريرة انی دخلت على أم سلمة اعودها من شكوى فنظرت الى قرحة فی يدی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم يقول۔

(۶) حدثنی يحيى بن جعفر حدثنا يزيد بن هارون اخبرنا ابو عقيل قال رأيت محمد بن أبی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم دخل على عبداللہ بن عبيد فقال كيف تجدك يرحمك اللہ قال احمد اللہ اليك اجدنی واللہ محمود بخير قال وقنا اللہ واياك سمعت أبابكر يحدث عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۷) حدثنا احمد بن عمران بن عبدالملك قال سألت محمد بن الفضيل فحدثنی حدثنا عبداللہ بن سعيد المقبری عن جده عن أبی هريرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۸) حدثنی المثنی بن عبدالكريم حدثنا زافر بن سليمان عن اسماعيل بن ابراهيم عن ابی سفيان عن سالم عن الحسن عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۹) حدثنا احمد بن عمران قال سألت محمد بن فضيل فحدثنی حدثنا عبداللہ بن سعيد المقبری عن جده عن أبی هريرة عن رسول اللہ صلی اللہ وسلّم قال۔

Marfat.com

(۱۰) حدثنا خلاد بن أسلم حدثنا النضر بن شميل حدثنا شعبة عن أبي اسحاق سمعت العيزار سمعت عمر بن سعد عن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلّم قال۔

(۱۱) حدثنا سوار بن عبدالله حدثنا يحيى بن سعيد عن عمران أبي بكر حدثني عطاء بن أبي رباح قال قال لي ابن عباس الا أريك امرأة من أهل الجنّة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء أتت النبي صلى الله عليه وسلّم فقالت اني أصرع واني اتكشف فادع الله لي۔

(۱۲) حدثني محمد بن قدامة الجوهري حدثنا سلم بن سالم حدثنا سعيد بن عبدالجبار ورفعه قال۔

(۱۳) حدثني اسماعيل بن ابي الحارث حدثنا كثير من هشام عن الربيع بن ۔۔۔ القطان ان النّبي صلى الله عليه وسلّم دخل على ذي النخامة وهو موعوك فقال منذكم فقال منذ سبع يا رسول الله فقال۔

Marfat.com

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے
ارشادات و واقعات

(۱) ابو مجلزؒ کا ارشاد:

حضرت عباد بن عباد کہتے ہیں ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

''حق جل شانہ اپنے بندے کو مصائب و پریشانیوں کے ذریعے آزماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس پر کوئی گناہ بھی باقی نہیں رہتا۔''

(۲) حضرت حسن کا ارشاد:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے ایام مرض میں حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ عیادت کیلئے تشریف لائے تو کہنے لگے حضرت حسنؒ فرمایا کرتے تھے:

'' بلاشبہ انسان اپنے مال کے بارے میں آزمایا جاتا ہے۔ پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے اور اس کی وجہ سے بلند درجات تک نہیں پہنچ پاتا۔ پھر انسان اپنی اولاد کے بارے میں بھی آزمایا جاتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے مگر اس کی وجہ سے بھی بلند مقامات پر نہیں پہنچ پاتا۔ پھر انسان اپنے بدن کے بارے میں آزمایا جاتا ہے اور اس پر صبر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی وجہ سے بلند درجات پر پہنچ جاتا ہے۔''

محمد بن واسع کہتے ہیں حضرت عطاء کئی امراض میں مبتلا تھے۔

(۳) خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ:

زریک بن ابی زریک کہتے ہیں خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ کبھی کسی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں ذات الجنب کی بیماری ہوئی اور خون کی الٹی آئی تو کراہنے لگے حالانکہ وہ کبھی کسی بیماری میں نہ کراہتے تھے۔ پھر کہا اے اللہ! یہ میرے کس عمل کا بدلہ ہے کہ میں آپ کی دی ہوئی تکلیف پر کراہنے لگا ہوں۔

Marfat.com

(۴) انسان کی ناشکری:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ'' (بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے) کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات کو تو بھول جاتا ہے مگر مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے۔''

(۵) نزول رحمت:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو کسی آزمائش میں مبتلا ہو اور تین دن تک کسی سے اس کا شکوہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت فرماتے ہیں۔''

حواشی

(۱) حدثنا المثنى بن معاذ بن معاذ حدثنا المعتمر قال سمعت عباد بن عباد بن علقمة قال كان أبو مجلز يقول۔

(۲) حدثني سعيد بن شاهويه حدثني عمي حابن بشر ثم فدخل عليه محمد بن واسع يعوده فقال سمعت الحسن يقول۔

(۳) حدثني محمد بن عمر بن علي المقدمي حدثنا الهيثم بن عبيد الصيد عن زريك بن أبي زريك قال۔

(۴) حدثني فضل بن سهل حدثنا ابو النضر عن محمد بن طلحة عن خلف بن حوشب عن الحسن البصري۔

(۵) حدثني ابو علي بن أبي جعفر حدثنا أبو صالح حدثنا الليث بن سعد عن من يرضى عن الحسن البصري قال۔

Marfat.com

پانچواں باب

عیادت کے فضائل واحکام

Marfat.com

Marfat.com

عیادت کے فضائل و احکام

عیادت:

بیماروں کی عیادت اور خدمت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے اونچے درجہ کی نیکی قرار دیا ہے اور مقبول ترین عبادت بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بڑی ترغیب دی ہے اپنے عمل اور ارشادات سے اس کی تعلیم بھی دی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے عرف میں عیادت کا مطلب صرف یہ سمجھا جاتا ہے کہ مریض کا حال احوال پوچھ لیا جائے لیکن عربی زبان میں اس کا مفہوم وسیع ہے۔ بیمار پرسی، خبر گیری اور تیمار داری بھی اس میں شامل ہے۔ لہٰذا احادیث میں مریضوں کی عیادت کا جو حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب صرف بیمار پرسی نہیں بلکہ تیمار داری اور حسب استطاعت دوا و علاج بھی اس میں شامل ہے۔ ذیل میں صحاح ستہ میں سے اس بارے کچھ احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ پھر ان کے بعد وہ احادیث آئیں گی جو علامہ ابن ابی الدنیاؒ نے ذکر کی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ [صحیح بخاری و صحیح مسلم]

''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اس لیے نہ تو خود اس پر ظلم و زیادتی کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے) اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی کسی

Marfat.com

مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری کرے گا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ۔ [رواہ ابوداؤد، والترمذی]

''جو کسی مسلمان کی کوئی دنیوی تکلیف اور پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ (اس کے عوض) قیامت کے دن کی تکلیف اور پریشانی سے اس کو نجات دے گا اور (جو قرض خواہ اپنے) کسی تنگ دست مقروض کو (اپنے قرضے کی وصولی کے سلسلہ میں) سہولت دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں سہولت دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور جو کوئی بندہ جب تک اپنے کسی بھائی کی امداد واعانت کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہے گا۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ اَسْقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ [رواہ ابوداؤد والترمذی]

''جو مسلمان کسی مسلمان کو عریانی کی حالت میں کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز جوڑے عطا فرمائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی (یا کوئی مشروب) پلائے اللہ تعالیٰ اس کو نہایت نفیس (جنت کی) شرابِ طہور پلائے گا جس پر غیبی مہر لگی ہوگی۔''

Marfat.com

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ [رواہ البخاری]

''بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر لو (اور دیکھ بھال کرو) اور اسیروں، قیدیوں کو رہائی دلانے کی کوشش کرو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِىْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِىْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِىْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِىْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِىْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ، يَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِىْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ عَبْدِىْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِىْ۔ [رواہ مسلم]

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرزند آدمؑ سے فرمائے گا کہ اے ابن آدم! میں بیمار پڑا تھا تو نے میری خبر نہیں لی، بندہ عرض کرے گا: اے میرے مالک اور پروردگار! میں کیسے تیری تیمار داری یا بیمار پرسی کر سکتا تھا تو تو رب العالمین ہے (بیماری کا تجھ سے کیا واسطہ اور تیری بارگاہ میں اس کا کہاں گزر) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا، تو نے اس کی عیادت نہیں کی اور خبر نہیں لی؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی خبر لیتا اور تیمار داری کرتا تو مجھے اس کے پاس ہی پاتا؟ ـــ اے ابن آدمؑ! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے نہیں کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا (خداوندا!) میں تجھے کیسے کھانا کھلا سکتا تھا تو تو رب العالمین ہے (تجھے کھانے سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ

Marfat.com

فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، تو نے اس کو کھانا نہیں دیا، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو میرے پاس پالیتا ۔۔۔اے ابن آدم! میں نے پینے کے لیے تجھ سے (پانی) مانگا تھا، تو نے مجھے نہیں پلایا؟ بندہ عرض کرے گا، میں تجھے پانی کیسے پلاتا تو تو رب العالمین ہے، (تجھے پینے سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کے لیے پانی مانگا تھا تو نے اس کو نہیں پلایا، سن! اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اس کو میرے پاس پالیتا۔''

نوٹ: یہاں پر عیادت سے متعلق صحاح ستہ سے احادیث کا انتخاب ختم ہوا، آگے علامہ ابن ابی الدنیاؒ کی ذکر کردہ احادیث شروع ہوتی ہیں۔

Marfat.com

جناب رسول اللہ ﷺ

کی احادیث مبارکہ

(۱) ایک گھڑی کی عبادت کا اجر:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ عَادَ مَرِيْضًا وَجَلَسَ عِنْدَهٗ سَاعَةً أَجْرَى اللّٰهُ لَهٗ عَمَلَ سَنَةٍ لَا يَعْصِيْ فِيْهَا طَرْفَةَ عَيْنٍ۔''

''جس انسان نے کسی مریض کی عیادت کی اور اس کے پاس ایک گھڑی بیٹھا تو اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ایسے سال کے نیک اعمال لکھ دیتے ہیں جس میں اس نے پلک جھپکنے کی دیر بھی نافرمانی نہ کی ہو۔''

(۲) جنت کے باغوں کی سیر:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ كَانَ فِيْ خَرَافِ الْجَنَّةِ أَوْ مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

''یہ بات یقینی ہے کہ جو آدمی اپنے مریض بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس لوٹنے تک جنت کے باغوں میں ہوتا ہے۔''

Marfat.com

(۳) افضل ترین عیادت:

حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ۔''

''افضل ترین عیادت وہ ہے جس میں آدمی جلدی کھڑا ہو جائے۔ یعنی عیادت مختصر کی جائے۔''

(۴) کامل عیادت:

حضرت امامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ أَحَدِكُمْ أَخَاهُ الْمَرِيْضَ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلَهُ كَيْفَ أَصْبَحَ كَيْفَ أَمْسٰى۔''

''صحیح اور کامل عیادت کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو مریض پر رکھے اور اس سے پوچھے تیرے صبح اور شام کیسے گزرتے ہیں۔''

(۵) عیادت کرنیوالے کیلئے فرشتوں کی دُعاء:

حضرت عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ عمرو بن حریث نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن حریث سے کہا یا عمرو آپ حسن کی عیادت کرتے ہو، آپ کے جی میں اس عیادت کی جو کچھ غرض ہے میں اس کو جانتا ہوں۔ حضرت عمرو نے کہا جی ہاں! اے علی، لیکن آپ میرے دل کے مالک نہیں کہ جس طرح چاہیں آپ اسے پھیر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یاد رکھو! یہ چیز مجھے تمہاری خیر خواہی سے نہیں روک سکتی، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

Marfat.com

''مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا اِلاَّ ابْتَعَثَ اللهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ اَىَّ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ كَانَتْ حَتّٰى يُمْسِىَ وَاَىَّ سَاعَاتٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ۔''

''جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ یہ عیادت دن کے کسی لمحہ میں کرے تو شام تک، رات کی کسی گھڑی میں کرے تو صبح تک یہ دُعا اس کے لیے ہوتی رہتی ہے۔''

(۶) اللہ تعالیٰ کی رحمت میں چلنے والا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا۔

''جو انسان کسی مریض کی عیادت کرنے کیلئے جاتا ہے وہ رحمت میں چل رہا ہوتا ہے پھر جب وہاں پہنچ کر بیٹھ جاتا ہے تو پروردگارِ عالم کی رحمت میں ڈوب ہی جاتا ہے۔''

(۷) جنت کے بالاخانہ میں بیٹھنے والا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا آپ عیادت کے لیے تشریف لائے ہیں یا اس کی مصیبت پر خوش ہونے والے ہیں؟ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، بلکہ میں عیادت کے لیے آیا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر آپ عیادت کیلئے تشریف لائے ہیں تو بے شک میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اِذَا عَادَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كَانَ فِيْ خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ فَاِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

Marfat.com

Marfat.com

کی عیادت کی تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اس کے گھر واپس آنے تک اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔''

(۱۰) آنکھ کی تکلیف:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میری آنکھ میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔''

(۱۱) مریض پر جبر نہ کرو:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللهَ يُطْعِمُهُمْ وَيُسْقِيهِمْ۔''

''اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو، اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے بھی ہیں اور پلاتے بھی ہیں۔''

(۱۲) مبارک کام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ عَادَ مَرِيضاً اَوْزَارَ اَخاً فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً۔''

''جس نے مریض کی عیادت کی یا دینی بھائی سے ملاقات کی تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے تو مبارک ہے، تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں گھر بنالیا ہے۔''

Marfat.com

(۱۳) رحمت میں غوطہ زن ہونے والا:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ عَادَ مَرِيْضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ فَإِذَا جَلَسَ اِسْتَنْقَعَ فِيْهَا۔''

''جس نے مریض کی عیادت کی وہ رحمت میں داخل ہوا اور جب مریض کے پاس بیٹھا تو رحمت میں ڈوب گیا۔''

(۱۴) رحمت ہی رحمت:

عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ عَادَ مَرِيْضًا فَلَا يَزَالُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى إِذَا قَعَدَ عِنْدَهٗ اِسْتَنْقَعَ فِيْهَا ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَا يَزَالُ يَخُوْضُ فِيْهَا حَتّٰى يَرْجِعَ۔''

''جو کسی کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ رحمت میں رہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر جب اس کے پاس سے اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہے تب بھی واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔''

(۱۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مریض کی عیادت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے جب جاکر مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔''

(۱۶) عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''أَغِبُّوْا فِي الْعِيَادَةِ وَارْبِعُوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَغْلُوْبًا۔''

Marfat.com

''عیادت ایک دن چھوڑ کر کرو، یا چوتھے دن کرو، ہاں جو مغلوب و مجبور ہو وہ مُستثنیٰ ہے۔''

(۱۷) کتنی دیر عیادت کرنی چاہیے؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْعِیَادَۃُ فَوَاقُ نَاقَۃٍ۔''

''عیادت اتنی دیر ہے جتنی دیر اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیان کا وقفہ ہوتا ہے۔''

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا عبدالوھاب الوراق حدثنا عبدالمجید بن عبدالعزیز عن وھیب بن الورد عن أبی منصور عن رجل من الانصار عن أنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۲) حدثنا علی بن الجعد حدثنا شعبۃ عن خالد الحذاء قال سمعت أبا قلابۃ یحدث عن أبی أسماء الرحبی عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۳) حدثنی ابو محمد العتکی حدثنا عمر بن عبید عن شیخ من البصریین عن سعید بن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۴) حدثنی عیسٰی بن یوسف الطباع حدثنا أمامۃ الباھلی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۵) حدثنا ابو نصر التمار حدثنا حماد بن سلمۃ عن یعلی بن عطاء عن عبداللہ بن یسار قال عاد عمرو بن حریث الحسن بن علی بن أبی طالب فقال علی یا عمرو تعود الحسن وفی النفس مافیھا فقال عمرو نعم یا علی ولست برب قلبی فتصرفہ حیث شئت فقال علی أما ان ذلک مایمنعنی أو أودی الیک النصیحۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۶) حدثنا عبداللہ بن مطیع و داؤد بن عمرو حدثنا ھشیم عن عبدالحمید بن جعفر الانصاری عن عمر بن الحکم بن ثوبان عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۷) حدثنا ابو موسٰی الھروی حدثنا ابو معاویۃ حدثنا الاعمش عن الحکم بن عتیبۃ عن عبدالرحمٰن بن أبی لیلٰی قال جاء أبو موسٰی الاشعری الی الحسن بن علی یعودہ فقال لہ علی أعائدا جئت أم شامتا قال بل عائدا قال ان کنت عائدا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم یقول۔

(۸) حدثنا داؤد بن عمرو حدثنا عبداللہ بن المبارک عن یحیی بن أیوب عن عبیداللہ بن زحر عن علی بن یزید عن القاسم أبی امامۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۹) حدثنا سفیان بن محمد حدثنا مبشر بن اسماعیل حدثنا عبدالملک بن حمید بن ابی غنیۃ عن حسن بن قیس عن کرز التمیمی قال قال علی بن ابی طالب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول۔

(۱۰) حدثنی علی بن عیسٰی المھلبی حدثنی حجاج الاعور عن یونس بن ابی اسحاق عن أبیہ عن زید بن أرقم قال۔

(۱۱) حدثنی بن ابی شیبۃ حدثنا بکر بن یونس بن بکیر عن موسٰی بن علی عن أبیہ عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۱۲) وحدثنا محمد بن یوسف قال اخبرنا یوسف بن یعقوب السلعی حدثنا ابو سنان عن عثمان بن أبی سودۃ عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

Marfat.com

(۱۳) حدثنا محمد بن عبداللہ القرشی حدثنا زفر بن ہبیرۃ المازنی حدثنا أبو معشر المدینی عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن الانصاری عن أبی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمر بن الحکم بن ثوبان اخبرنی کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۱۴) حدثنا یوسف بن موسیٰ حدثنا بن ابی اویس حدثنی ابو عمارۃ قیس مولی سودۃ بنت سعد مولاۃ بنی ساعدۃ من الانصار عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبیہ عن جدہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قال۔

(۱۵) حدثنا ابو کریب الہمدانی حدثنا عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(۱۶) حدثنا ابو خیثمۃ حدثنا حدثنا عقبۃ المجدر السکونی حدثنی موسی بن محمد بن إبراھیم حدثنی أبی عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم أغبوا فی العیادۃ وأربعوا إلا أن یکون مغلوبا۔

(۱۷) حدثنی ایوب بن الولید الضریر حدثنا شعیب بن حرب حدثنا ابو عبداللہ حدثنا اسماعیل بن القاسم عن أنس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

Marfat.com

صحابہؓ، اولیاءؒ و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

(۱) مریض سے راحت پہنچانے والی باتیں کرو:

عمران بن حدیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز فرمایا کرتے تھے:

''مریض سے ایسی بات مت کرو جس سے وہ پریشان ہو جائے بلکہ خوش آئند بات جو اسے اچھی لگے وہ کرو، عمران بن حدیر کہتے ہیں جب میں طاعون میں مبتلا تھا تو میرے پاس ابو مجلز تشریف لایا کرتے تھے اور وہ فرماتے آج کے دن دشمن کے ساتھ یہ یہ ہو گیا اور ان کے حامیوں کے ساتھ بھی۔ عمران بن حدیر کہتے ہیں میں اس بات سے خوش ہو جاتا تھا۔''

(۲) بہترین عیادت:

حضرت ابو یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''بہترین عیادت تھوڑے وقت کی ہے۔''

(۳) مریض سے عیادت، تندرست سے ملاقات:

محمد بن سلیم کہتے ہیں میں نے حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا:

''مریض آدمی کی عیادت کی جائے اور تندرست سے ملاقات کی جائے۔''

Marfat.com

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان:

حضرت عبداللہ بن نافع کہتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا:

''جو انسان کسی مریض کی عیادت کرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں اور اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ اس کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں، اگر بوقت صبح اس نے عیادت کی تو شام تک اور اگر شام کو عیادت کی تو صبح تک اور اس کے لیے جنت میں باغات ہوں گے۔''

(۵) افضل بیمار پرسی:

عطاء یمانی کہتے ہیں میں نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ:

''سب سے افضل بیمار پرسی وہ ہے جو سب سے ہلکی ہو۔''

مطلب یہ ہے کہ بیمار پرسی کرنے کے سلسلے میں مریض اور مریض کے تیمار داروں کی سہولت و راحت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا بیمار پرسی کے عمل میں کسی لحاظ سے کوئی ایسا عنصر شامل نہ ہو جو مریض یا مریض کی دیکھ بھال کرنے والوں کو گراں گزرے۔

نوٹ: طاؤس کا اصل نام ذکوان ہے۔ طاؤس لقب ہے۔ بڑے فقیہ و فاضل تھے۔ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔ نسبت کے لحاظ سے یمانی ہیں۔

(۶) حضرت عائشہ صدیقہؓ کا واقعہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''میں شدید بیمار ہوئی تو میرے گھر والوں نے کھانے پینے کی ہر چیز میرے لیے منع کر دی، ایک رات مجھے شدید پیاس لگی تو میں لٹکے ہوئے چمڑے کے برتن کے پاس گئی اور اس سے تھوڑا سا پانی پیا تو اس سے میری صحت مسلسل بہتر ہونے لگ گئی لہٰذا تم اپنے مریضوں سے کوئی چیز روک کر نہ رکھو۔''

Marfat.com

بیماریوں کی ابتداء:

حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''پہلے ملک الموت لوگوں کو جہاں ملتا بغیر کسی بیماری کے ان کی روح قبض کرلیتا تو لوگ اسے برا بھلا کہنے لگ گئے، اس نے لوگوں کی بددعاؤں کی اللہ پاک کی بارگاہ میں شکایت کی تو حکم ہوا کہ اے ملک الموت! جاؤ اور بیماریاں پھیلادو۔ بس اب لوگ ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے فلاں فلاں بیماری سے مرا اور فلاں فلاں سے۔''

(۷) لازمی اور نفلی عیادت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مریض کی عیادت ایک بار تو لازم ہے اس سے زائد ہو تو وہ نفل ہے۔''

(۸) مریض کی خواہش پوری کرو:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تمہارے مریض کو کسی چیز کی خواہش ہو تو اسے منع نہ کرو، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء دینے کیلئے اس کے دل میں اس کی طلب پیدا کی ہو۔''

(۹) تین دن بعد عیادت:

ابو عیاش الزرقی کہتے ہیں:

''مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہوتی ہے۔''

Marfat.com

حواشی

⊙حدثنی ابو جعفر الادمی حدثنا معاذ عن عمران یعنی بن حدیر قال۔

⊙حدثنا داؤد بن محمد بن یزید حدثنا أبو داؤد الطیالسی حدثنا خارجة بن مصعب عن أبی یحیی قال سمعت طاؤسا یقول۔

⊙وحدثنی داؤد حدثنا أبو داؤد حدثنا محمد بن سلیم سمعت بکر۔

⊙حدثنا عبداللہ بن مطیع حدثنا هشیم عن یعلی بن عطاء عن عبداللہ بن نافع قال مرض الحسن فأتاہ أبو موسٰی الاشعری عائدا لہ فقال لہ علی۔

⊙حدثنی ایوب بن الولید الضریر حدثنا زید بن الحباب أخبرنا عکرمة بن عمار حدثنا هود بن عطاء الیمانی سمعت طاؤسا یقول۔

⊙حدثنی علی بن داود حدثنا سعید بن عفیر حدثنا یحیی بن ایوب عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت مرضت مرضا شدیدا فحمانی اهلی کل شیء حتی الماء فعطشت لیلة عطشا شدیدا فجئت الی الاداوة وهی معلقة فشربت منها شربة فلم ازل اجد الصحة منها فلا تحموا مرضا کم شیئا۔

⊙حدثنی الحسین بن ناصح القرشی حدثنا عبدالحمید الحمانی حدثنا النضر بن عبدالرحمن الخزاز عن عکرمة عن ابن عباس قال عیادة المریض مرة سنة فما ازددت فنافلة۔

⊙حدثنا محمد بن بشیر حدثنا محمد بن ربیعة الکلابی والقاسم بن مالک المزنی قالا حدثنا زمام بن سعید بن ناعض حدثنی المعارک بن زید الضبی عن بن عمر قال سمعت عمر یقول إن اشتهی مریضکم الشیء فلا تحموہ فلعل اللہ إنما شهاہ ذلک لیجعل شفائه فیه۔

⊙حدثنا محمد بن یزید بن رفاعة حدثنا أبی زائدة عن الحسن بن عیاش وهو أخو أبی بکر بن عیاش عن محمد بن عجلان عن النعمان بن أبی عیاش الزرقی قال عیادة المریض بعد ثلاث۔

Marfat.com

Marfat.com

چھٹا باب

مریض کیلئے دُعائیں اور اعمال

Marfat.com

Marfat.com

جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ

(۱) ہر بیماری کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام تکلیفوں کیلئے یہ دُعا تعلیم فرماتے تھے:

''بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ حَرِّ النَّارِ۔''

(۲) دُعا جو حضرت سلمانؓ کے لیے فرمائی گئی:

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میری بیماری کے زمانے میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:

''شَفَی اللّٰہُ سَقَمَکَ وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَعَافَاکَ فِیْ دِیْنِکَ وَجَسَدِکَ اِلٰی مُدَّۃِ أَجَلِکَ۔''

''اللہ تعالیٰ تیری بیماری سے تجھے نجات عطا کرے اور تیرے گناہوں کو بخش دے اور تازیست تمہیں دینی امور میں جسمانی معاملات میں عافیت کی دولت سے مالا مال کرے۔'' (آمین)

Marfat.com

(۳) مریض کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دعاء:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار کے پاس تشریف لے جاتے اپنے دائیں ہاتھ کو اس کے رخسار پر رکھ کر ارشاد فرماتے:

''اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا۔''

''اے لوگوں کے پروردگار! اس بیماری کو ختم فرما اور اے شفاء دینے والے ایسی شفاء دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔''

(۴) جبریل علیہ السلام کا دم:

حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو تکلیف تھی جس کی شدت بجز خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ پھر میں شام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں آپؐ کے پاس صبح آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔ پھر میں شام کو حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَانِيْ بِرُقْيَةٍ اَفَلَا اُعَلِّمُكَهَا يَا عُبَادَةُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنُ اللهِ يَشْفِيْكَ۔''

''جبریل امین میرے پاس تشریف لائے اور مجھ پر دم کیا۔ اے عبادۃ کیا وہ دم آپ کو نہ سکھلا دوں۔ میں نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بِسْمِ اللهِ اَرْقِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنُ اللهِ يَشْفِيْكَ۔

Marfat.com

''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر حاسد کے حسد سے شفاء دے اور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہی آپ کو شفاء دے گی۔''

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ وہ لوگ جو نہ دَم کرتے ہیں اور نہ دَم کرواتے ہیں اور اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ بظاہر مذکورہ بالا حدیث اور اس حدیث میں تضاد ہے مگر اس بارے میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس حدیث میں دَم نہ کرنے کی فضیلت ہے اس سے مراد وہ دَم ہیں جو کافروں اور مشرکوں کے بنائے ہوئے دَم ہیں، جو قرآن کریم کی آیات اور اذکار الٰہیہ پر مشتمل ہوں وہ دَم منع نہیں بلکہ سنت ہیں، علماء نے ایسے دَم کے جائز ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۵) بے پایاں اجر:

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود نہ پایا تو ان کی عدم موجودگی کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ وہ بیمار ہیں، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

''عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَرَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُنْتَهٰى أَجَلِكَ اِنَّ لَكَ مِنْ وَجَعِكَ خِلَالًا ثَلَاثًا أَمَّا وَاحِدَةٌ فَتَذْكِرَةٌ مِنْ رَبِّكَ تُذَكِّرُ بِهَا وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَتَمْحِيَةٌ لِمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكَ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَادْعُ بِمَا شِئْتَ فَإِنَّ دُعَاءَ الْمُبْتَلٰى مُجَابٌ۔''

''اللہ تعالیٰ آپ کو بے پایاں اجر عطا فرمائے اور تازیست آپ کو آپ کے دینی امور میں اور جسمانی اعتبار سے عافیت سے سرفراز فرمائے کیونکہ اس تکلیف و مصیبت کی وجہ سے تمہیں تین فضیلتیں ملی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ تیرے رب کی طرف سے یاد دہانی ہے کہ تو اس کی وجہ سے اپنے رب کو یاد رکھ۔ دوسری گزشتہ گناہوں کا معاف ہونا اور تیسری یہ ہے کہ جو تیرا جی چاہے دُعا کر کیونکہ مصیبت زدہ کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔''

Marfat.com

نوٹ: نمبر ۲ پر بھی ایک دُعاء نقل کی گئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے فرمائی، شاید وہ موقعہ اور تھا اور یہ اور ہے۔

(۶) بخار کا علاج:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ۔''

''یقیناً بخار جہنم کی لُو ہے، اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

احادیث میں کئی بیماریوں کے علاج بتلائے گئے ہیں مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ علم طب کے اصول ہیں جن کی تفصیلات اور ہر مریض کی خصوصی کیفیت کے مطابق مقدار وترکیب استعمال ماہرین طب ہی بتا سکتے ہیں یہ طریق کار درست نہیں کہ کسی حدیث شریف میں کوئی نسخہ دیکھا اور از خود اس پر عمل شروع کر دیا۔ ماہرِ فن طبیب کی مشاورت وہدایات کے بغیر از خود علاج بعض دفعہ مضر ہوتا ہے۔

(۷) بخار جہنم کی حرارت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ۔''

''بے شک بخار جہنم کی حرارت ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۸) حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخار کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا:

''اِذَا وَجَدْتُّمْ مِنْهَا شَيْئًا فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ مِنْ جَهَنَّمَ۔''

''جب تمہیں کچھ بھی بخار ہو تو اسے پانی سے ٹھنڈا کرو کیوں کہ یہ جہنم کی چیز ہے۔''

Marfat.com

(۹) بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو:

فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں کہ جب کسی عورت کو بخار ہوتا تو حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی سے علاج کرنے کا حکم فرماتیں تو اس کے بدن اور کپڑوں کے درمیان پانی چھڑکا جاتا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں:

''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نُبْرِدَھَا بِالْمَاءِ۔''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا حکم فرمایا۔''

(۱۰) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

''اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِالْمَاءِ۔''

''بخار جہنم کی حرارت ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۱۱) ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خط لکھ کر بلایا تو میں کئی دن دیر سے گیا، دریافت فرمایا: تمہیں کس وجہ سے دیر ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا بخار کی وجہ سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْحُمّٰی مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْھَا بِمَاءِ زَمْزَمَ۔''

''بخار جہنم کی آگ ہے اسے آب زم زم سے ٹھنڈا کرو۔''

(۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْحُمّٰی مِنْ کِیْرِ جَھَنَّمَ فَنَحُّوْھَا عَنْکُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ۔''

''بخار جہنم کی بھٹی سے ہے اسے ٹھنڈے پانی کے ذریعے اپنے آپ سے ہٹاؤ۔''

Marfat.com

(۱۳) بخار موت کا جاسوس ہے:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْحُمّٰی رَائِدُ الْمَوْتِ وَهِیَ سِجْنُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَحْبِسُ عَبْدَهٗ اِذَا شَاءَ ثُمَّ یُرْسِلُهٗ اِذَا شَاءَ فَفَتِّرُوْهَا بِالْمَاءِ۔''

''بخار موت کا جاسوس ہے۔ یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی قید ہے جب وہ چاہتا ہے اسے قید کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے آزاد کر دیتا ہے۔ بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ اِنْسَانًا مِنْ اَهْلِهِ الْوَعَکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ یَحْسُوْا مِنْهُ وَیَقُوْلُ لَیَرْتُوْ عَنْ فُؤَادِ الْحَزِیْنِ وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدَاکُنَّ بِالْمَاءِ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا۔''

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے جب کسی کو بخار آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شوربا بنانے کا حکم فرماتے، شوربا بنایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کو اس کے گھونٹ بھرنے کا حکم فرماتے اور ارشاد فرماتے یہ غمگین کے دل کا غم دور کرتا ہے اور بیمار کے دل کی بیماری دور کرتا ہے جس طرح تم اپنے چہرے سے میل کو پانی کے ساتھ دور کرتی ہو۔''

(۱۵) بخار دور کرنے کا عمل:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَلْیَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِیًا یَسْتَقْبِلُ جَرْیَةَ الْمَاءِ

Marfat.com

فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلَاةِ
الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْتَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ
فَاِنْ لَمْ يَبْرَأْ فَفِيْ خَمْسٍ فَاِنْ لَمْ يَبْرَأْ فَفِيْ سَبْعٍ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ
السَّبْعَ بِاِذْنِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔"

"جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو یہ جہنم کا حصہ ہے اسے چاہیے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے بجھائے، فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے بہتی نہر پر جائے، پانی کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے کہے "بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ" پھر اس میں تین غوطے لگائے۔

تین دن اسی طرح کرے، اگر صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن کرے، پھر بھی تندرست نہ ہو تو سات دن یہ عمل کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے بخار سات دن سے آگے نہ بڑھے گا۔"

(۱۶) ایک جامع دُعاء:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھایا اور جب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سکھایا کہ جب بیماری آئے تو یوں کہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَرَبِّ الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اِجْلَالًا لِلّٰهِ وَكِبْرِيَاءِهٖ
وَقُدْرَتِهٖ وَعَظَمَتِهٖ بِكُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَ عَلَيَّ فِيْهِ الْمَوْتَ
فَاغْفِرْلِيْ وَاَخْرِجْنِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاَسْكِنِّيْ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ۔

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کی حکومت ہے، اس کی تعریف ہے وہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے وہی ہمیشہ زندہ ہے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی، وہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے، وہی بندوں اور ملکوں کا

Marfat.com

رب ہے، ہر حال میں سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، پاکیزہ تعریفیں بھی اور مبارک بھی۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہت بڑا ہے اس کی عظمت، بڑائی اور قدرت سب سے بڑھ کر ہے، اے اللہ! اگر آپ نے اسی بیماری میں میری موت لکھی ہے تو میری مغفرت فرمایئے، مجھے گناہوں سے بری کر دیجئے اور جنت عدن میں جگہ عطا فرمایئے۔''

(۱۷) پھنسی کا علاج:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

''دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ أَصْبَعَیْنِ مِنْ أَصَابِعِہٖ بُثْرَۃٌ فَقَالَ ھَلْ مِنْ ذَرِیْرَۃٍ فَأَتَیْتُ بِھَا فَوَضَعَھَا عَلَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُکَبِّرَ الصَّغِیْرِ وَمُطْفِیءَ الْکَبِیْرِ اَطْفِءْھَا عَنِّیْ فَطُفِءَتْ۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ کی دو انگلیوں کے درمیان پھنسی نکلی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا کہ ذریرہ ہے؟ میں ذریرہ لائی تو اسے پھنسی پر رکھ کر یوں دُعا کی:

''اَللّٰھُمَّ مُکَبِّرَ الصَّغِیْرِ وَمُطْفِیءَ الْکَبِیْرِ اَطْفِءْھَا عَنِّیْ۔''

''اے اللہ! چھوٹے کو بڑا کرنے والے اور بڑے کو ختم کرنے والے اسے ختم فرما دیجئے۔''

اس کے بعد وہ پھنسی ختم ہو گئی۔

نوٹ: ذریرہ اس زمانہ کی ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے۔

(۱۸) تکلیف کی شدت کے وقت کی دُعاء:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ یوں لگتا تھا اسے بڑی تکلیف ہو رہی ہے تو ارشاد فرمایا: تم یوں دُعا کیوں نہیں مانگتے؟

Marfat.com

''رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔''

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔''

(۱۹) تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر پڑھنے کی دُعاء:

محمد بن سالم کہتے ہیں ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! جب تمہیں کوئی تکلیف ہو تو تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھو:

''بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَّجَعِیْ ھٰذَا۔''

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں اپنی اس بیماری کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے غلبہ و قدرت کی پناہ میں آتا ہوں۔''

پھر ہاتھ ہٹا کر اسے طاق مرتبہ پڑھو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ دُعا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔

(۲۰) نجات دلانے والی دُعاء:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یَا اَبَا ھُرَیْرَةَ اَفَلَا اُخْبِرُکَ بِاَمْرٍ ھُوَ حَقٌّ مَنْ تَکَلَّمَ بِہٖ فِیْ اَوَّلِ مَضْجَعِہٖ مِنْ مَرَضِہٖ نَجَّاہُ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ النَّارِ فَاعْلَمْ اَنَّکَ اِذَا اَصْبَحْتَ لَمْ تُمْسِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ لَمْ تُصْبِحْ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ فِیْ اَوَّلِ مَضْجَعِکَ مِنْ مَرَضِکَ نَجَّاکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ تَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا کِبْرِیَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ ھٰذَا فَاجْعَلْ

Marfat.com

رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَّا الْحُسْنٰی وَبَاعِدْنِیْ مِنَ النَّارِ کَمَا بَاعَدتَّ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی قَالَ فَاِنْ مِتَّ فِیْ مَرَضِکَ ذٰلِکَ فَاِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ وَالْجَنَّۃِ وَاِنْ کُنْتَ قَدِاقْتَرَفْتَ ذُنُوْبًا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ۔''

اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں ایک ایسا سچا کلام نہ بتاؤں جو آدمی بیماری کے پہلے حملہ میں اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات عطافرمائیں گے؟ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا: ''اگر تم صبح کو کہو گے تو شام سے پہلے، شام کو کہو گے تو صبح سے پہلے نجات ملے گی۔ جب تم بیماری کے پہلے ہی مرحلے میں کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں آگ سے نجات دیدیں گے۔ یوں کہو:

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ وَسُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا کِبْرِیَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ ھٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَّا الْحُسْنٰی وَبَاعِدْنِیْ مِنَ النَّارِ کَمَا بَاعَدتَّ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی۔

اگر تم اپنی اسی بیماری میں فوت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کی رضوان وجنت میں جاؤ گے اور اگر تم نے گناہ کیے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔''

Marfat.com

(۲۱) مریض کے پاس بیٹھ کر پڑھنے کی دُعاء:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَاجَلَسَ رَجُلٌ اِلٰی مَرِیْضٍ لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَّشْفِیَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَوْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِلاَّ شُفِیَ۔''

''جو آدمی مریض کے پاس بیٹھ کر تین یا سات بار پڑھے: ''اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمَ اَنْ یَّشْفِیَه'' اگر اس مریض کی موت نہیں آئی تو شفایاب ہو جائے گا۔''

(۲۲) عیادت کے وقت کی دُعاء:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَكَ اِلٰی صَلَاةٍ۔'' ''جب کوئی آدمی کسی مریض کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے ''اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَكَ اِلٰی صَلَاةٍ'' (اے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شفا دیجئے جو آپ کے دشمن سے لڑتا ہے یا نماز کیلئے جاتا ہے)''

(۲۳) حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کیا جانے والا دم:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَالَ كَانَ اَبُوْكُمْ اِبْرَاهِیْمُ یُعَوِّذُ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

Marfat.com

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ ''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر دم کرتے اور فرماتے تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل و حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات سے دم کرتے تھے۔

''أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ ''

(۲۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''أَلَا أُعَلِّمُكَ عَوْذَةً كَانَ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيْلَ وَأَنَا أُعَوِّذُ بِهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ حَسْبِيَ اللهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللهُ دَاعِيًا لِمَنْ دَعَا لَا أَمْرٍ مَاوَرَاءَ أَمْرِ اللهِ لَرَامِيٍ يَرْمِيْ۔ ''

''کیا میں تمہیں وہ دم نہ سکھاؤں جو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسحاق و اسماعیل علیہما السلام پر کیا کرتے تھے اور میں حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا، یوں کہو:

''حَسْبِيَ اللهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللهُ دَاعِيًا لِمَنْ دَعَا لَا أَمْرٍ مَاوَرَاءَ أَمْرِ اللهِ لَرَامِيٍ يَرْمِيْ۔ ''

''مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہیں جو کسی مشکل میں اللہ تعالیٰ کو پکارے وہ سنتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکلات و مسائل حل کرنے والا نہیں ہے۔''

(۲۵) حضرت سعد کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

موسیٰ بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کیلئے یوں دُعا کی:

Marfat.com

''اَذْهِبْ عَنْهُ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ مَلِكَ النَّاسِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یَأْتِیْكَ مِنْ كُلِّ حَسَدٍ اَوْ عَیْنٍ اَللّٰهُمَّ اَصِحَّ قَلْبَهٗ وَجِسْمَهٗ وَاشْفِ سُقْمَهٗ وَأَجِبْ دَعْوَتَهٗ۔''

''اے لوگوں کے پروردگار و بادشاہ! ان کی بیماری دور فرمایئے، آپ شفاء دینے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔ اے سعد! میں تمہیں حسد کے سبب یا نظر بد کے سبب ہونے والی ہر بیماری سے شفاء کا دم کرتا ہوں۔ اے اللہ! اس کے دل اور جسم کو تندرست کر دیجئے، اس کی بیماری کو شفاء دیجئے اور اس کی دُعا قبول فرمایئے۔''

(۲۶) ہر بیماری کا علاج:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کلمات ہر بیماری کا علاج ہیں:

''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ وَأَسْمَاءِهٖ كُلِّهَا عَامَّةً مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَشَرِّ الْعَیْنِ اللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ أَبِیْ قُتْرَةَ وَمَا وَلَدَ۔''

(۲۷) معوذات:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اشْتَكٰی قَرَأَ عَلٰی نَفْسِهٖ الْمُعَوِّذَاتِ وَنَفَثَ۔''

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے۔''

نوٹ: معوذات سے مراد قرآن کریم کی آخری دو سورتیں فلق و ناس بھی ہو سکتی ہیں اور وہ دُعائیں بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور ان میں بیماری سے حفاظت کی درخواست کا مضمون ہے۔

Marfat.com

(۲۸) رسول اللہ ﷺ پر حضرت عائشہؓ کا دم:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دم کیا کرتی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں تھے تو میں جا کر حسب سابق دم کرنے لگی، ارشاد فرمایا:

''اِرْفَعِیْ عَنِّیْ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا کَانَ یَنْفَعُنِیْ فِی الْمُدَّةِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ اِشْفِ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔''

''مجھ پر دم نہ کرو ایک مدت تک مجھے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ اِشْفِ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ کا دم کرنا فائدہ دیتا رہا۔''

مطلب یہ ہے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے وصال کا علم ہو چکا تھا اس لیے فرمایا اب اس دم سے فائدہ نہیں ورنہ پہلے اسی دم سے شفاء ہوتی تھی۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا دُعا پڑھ کر دم کرنے سے مریض کو شفاء ہوتی ہے۔

(۲۹) رسول اللہ ﷺ پر حضرت فاطمہؓ کا دم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب تکلیف ہوتی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عموماً اپنے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دم کرتیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ اِشْفِ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

آپ رضی اللہ عنہا یہ پڑھ کر پھونک مارتی تھیں، تھتکارتی نہیں تھیں۔

(۳۰) حضرت عثمانؓ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سات باریوں فرمایا:

''اُعِیْذُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِدُ۔''

Marfat.com

''تمہیں جو بھی بیماری ہے میں اس کے شر سے بچانے کیلئے تمہیں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں جو اکیلے ہیں بے نیاز ہیں نہ کوئی ان کی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہیں اور نہ کوئی ان کا ہمسر ہے۔''

جب اُٹھ کر تشریف لے جانے لگے تو فرمایا اے عثمان! یہی پڑھ کر دم کیا کرو اس سے بہتر دم کوئی نہیں ہے۔

(۳۱) حضرت علیؓ کیلئے رسول اللہ ﷺ کی دُعاء:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عیادت کی تو فرمایا جس مریض نے ان کلمات سے دم کیا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے مرض میں افاقہ عطا فرماتے ہیں۔ اگر اس کی موت کا وقت نہ آیا ہو۔ تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار یہ پڑھا:

''أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔''

''میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری شفاء کی درخواست کرتا ہوں جو عظیم ہے، عرش عظیم کا مالک ہے۔''

نوٹ: جب آدمی نے خود اپنے اوپر دم کرنا ہو تو اس میں ''اَنْ يَّشْفِيَكَ'' کی جگہ ''اَنْ يَّشْفِيَنِیْ'' کہے۔

(۳۲) ہر مریض کیلئے مسنون دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مریض کیلئے دُعا فرماتے تو یوں کہتے:

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشَافِیَ اِلَّا اَنْتَ

''اے تمام لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرمایئے اور شفاء عطا فرمایئے، آپ ہی شفاء دینے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں ہے۔''

Marfat.com

(۳۳) مریض کی اپنے لیے دُعاء:

حضرت عبداللہ بن ابی صالح کہتے ہیں میں حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ حالانکہ اس وقت میں مریض تھا، میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن! آپ میرے لیے دُعا کیجئے؟ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''تم خود اپنے لیے دُعا کرو اس لیے کہ مضطر مجبور کی دُعا قبول ہوتی ہے۔''

(۳۴) حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی دُعاء:

ابو زبید کہتے ہیں میں، نوف بکالی، بنی عامر کے ایک آدمی اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ مل کر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے کہا ''اَللّٰهُمَّ عَافِهِ وَاشْفِهِ'' (اے اللہ! انہیں عافیت و شفاء بخشئے) انہوں نے فرمایا یوں کہو:

''اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلُهٗ عَاجِلاً فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاِنْ كَانَ اٰجِلاً فَعَافِهِ وَاشْفِهِ۔''

''اے اللہ! اگر ان کی موت کا وقت آ پہنچا ہے تو ان کی مغفرت فرمایئے اور ان پر رحم فرمایئے اور اگر ابھی مہلت باقی ہے تو انہیں عافیت اور شفاء بخشئے۔''

نوٹ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام خالد بن زید بن کلیب ہے۔ کبار صحابہ میں سے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے انہیں کے ہاں قیام فرمایا۔ ۵۰ھ میں روم میں جہاد کرتے ہوئے ان کا انتقال ہوا۔

ابو زبید کا نام عَبْثَرْ ہے۔ یہ کوفی ہیں۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ نوف بکالی شامی ہیں اور ۹۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔

مذکورہ بالا واقعہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعلیٰ درجہ کے تعلق باللہ کی خبر دے رہا ہے کہ انہیں موت سے خوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی و مطمئن ہیں۔

Marfat.com

(۳۵) ایک مریض کو رسول اللہ ﷺ نے جو دُعاء سکھائی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مریض آدمی کے پاس عیادت کیلئے تشریف لائے تو وہ اس کی شکایت کرنے لگا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یوں دُعا مانگو:

''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ اَوْ صَبْرَكَ عَلٰی بَلَائِكَ اَوْ خُرُوْجًا مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِكَ۔''

''اے اللہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے جلدی صحت عطا فرمائیں یا اپنی آزمائش پر صبر کی توفیق عطا فرمائیں یا دنیا سے اپنی رحمت کی طرف منتقل فرمادیں۔''

(۳۶) ایک دیہاتی کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دیہاتی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو فرمایا:

''طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔''

''اِنْ شَآءَ اللّٰه بہتری ہوگی۔''

اس نے کہا بہتری کیا ہوگی یہ تو بخار ہے جو ایک بوڑھے پر اُبل رہا ہے تاکہ اسے قبرستان لے جائے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فَنِعْمَ اِذًا۔''

''ایسا ہوا تو بھی بہتری ہے۔''

نوٹ: مقصد یہ ہے کہ اگر موت آگئی تو بھی بیماری بہتری کا سبب ہے کیونکہ موت تو آخر آنی ہی ہے۔ اگر بیماری کے بعد آئی تو بیماری کے سبب گناہ دُھل جائیں گے جو بہر حال بھلائی ہے۔

Marfat.com

(۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی دُعاء:

نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بخار ہوتا تو وہ یوں دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ۔

''اے اللہ! اس تکلیف کو ہم سے ہٹا دیجئے۔''

(۳۸) ابو غسان رحمۃ اللہ علیہ کی دُعاء:

ابو غسان کہتے ہیں میں نیشاپور میں تھا کہ مجھے شدید بخار ہو گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دُعا مانگی:

''اے اللہ! آپ نے جب بھی مجھے نعمت عطا فرمائی اس پر میرا شکر کم ہی رہا، جب بھی آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا، میں پوری طرح صبر نہ کر سکا۔ پس اے وہ ذات کہ جس نے اپنی نعمت پر میرے شکر کی کمی کے سبب مجھے رسوا نہ کیا، اے وہ ذات! جس نے آزمائش کے وقت میرے صبر کی کمزوری پر مجھے سزا نہ دی اور اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہوں میں مبتلا دیکھ کر بھی مجھے رسوا نہ کیا میری تکلیف دور فرما دیجئے۔''

اس دُعا کے بعد میرا بخار ختم ہو گیا۔

(۳۹) رسول اللہ ﷺ کی ارشاد فرمائی ہوئی ایک اور دُعاء:

حجاج بن فرافصہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مریض یہ (ذیل کی دُعاء) پڑھے اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرماتے ہیں۔

''سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الرَّحْمٰنِ الْمَلِكِ الدَّيَّانِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ مُسَكِّنُ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَةِ وَمُنِيْمُ الْعُيُوْنِ السَّاهِرَةِ سَكِّنْ عُرُوْقِی الضَّارِبَةِ وَنَوِّمْ عَيْنِی السَّاهِرَةِ۔''

''پاک ہے وہ ذات جو مالک ہے تقدیس والی، انتہائی مہربان ہے، بادشاہ ہے، بدلہ دینے والی ہے آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی تکلیف میں لوگوں کو آرام

Marfat.com

دینے والے اور بے خواب آنکھوں کو سلانے والے ہیں، آپ میری تکلیف دہ رگوں کو آرام دیجئے اور میری بے خواب آنکھوں کو نیند دیجئے۔''

(۴۰) پھوڑے کے لیے دُعاء:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میری گردن میں ایک پھوڑا نکل آیا۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا علاج دریافت کرو، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تو ارشاد فرمایا: (اسے کہو کہ)

''ضَعِيْ يَدَكِ عَلَيْهِ وَقُوْلِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ شَرَّ مَا أَجِدُ وَفَحْشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللهِ فَفَعَلَتْهُ فَانْخَمَصَ''

پھوڑے پر اپنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دُعا پڑھو:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ شَرَّ مَا أَجِدُ وَفَحْشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِيْنِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللهِ۔

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتی ہوں۔ اے اللہ! جو بیماری مجھے ہوئی ہے مجھے اس کے شر سے بچایئے اور اس کو اپنے مبارک وطیب نبی کی دُعا سے ختم فرمایئے، جن کا آپ کے ہاں بڑا رتبہ ہے، میں اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی دُعا کو ختم کرتی ہوں۔''

مذکورہ حدیث کے ایک راوی ابوالفضل کہتے ہیں میں نے یہ دُعا جس مریض پر پڑھی اسے شفاء ہوئی سوائے اس کے جس کی موت آپہنچی تھی۔

Marfat.com

حواشی

(۱) حدثنا محمد بن عثمان العجلی حدثنا خالد بن مخلد عن ابراهیم بن اسماعیل بن ابی حبیبة عن داؤد بن الحصین عن عکرمة عن ابن عباس قال۔

(۲) حدثنا ابو محمد الأزدی حدثنا شعیب بن راشد عن عمرو بن خالد عن أبی هاشم عن زاذان عن سلمان قال عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلّم فقال۔

(۳) حدثنا شراحیل بن عروة حدثنا أبوبکر بن عیاش عن أبی اسحاق عن الحارث عن علی أن النّبی صلی الله علیه وسلّم کان إذا دخل علی مریض وضع یده الیمنی علی خده فقال۔

(۴) حدثنا زید بن اخزم الطائی حدثنا یحیی بن حماد حدثنا ابو عوانة عن عاصم الاحول عن سلمان رجل من أهل الشام عن بن أخی عبادة بن الصامت عن عبادة بن الصامت قال دخلت علی النّبی صلی الله علیه وسلّم وبه من الوجع مالا یعلم شدته الا الله ثم دخلت علیه بالعشی فقلت یا رسول الله انی دخلت علیك بالغداة وبك من الوجع مالا یعلمه الا الله ثم دخلت علیك بالعشی وقد برأك قال۔

(۵) حدثنی القاسم بن خلیفة حدثنا سهل بن هاشم عن الأوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال فقد رسول الله صلی الله علیه وسلّم سلمان فسأل عنه فأخبرانه علیل فأتاه یعوده ثم قال۔

(۶) حدثنا علی بن الجعد حدثنا زهیر عن هشام بن عروة عن أبیه عن عائشة أو قال سمعت عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۷) حدثنا القواریری حدثنا یحیی بن سعید عن عبیدالله بن عمر حدثنی نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۸) وحدثنا القواریری حدثنا یزید بن سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلّم وذکر الوعك فقال۔

(۹) حدثنا القواریری حدثنا الحکم بن حزن حدثنا هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبی بکر انها کانت اذا أخذ المرأة الوعك أمرت بها فصبته بینها وبین جلدها وتقول۔

(۱۰) حدثنا ابوخیثمة حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی عن سفیان عن أبیه عن عبایة بن رفاعة عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلّم یقول۔

(۱۱) حدثنا احمد بن ابراهیم حدثنا عفان حدثنا همام حدثنا أبو جمرة قال کتب الی بن عباس فاحتبست عنه أیاما فقال ماجسك فقلت الحمی فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلّم قال۔

(۱۲) حدثنا احمد بن ابراهیم حدثنا روح بن عبادة حدثنا سعید عن قتادة عن الحسن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال۔

(۱۳) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زید عن یونس عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

Marfat.com

(۱۴) حدثنا احمد بن ابراهيم حدثنا روح بن عبادة حدثنا مرزوق ابو عبدالله الشامی حدثنی سعید رجل من أهل الشام حدثنا ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلّم قال۔

(۱۵) حدثنا عبید ابن عمر حدثنا اسماعیل بن ابراهیم حدثنا ۔ ۔ ۔ المکی عن أمه عن عائشة۔

(۱۶) حدثنا ابراهیم بن راشد الادمی حدثنا مسلم بن ابراهیم حدثنا مخلد بن مروان الیحمدی حدثنا یحیی الاعرج عن ثابت البنانی عن أنس بن مالك قال۔

(۱۷) حدثنی محمد بن عباد بن موسٰی حدثنا حجاج بن محمد عن بن جریج اخبرنی عمرو بن یحییٰ بن عمارة بن أبی حسن حدثتنی مریم بنت ایاس بن البکیر عن بعض أزواج النبی صلی الله علیه وسلّم قالت۔

(۱۸) حدثنا رحیم المعولی حدثنا عبدالقاهر بن شعیب بن الحبحاب حدثنا شعبة عن حمید عن أنس أن رسول الله صلی الله علیه وسلّم دخل علی رجل یعوده کأنه یتوجع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۱۹) حدثنا ابو عبیدة بن عبدالصمد حدثنی أبی حدثنا ابو مطر محمد بن سالم حدثنا ثابت قال لی۔

(۲۰) حدثنی ابو نصر التمار حدثنی عامر بن یساف عن یحیی عن الحسن عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۱) حدثنا اسماعیل بن ابراهیم بن بسطام حدثنا حبان بن علی عن حجاج بن أرطاة عن عبدالله بن الحارث عن بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۲) حدثنا عبدالمتعال بن طالب حدثنا بن وهب حدثنی حیی عن أبی عبدالرحمٰن الحبلی عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۳) حدثنا مهدی بن حفص والحسن بن عرفة حدثنا معتمر والاعمش کلاهما عن المنهال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال۔

(۲۴) حدثنی عقبة بن مکرم العمی حدثنی نعیم بن مورع بن توبة العنبری حدثنی محمد بن خلف المخزومی عن أبیه عن جده عن عبدالرحمٰن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلّم۔

(۲۵) حدثنی عبدالکریم بن الهیثم بن زیاد حدثنا حجاج بن ابراهیم حدثنا بن وهب عن موسیٰ بن علی عن أبیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلّم عاد سعداً فی مرض له ثم دعا له قال۔

(۲۶) حدثنا عبدالاعلی بن حماد حدثنا معتمر سمعت لیثا یحدث عن أبی فزارة عن سعید بن جبیر أو مقسم عن ابن عباس وقال معتمر مرة عن لیث عن ابی فزارة عن مقسم عن ابن عباس یرفع الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلّم قال هذه الکلمات دواء من کل داء۔

(۲۷) حدثنا احمد بن حاتم الطویل حدثنا مالك بن أنس عن بن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلّم۔

Marfat.com

(۲۸) حدثنا مهدی بن حفص حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن مالك النكری عن أبی الجوزاء عن عائشة قالت كنت اعوذ النبی صلی الله علیه وسلّم فلما كان فی المرضة التی اصیب فیها ذهبت افعل كما كنت افعل فقال۔

(۲۹) حدثنا یعقوب اخبرنا عمرو بن عون حدثنا كثیر بن سلیم عن أنس بن مالك قال۔

(۳۰) حدثنی رحیم المغولی عبدالرحیم بن عباد حدثنی خالد بن عبدالرحمٰن المخزومی بمكة حدثنا سفیان الثوری عن عاصم بن ابی النجود عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن عثمان بن عفان قال دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلّم وأنا مریض فقال۔

(۳۱) حدثنا رحیم حدثنی خالد بن عبدالرحمٰن عن سفیان عن عاصم عن زر عن علی أن رسول الله صلی الله علیه وسلّم عاد علیا فقال مامن مریض لم یقض أجله تعوذ بهؤلاء بكلمات الا خفف الله عنه۔

(۳۲) حدثنا سعید بن محمد الجرمی حدثنا عنبسة بن عبدالواحد عن محمد بن یعقوب عن اسحاق بن عبدالله بن ابی طلحة عن أنس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلّم۔

(۳۳) حدثنی الحسین بن محمد السعدی الزارع حدثنا عمر بن أبی خلیفة العبدی حدثنی عبدالله بن أبی صالح قال۔

(۳۴)حدثنا إسماعیل بن أبی الحارث حدثنا أبو النظر حدثنا شعبة عن یزید بن خمیر سمعت أبا زبید قال دخلت علی أبی أیوب أنا ونوف البكالی ورجل من بنی عامر ورجل آخر لنعوده فقلنا۔

(۳۵) حدثنا سماعیه بن عبدا بن زرارة الرقی حدثنا یوسف بن عطیة قال عاد وانا مریض فحدثنی أنه دخل هو وثابت علی أنس بن مالك فأخبرهم أنس أن رسول الله صلی الله علیه وسلّم دخل علی رجل وهو یشتكی فقال۔

(۳۶) حدثنا محمد بن الولید قرشی حدثنا عبدالوهاب الثقفی عن خالد عن عكرمة عن بن عباس۔

(۳۷) حدثنا إبراهیم حدثنا الولید بن مسلم عن الأوزاعی عن نافع عن القاسم عن عائشة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إن الحمی من فیح جهنم فأطفؤها بالماء قال نافع وكان بن عمر یقول إذا كانت به۔

(۳۸) حدثنا ابوبكر الصیرفی حدثنا ابوغسان عباءة قال۔

(۳۹) حدثنی علی بن محمد بن ابراهیم حدثنا ابو صالح حدثنی لیث بن سعد عن ابراهیم بن أعین عن عباد بن شیبة عن حجاج بن فرافصة أن رسول الله صلی الله علیه وسلّم قال۔

(۴۰) حدثنا محمد بن ادریس حدثنا عبدالرحمٰن بن خالد بن حدثنا عمرو بن النعمان عن كثیر أبی الفضل حدثنی أبو صفوان شیخ من أهل مكة عن أسماء بنت ابی بكر قالت خرج خراج فی عنقی فذكرته لعائشة فقلت سلی لی النبی صلی الله علیه وسلّم فسألته فقال۔

قال ابو الفضل فما قلته علی مریض لم یجیء أجله الا برأ باذن الله۔

Marfat.com

Marfat.com

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ

- خطباتِ بہاولپور
- پیغمبرِ اسلام ﷺ
- محمد رسول اللہ ﷺ (سیرت پاک)
- رسول اللہ ﷺ کی حکمرانی و جانشینی
- دنیا کا قدیم ترین مجموعۂ حدیث (صحیفہ ہمام بن منبہ)
- نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ (اوّل، دوم)
- ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کی بہترین تحریریں

ڈاکٹر ذاکر نائیک

- مختلف مذاہب میں تصورِ خدا
- مسلمان عورت: مظلوم نہیں خوش قسمت
- اسلام پر غیر مسلموں کے اعتراضات اور ان کے جوابات
- قرآن اور جدید سائنس
- خطبات ڈاکٹر ذاکر نائیک
- قرآنِ کریم، فرمانِ خداوندی؟
- عالمگیر اخوت
- What Really is Allah's Message
- اسلام دینِ کائنات
- اسلام دینِ امن
- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولاتِ شب و روز — امام احمد بن شعیب النسائی
- خاموشی کی فضیلت اور زبان کی حفاظت — علامہ ابن ابی الدنیا
- بخشش کی راہیں
- دُعا: مومن کا ہتھیار
- فضائلِ اعمال

حدیث

بیکن بُکس

BEACON BOOKS

- غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 042-37320030
- گلگشت، ملتان فون: 061-6520790, 6520791

info@beaconbooks.com.pk
www.beaconbooks.com.pk

9789695341773

Marfat.com